سی ٹاپ

عمران سیریز کا ایک مکمل ناول

مظہر کلیم کے قلم سے

کتاب گھر کی پیشکش
http://www.kitaabghar.com

پبلشرز : ادارہ کتاب گھر

کمپوزنگ : حرف کمپوزرز، 36/D، لوئر مال، سیکریٹریٹ بس سٹاپ، لاہور

0300-4054540; http://www.urduhost.com/harf

کتابی شکل میں ملنے کا پتہ : http://www.urducorner.com

kitaab_ghar@yahoo.com

پیش لفظ

چند باتیں

محترم قارئین ۔سلام مسنون ۔ نیا اور مکمل ناول ''سی ٹاپ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولا یورپ کی مجرم تنظیم کے ہاتھ لگ گیا ہے جسے خریدنے کے لئے ایکریمیا اور اسرائیل سمیت تقریباً تمام سپر پاورز نے اس مجرم تنظیم سے مذاکرات شروع کر دیئے ۔گو یہ مجرم تنظیم عام بدمعاشوں اور غنڈوں پر مشتمل تھی لیکن اس کے باوجود تمام سپر پاورز اس تنظیم سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے اسے بھاری رقم دینے پر آمادہ تھیں حتیٰ کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس فارمولے کے حصول کے لئے اس تنظیم سے بار بار سودے بازی کرنا پڑی اور بھاری رقم دینے کے باوجود فارمولا حاصل کرنے میں ناکام رہی ۔اس کے باوجود وہ اسے مزید رقومات دینے پر مجبور ہو جاتی تھی ۔ایسا کیوں ہوا۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک عام سی مجرم تنظیم کے مقابل بے بس ہو گئے تھے ۔اس بارے میں تفصیل تو آپ کو ناول پڑھنے پر معلوم ہو گی ۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ یہ کہانی ہر لحاظ سے ایک منفرد کہانی ہے جس میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعات کے ساتھ ساتھ تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنس نے اسے مزید منفرد اور ممتاز بنا دیا ہے ۔مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز میں لکھی گئی کہانی آپ کے معیار پر پورا اترے گی ۔اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا۔

والسلام

مظہر کلیم ایم ۔اے

☆ ☆ ☆

ابن صفی کی عمران سیریز کے ناول ''خوفناک عمارت'' پیش کرتے ہوئے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے قارئین کو انکے پسندیدہ کردار علی عمران کا ایک اور کارنامہ پیش کریں گے جو آج کے دور کے سب سے مقبول عمران سیریز لکھنے والے مصنف مظہر کلیم کے قلم سے ہو گا ۔ہمیں خوشی ہے کہ ہم اپنے وعدے کو پورا کر پائے اور سی ٹاپ ناول آپ کی نظروں کے سامنے ہے ۔

آپ لوگ اپنی آراء سے نوازتے رہیں تا کہ ہم بہتر انداز میں اُردو زبان ،اور اُردو بولنے والوں کی خدمت کر سکیں ۔

ادارہ کتاب گھر

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بڑی سی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا ایک گینڈے نما شخص بے اختیار چونک پڑا۔اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بڑی سی بوتل تھی جسے اس نے منہ سے لگا رکھا تھا لیکن ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے بوتل کو منہ سے علیحدہ کیا اور پھر اسے میز پر رکھ کر ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود کئی رنگوں کے فون سیٹس میں سے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''......اس گینڈے نما شخص نے اس طرح حلق پھاڑ کر کہا جیسے اسے فون کرنے والے پر بے پناہ غصہ آ رہا ہو۔

''مارٹن کی کال ہے باس۔وہ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے''......دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کون مارٹن''......گینڈے نما شخص نے پہلے سے بھی زیادہ گرجدار لہجے میں کہا۔

''مین مارکیٹ کا مارٹن باس''......دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کیا ہوا ہے اسے۔کیا کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔کراؤ بات''......گینڈے نما شخص نے اسی طرح گرجدار اور انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہیلو باس۔میں مین مارکیٹ سے مارٹن بول رہا ہوں''......چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں۔کیا ہوا ہے تمہیں۔کیوں کال کیا ہے''......گینڈے نما باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ٹاسکو نے پاکیشیا کے سائنس دان کو ہلاک کر کے اس سے جو انتہائی اہم فارمولا سی ٹاپ چرا لیا تھا وہ میں نے حاصل کر لیا ہے''......مارٹن نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا تو گینڈے نما باس بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے سوجے ہوئے اور بلڈاگ جیسے بھاری اور بڑے چہرے پر جیسے زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔اس کی چھوٹی چھوٹی لیکن سانپ کی طرح چمکتی ہوئی آنکھوں میں موجود چمک اور زیادہ تیز ہو گئی۔

''کیا کہہ رہے ہو۔کس فارمولے کی بات کر رہے ہو''......باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''باس آپ کو یقیناً رپورٹ مل چکی ہو گی کہ ٹاسکو نے ولنگٹن میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں ایک پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر آغا کو ہلاک کر کے اس سے انتہائی جدید ترین میزائلوں کے بارے میں ایک انتہائی اہم فارمولا جسے سی ٹاپ کہا جاتا ہے، حاصل کر لیا تھا اور سپر پاورز اس فارمولے کی خریداری کے لئے پاگل ہو رہی تھیں لیکن ٹاسکو اس کی قیمت مسلسل بڑھائے چلا جا رہا تھا''......مارٹن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔مجھے رپورٹ تو ملی تھی لیکن تم نے کیسے حاصل کر لیا یہ فارمولا۔کیا تم ٹاسکو سے ٹکرائے تھے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ ٹاسکو اور بلیک سروس کے درمیان معاہدہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے معاملات میں کسی صورت میں مداخلت نہیں کریں گے۔''گینڈے نما باس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ٹاسکو سے میں کیسے ٹکرا سکتا تھا۔ٹاسکو کو تو معلوم ہی نہیں ہے کہ اس کا فارمولا چرا لیا گیا ہے''......مارٹن نے جواب دیا۔

''کیا تم نے اسے چرایا ہے''......گینڈے نما باس نے ایک بار پھر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو باس۔جمی نے اسے چرایا ہے۔اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ میرے ہاتھ لگ چکا ہے''......مارٹن نے جواب دیا۔

''اوہ۔اوہ۔تم فوراً ہیڈ کوارٹر آؤ اس فارمولے سمیت اور مجھے تفصیل بتاؤ۔یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔اگر ٹاسکو کو معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو ہم دونوں کے درمیان انتہائی خوفناک جنگ شروع ہو جائے گی۔یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔جلدی آؤ۔فوراً''......گینڈے نما شخص نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جلدی پہنچو فارمولے سمیت۔جلدی''......گینڈے نما شخص نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

''مین مارکیٹ کا مارٹن آ رہا ہے اسے فوراً میرے آفس پہنچاؤ''...... گینڈے نما باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی۔ چند لمحوں بعد جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ بھی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے بوتل میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی بڑی سی باسکٹ میں پھینک دی۔

''یہ مارٹ نے کیا کر دیا۔ اگر ٹاسکو کو معلوم ہو گیا تو بہت برا ہو گا''...... باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے شراب کی ایک اور بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے بھی منہ سے لگا لیا اور پھر اس وقت تک اسے مسلسل پیتا رہا جب تک وہ خالی نہیں ہو گئی۔ خالی بوتل اس نے باسکٹ میں پھینکی اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹشو باکس سے اس نے ایک ٹشو کھینچا اور اس سے منہ صاف کر کے اس نے ٹشو باسکٹ میں پھینک دیا۔ اس کے چہرے کی سرخی پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

''اگر ٹاسکو کو معلوم نہ ہو سکے تو پھر اس فارمولے کو خاموشی سے انتہائی گراں قیمت پر فروخت کیا جا سکتا ہے''...... اس نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اسی طرح بار بار بڑبڑاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کم ان''...... گینڈے نما شخص نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس کے جسم پر ڈارک براؤن رنگ کا سوٹ تھا اندر داخل ہوا۔ چہرے مہرے سے وہ بھی جرائم پیشہ شخص ہی دکھائی دے رہا تھا۔

''آؤ۔ آؤ مارٹن۔ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا''۔ گینڈے نما باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی دو کرسیوں کی اشارہ کیا تو مارٹن نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ایک کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''کہاں ہے فارمولا''...... گینڈے نما باس نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے کی طرف جھک آیا۔ مارٹن نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر اس نے باس کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''یہ کیا ہے''...... گینڈے نما شخص نے کہا۔

''باس۔ یہ فارمولا ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''کیا مطلب''...... گینڈے نما شخص نے پیکٹ اٹھاتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''باس۔ یہ سی ٹاپ فارمولا ہے۔ یہ مائیکرو فلم کی صورت میں ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''لیکن یہ تو کسی کوریئر سروس کا پیکٹ ہے۔ انٹرنیشنل کوریئر سروس کا۔ کیا مطلب۔ میں یہ سارا چکر سمجھا ہی نہیں''...... باس نے پیکٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں باس۔ یہ پیکٹ انٹرنیشنل کوریئر سروس فارن مارکیٹ برانچ سے پاکیشیا کے لئے بک کرایا گیا۔ بک کروانے والے شخص کا نام علی عمران ہے اور یہ پیکٹ پاکیشیا کے دارالحکومت میں کسی جوزف کے نام بک کرایا گیا ہے۔ پتہ رانا ہاؤس رابرٹ روڈ درج ہے۔ اس حد تک تو مجھے اس کے بارے میں علم نہ ہو سکتا تھا لیکن یہ شخص علی عمران پیکٹ بک کرانے کے بعد انٹرنیشنل کال آفس پہنچا اور آپ کو معلوم ہے کہ وہاں ہمارا آدمی موجود ہوتا ہے تاکہ انٹرنیشنل کالوں میں سے اپنے مطلب کی کالوں کو چیک کیا جا سکے۔ اس شخص نے وہاں پاکیشیا کے لئے کال بک کروائی اور کسی سر سلطان نامی آدمی سے بات کی۔ گفتگو کے دوران اس نے ٹاسکو اور سی ٹاپ فارمولے کا نام لیا تو ہمارا آدمی چونک پڑا کیونکہ وہ بھی اس بارے میں جانتا تھا۔ اس نے کال چیک کرنا شروع کر دی۔ اسی علی عمران نے کال کے دوران بتایا کہ اس نے سی ٹاپ فارمولا حاصل کر لیا اور ٹاسکو کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا اور اس نے یہ پیکٹ انٹرنیشنل کوریئر سروس سے رانا ہاؤس جوزف کے نام بک کرا دیا ہے جو کل پاکیشیا پہنچ جائے گا۔ اس نے کہا کہ وہ جوزف کو بھی کال کر کے کہہ دے گا اور وہ یہ پیکٹ سر سلطان کو پہنچا دے گا۔ اس علی عمران نے سر سلطان سے کہا کہ وہ اس پیکٹ کو فوری طور پر صدر صاحب تک

پہنچادیں۔اس کے ساتھ ہی اس نے کہا کہ وہ کل پھر کال کر کے پیکٹ کے پہنچنے کے بارے میں کنفرم کرے گا اور کنفرمیشن ہونے کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا پہنچ جائے گا۔اس کے بعد اس نے جوزف کو کال کی اور پھر اسے بھی یہی بتایا کہ پیکٹ پہنچنے پر وہ اس پیکٹ کو فوراً سر سلطان کو پہنچادے۔اس کے بعد وہ کال آفس سے باہر چلا گیا تو ہمارے آدمی نے وہاں موجود ایک ساتھی کو اس علی عمران کی نگرانی اور اس کی رہائش گاہ معلوم کرنے کی ہدایت کی اور پھر اس نے مجھے فون کر کے یہ ساری تفصیلات بتائیں تو میں نے فوری طور پر کوریئر سروس میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا۔اس طرح خاموشی سے یہ پیکٹ وہاں سے حاصل کر لیا گیا۔ چونکہ بھیجنے والے کو یہ خیال ہی نہیں ہوسکتا کہ اسے اس طرح حاصل کر لیا جائے گا اس لئے اس کے اندر سی ٹاپ سائنسی فارمولا ہی ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ یہ شخص علی عمران اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل البانہ میں رہائش پزیر ہے۔اس کے ساتھ تین پاکیشیائی مرد ہیں جبکہ ایک سوئس نژاد لڑکی ہے''...........مارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے کہا تھا کہ ٹاسکو کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہے۔یہ کیسے معلوم ہوا''.........گینڈے نما باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''باس۔میں نے اس آدمی کی گفتگو کی مکمل ٹیپ حاصل کی اور اس میں اس نے خود سر سلطان کو بتایا ہے کہ اسے چرانے والے جرائم پیشہ گروپ کو بھی علم نہیں ہوسکا کہ میں نے اسے حاصل کر لیا ہے۔اس نے اشارتاً یہی کہا تھا کہ اس نے یہ فارمولا ایک خفیہ بینک لاکر سے اڑایا ہے جس کے بارے میں اسے معلومات ٹاسکو کے باس کی پرسنل سیکرٹری روگی سے حاصل ہوئی ہیں''...........مارٹن نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔لیکن اب جب یہ کال کنفرم کرے گا تو پھر''۔گینڈے نما شخص نے پہلے کی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''باس۔یہ پانچ افراد ہیں۔ان کی رہائش گاہ کا مجھے علم ہے۔انہیں اگر ہلاک کر دیا جائے تو معاملات بالکل اوپن نہ ہوں گے''......مارٹن نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔اوہ۔تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ویری گڈ۔پھر ہم خاموشی سے اس فارمولے کو انتہائی گراں قیمت پر فروخت کر دیں گے اور ٹاسکو کو کانوں کان خبر نہ ہوسکے گی۔ویری گڈ مارٹن۔تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ویری گڈ۔تمہیں اس کا بہت بڑا انعام ملے گا۔بہت بڑا''......گینڈے نما باس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو باس''......مارٹن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ان پانچوں افراد کے خاتمے کا کام بھی اب تم ہی کرو گے۔انہیں اس طرح ہلاک کر دو کہ ٹاسکو کو بھی علم نہ ہوسکے کہ ان کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ ہے''......گینڈے نما باس نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔میں یہ ٹاسک پروٹو گروپ کو دے دیتا ہوں۔وہ ایسے معاملات میں انتہائی تیز ہیں اور پھر رازداری بھی رکھنا جانتے ہیں''......مارٹن نے کہا۔

''ہاں۔ٹھیک ہے۔پروٹو گروپ ٹھیک ہے۔جاؤ اور پھر مجھے اطلاع دو کہ یہ ختم ہوگئے ہیں۔جاؤ''......گینڈے نما باس نے کہا تو مارٹن اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

''ویری گڈ۔یہ بیٹھے بٹھائے بہت اچھا کام ہوگیا ہے۔ویری گڈ''......گینڈے نما باس نے پیکٹ کو اٹھا کر میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر دراز لاک کر کے اس نے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

''سٹارک ہوٹل''......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔''کنگ بول رہا ہوں۔سٹارک سے بات کراؤ''......گینڈے نما شخص نے انتہائی گرجدار لہجے میں کہا۔

''یس سر۔یس سر''......دوسری طرف سے چیخ کر بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہوگیا۔

''ہیلو۔سٹارک بول رہا ہوں''......چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''کنگ بول رہا ہوں سٹارک''......کنگ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''اوہ۔تم۔خیریت سے کیسے کال کیا ہے''......سٹارک کے لہجے میں اس انداز کی حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کنگ بھی اسے کال کر سکتا ہے۔

''میرے پاس انتہائی قیمتی سائنسی فارمولا ہے جس کی خریداری کیلئے تمام سپر پاورز زور لگا رہی ہیں۔تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایسے کاموں میں ماہر ہو اور راز داری رکھنا بھی جانتے ہو۔بولو کیا تم یہ کام کرو گے یا کسی دوسرے سے بات کروں''۔کنگ نے کہا۔

''ایسا کون سا فارمولا ہے۔اس فارمولے کی تفصیلات کیا ہیں۔یہ تو بتاؤ۔پھر ہی کوئی بات ہو سکتی ہے''......سٹارک نے کہا۔

''پہلے تم حلف دو کہ تم ہر قیمت پر راز داری قائم رکھو گے''۔کنگ نے کہا۔

''کیا اس کی خصوصی ضرورت پڑ گئی ہے۔تمہیں۔پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی''......سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''حالات ہی ایسے ہیں سٹارک''......کنگ نے کہا۔

''او کے''......سٹارک نے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ راز داری کا حلف لیا۔

''اس فارمولے کا نام سی ٹاپ ہے اور یہ جدید ترین میزائل کے بارے میں ہے''......کنگ نے کہا۔

''سی ٹاپ۔مگر وہ تو ٹاسکو کے پاس ہے۔وہ اسے فروخت کر رہا ہے''......سٹارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو میں نے تم سے راز داری کا باقاعدہ حلف لیا ہے سٹارک۔یہ فارمولا ٹاسکو سے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران نے حاصل کر لیا تھا اور بقول اس علی عمران کے ٹاسکو کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔پھر علی عمران نے یہ فارمولا کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا لیکن ہمیں علم ہو گیا اور ہم نے یہ فارمولا حاصل کر لیا اور اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا گیا۔میں چاہتا ہوں کہ اسے تمہارے ذریعے خاموشی سے فروخت کر دوں۔بولو۔کیا کہتے ہو''......کنگ نے کہا۔

''حیرت انگیز۔انتہائی حیرت انگیز۔تم واقعی بے حد خوش قسمت واقع ہوئے ہو۔بہر حال ٹھیک ہے۔دس پرسنٹ کمیشن لوں گا اور سودا ہو جائے گا''......سٹارک نے کہا۔

''کیا قیمت دلواؤ گے''......کنگ نے کہا۔

''ساؤتھ حکومت نے اس کی قیمت ایک کروڑ ڈالر لگائی تھی لیکن ٹاسکو نے دس کروڑ ڈالر طلب کیے جس کی وجہ سے ساؤتھ حکومت پیچھے ہٹ گئی اور یہ بھی بتا دوں کہ ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ کوئی ملک بھی نہیں دے گا''......سٹارک نے کہا۔

''او کے۔ٹھیک ہے۔مجھے منظور ہے۔کب سودا ہو سکتا ہے۔میں جلدی سے جلدی یہ سودا کر لینا چاہتا ہوں''......کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈیل تو ہو جائے گی لیکن بہر حال اس میں وقت تو لگے گا اور اس کے علاوہ حکومت کے سائنس دان فارمولا بھی چیک کرنا چاہیں گے۔لیکن بے فکر رہو یہ سب کچھ ایک ہفتے کے اندر کر دوں گا کیونکہ مجھے بھی تو بہر حال اپنا کمیشن جلد از جلد چاہیے''......سٹارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔بہر حال جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔یہ کام مکمل ہونا چاہیے''۔کنگ نے کہا۔

''او کے۔میں آج ہی حکومت کے آدمیوں سے بات چیت کا آغاز کر دیتا ہوں۔فارمولا تمہارے پاس ہے نا''......سٹارک نے کہا۔

''ہاں۔لیکن خیال رکھنا ٹاسکو کو اس بارے میں علم نہیں ہونا چاہیے''......کنگ نے کہا۔

''یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں اس بات کو نہ سمجھوں گا تو اور کون سمجھے گا''......سٹارک نے جواب دیا۔

''او کے۔میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔گڈ بائی''......کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

☆☆☆☆☆

http://www.kitaabghar.com

ہوٹل البانو کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ہمراہ موجود تھا۔ وہ سب ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ اس نے فارمولا کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا ہے اور اب کل اس کے پہنچنے کی کنفرمیشن کر کے وہ واپس پاکیشیا چلے جائیں گے۔

''اس بار تو بس آنا جانا ہی ہوا۔ کام تو کرنا ہی نہیں پڑا''صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو صرف آنا ہوا ہے۔ جانا تو کل ہوگا اگر قسمت میں ہوا تو''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''قسمت میں ہوا کیا مطلب۔ یہ کیا بدشگونی کی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے''۔ جولیا نے فوراً ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ارے۔ میں نے بزرگوں کے حکم کے مطابق کہا ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جو کام قسمت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اب قسمت میں اگر جانا لکھا ہوگا تو جائیں گے۔ نہیں لکھا ہوگا تو نہیں جائیں گے بلکہ مزے سے یہاں سیر و تفریح کریں گے''......عمران نے خوفزدہ سا لہجہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''جب کام ختم ہوگیا ہے تو پھر واپس تو بہرحال جانا ہی ہوگا''۔ جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم پھر بدشگونی کا رونا نہ رونا شروع کر دو تو میں تمہیں بتا دوں کہ جب کام ختم ہوگیا تو پھر پاکیشیا جانا نہیں بلکہ عالم بالا میں جانا ہوگا اور ایک بار وہاں جانا ہوگیا تو آنے والا قصہ ختم''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے ایک بار پھر غصے سے آنکھیں نکالیں۔

''تم باز نہیں آؤ گے ایسی باتوں سے''......جولیا نے کہا۔

''چھوڑو۔ یہ کس فضول بحث میں پڑ گئے ہو۔ تم یہ بتاؤ عمران کیا اس ٹاسکو کا بھی جرائم پیشہ گروہ ہے۔ تم پاکیشیائی سائنسدان کی ہلاکت کا بدلہ نہیں لو گے''......تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''انتقام کیا لینا ہے۔ وہ جرائم پیشہ لوگ ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جانے سے پہلے میں یہاں پاکیشیا کے سفیر سے مل کر اسے ساری تفصیلات بتا دوں گا۔ وہ پولیس کمشنر کے ذریعے خود ہی ان لوگوں کو قانون کے شکنجے میں لے آئیں گے''......عمران نے کہا۔

''ایسے لوگوں کا پولیس کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ تم ایسا کرو کہ مجھے اس بارے میں تفصیلات بتا دو۔ پھر میں جانوں اور یہ لوگ''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جب ہمارا کام ختم ہوگیا ہے تو ہمیں ایسے گھٹیا معاملات میں نہیں الجھنا چاہیے۔ سفیر صاحب خود ہی سب کچھ کر لیں گے''......جولیا نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب اس بار آپ نے یہ سب کیسے کر لیا۔ آپ نے مکمل تفصیلات تو بتائیں نہیں''......کیپٹن شکیل نے تنویر کے بولنے سے پہلے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تفصیل بتائی تو ہے۔ یہاں آ کر مجھے معمولی سی انکوائری سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہ کام ایک جرائم پیشہ گروپ ٹاسکو نے کیا ہے اور اب وہ فارمولا کسی سپر پاور کو فروخت کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ مجھے چونکہ فارمولے کے حصول سے دلچسپی تھی اس لئے میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ فارمولا کہاں ہے تو ایک مقامی آدمی کے ذریعے درست معلوم مل گئیں۔ ٹاسکو گروپ کے چیف کی پرسنل سیکرٹری کو بھاری دولت دے کر معلوم کر لیا گیا کہ فارمولا بینک لاکر میں ہے۔ پھر وہاں سے خاموشی سے فارمولا اڑا لیا گیا اور بس''......عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے چار لمبے تڑنگے اور سخت گیر چہروں والے آدمی بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگے ریوالور تھے۔ وہ اپنے لباس اور چہرے مہروں سے ہی جرائم پیشہ افراد لگ رہے تھے۔

☆ ☆ ☆

گہرے نیلے رنگ کی جدید ماڈل کی کار ایکریمیا کی ریاست راگونا کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر اور تنویر موجود تھے۔وہ تینوں مقامی میک اپ میں تھے لیکن اپنے مخصوص لباس اور میک اپ سے صاف دکھائی دیتا تھا کہ ان کا تعلق جرائم پیشہ گروہ سے ہے۔ہوٹل البانو میں قاتلانہ حملے کے بعد انہوں نے میک اپ کرنے کا ضروری سامان اٹھالیا اور خاموشی سے کمرے چھوڑ دیئے جبکہ حملہ آوروں کی لاشیں انہوں نے کمرے میں ہی چھوڑ دی تھیں۔البتہ کمرہ چھوڑنے سے پہلے عمران نے ہوٹل کے فون کو ڈائریکٹ کر کے سٹار کالونی کی ایک کوٹھی حاصل کر لی تھی جس میں یہ کار بھی پہلے سے موجود تھی اور اسلحہ بھی۔کیپٹن شکیل اور جولیا چونکہ اس قاتلانہ حملے میں زخمی ہو گئے تھے اس لئے عمران نے ان دونوں کو وہیں کوٹھی پر چھوڑ دیا تھا۔گو جولیا اور کیپٹل شکیل دونوں نے ان کے ساتھ جانے پر اصرار کیا تھا لیکن عمران نے اس حالت میں انہیں اپنے ساتھ لے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان دونوں کی وجہ سے انہیں کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔کوٹھی میں پہنچ کر صفدر کے ذریعے عمران نے خصوصی طور پر یہ لباس مارکیٹ سے منگوالئے تھے۔تینوں نے جینز کی چست پینٹس اور سیاہ رنگ کے چمڑے کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔جیکٹوں کے اندر گہرے سرخ رنگ کی شرٹیں تھیں جن پر مختلف تصویریں بنی ہوئی تھیں۔اس قسم کا لباس یہاں غنڈوں اور بدمعاشوں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا تھا۔

''عمران صاحب۔آخر یہ پرڈو گروپ نے ہم پر حملہ کیوں کیا۔مجھے تو اس کی کوئی وجہ ہی سمجھ نہیں آرہی''......صفدر نے کہا۔

''یہی وجہ معلوم کرنے کے لئے تو ہم جارہے ہیں''......عمران نے جواب دیا۔

''کوئی بھی وجہ ہو۔بہرحال موت ان کا مقدر بن چکی ہے۔''تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پہلے پوچھ گچھ کر لینے دینا۔ایسا نہ ہو کہ تم ہوٹل میں داخل ہوتے ہی قتل عام شروع کر دو''......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پوچھ گچھ تو فاکسن سے ہونی ہے۔باقی افراد سے نہیں۔''تنویر نے جواب دیا۔

''تمہیں ابھی تک اندازہ نہیں ہوا کہ ہم اس لباس اور ان حلیوں میں وہاں کیوں جارہے ہیں؟''......عمران نے کہا۔

''وہ لوگ غنڈے اور بدمعاش ہیں اس لئے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے''......تنویر نے جواب دیا۔

''ہم ونگٹن کے معروف سنڈیکیٹ راسٹر کے آدمی ہیں اور ہم نے فاکسن سے ملنا ہے۔ہمارے پاس اس کے لئے راسٹر کے چیف کا ایک خصوصی پیغام ہے اس لئے اس وقت تک ایکشن میں آنے کی ضرورت نہیں جب تک فاکسن سے ملاقات نہ ہو جائے۔''عمران نے کہا۔

''تم ان پیشہ ور قاتلوں کے گروپ اور ان کے چیف کی نفسیات نہیں جانتے۔یہ گروہ صرف گولی کی زبان سمجھتے ہیں''......تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن راسٹر گروپ کا نام ان کے لئے گولی سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوگا''......عمران نے جواب دیا۔

''ہو سکتا ہے۔بہرحال حالات دیکھ کر فیصلہ ہو جائے گا۔''تنویر نے کہا۔

''تم نے حالات کو دیکھنے کی نوبت ہی نہیں آنے دینی۔''صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ تنویر خود بھی صفدر کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد عمران نے کار دو منزلہ لیکن وسیع احاطے میں بنے ہوئے پرڈو ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔ایک سائیڈ پر پارکنگ بنی ہوئی تھی جس میں رنگ برنگی نئے اور پرانے ماڈلز کی کاروں کی خاصی تعداد موجود تھی۔عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روک دی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔پارکنگ بوائے نے عمران کے ہاتھ میں پارکنگ کارڈ دے دیا۔عمران نے بے اعتنائی سے کارڈ لے کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر وہ تینوں غنڈوں اور بدمعاشوں کے مخصوص انداز میں چلتے ہوئے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔انہوں نے

مین گیٹ تک پہنچتے پہنچتے جائزہ لے لیا تھا کہ ہوٹل میں آنے جانے والے سب افراد کا تعلق زیرزمین دنیا سے ہے۔ مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہوٹل کے وسیع وعریض ہال میں مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی تھی۔ ہر میز پر ایک سے زیادہ عورتیں موجود تھیں اور بعض میزوں پر تو ایک مرد کے ساتھ ساتھ تین تین عورتیں موجود تھیں لیکن ان عورتوں کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ پیشہ ور عورتیں ہیں اور شاید انہیں یہاں خصوصی طور پر اس لئے بٹھایا گیا تھا کہ وہ ہوٹل میں آنے والے مردوں کی جیبیں خالی کر سکیں۔ ہال میں مشین گنوں سے مسلح تقریباً آٹھ نو غنڈے موجود تھے جن کی تیز نظریں ہال میں موجود افراد کا اس طرح جائزہ لے رہی تھیں جیسے شکاری اپنے شکار منتخب کرنے کے لئے جانوروں کو دیکھتا ہے۔ ایک طرف وسیع وعریض کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے تین تقریباً عریاں نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔ ہال میں سروس مہیا کرنے والی بھی نوجوان لڑکیاں تھیں اور ان کے جسموں پر بھی لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ البتہ کاؤنٹر کی سائیڈ پر ایک پہلوان نما آدمی دونوں بازو سینے پر باندھے اور پیر پھیلائے اس انداز میں کھڑا تھا جیسے کوئی فاتح اپنی مفتوحہ ریاست کے کنارے کھڑا ہو۔ اس کے بازو پر عورتوں کے عریاں فوٹو گوندے ہوئے تھے۔ اس نے گہرے سرخ رنگ کی ہاف آستین والی شرٹ پہن رکھی تھی۔ سر پر موجود بال اس کے کاندھوں تک تھے اور چہرے مہرے سے وہ بدمعاش کم اور مار دھاڑ فلموں کا ایکشن ہیرو زیادہ نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک لمحے تک تو ہال کے گیٹ پر کھڑے ہال کا جائزہ لیتے رہے پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ اس پہلوان کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ اسی طرح بازو سینے پر باندھے کھڑا رہا تھا۔

”ہیلو بوائے۔ کیا نام ہے تمہارا“...... عمران نے قریب جا کر قدرے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

”بوبی۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟“...... اس پہلوان نما نوجوان نے قدرے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہم ونگٹن سے آئے ہیں۔ راسٹر سنڈیکیٹ سے اور سنو اپنے باس فاکسن کو بتا دو کہ ہم اس سے ملنے آئے ہیں۔ ہمارے پاس راسٹر چیف کا خصوصی پیغام ہے“...... عمران نے اسی طرح جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

”مجھے بتاؤ کیا پیغام ہے۔ میں باس کا نمبر ٹو ہوں اور باس کسی سے نہیں ملتا“...... بوبی نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم نے راسٹر سنڈیکیٹ کے الفاظ نہیں سنے“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سنے ہیں۔ ایکریمیا میں تو ہر گلی کے کونے پر ایک سنڈیکیٹ موجود ہے اس لئے کسی سنڈیکیٹ کا نام میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا“...... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس دنیا میں نووارد ہو۔ ابھی معصوم بچے ہو ورنہ راسٹر سنڈیکیٹ کے الفاظ سننے کے بعد تمہاری زبان سے سوائے لیس سر کے دوسرے الفاظ نہ نکلتے۔ بہرحال اپنے باس کو بتاؤ۔ وہ یقیناً تم سے زیادہ جانتا ہوگا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ صفدر اور تنویر دونوں خاموش کھڑے تھے۔ لیکن تنویر کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ بگڑتا چلا جا رہا تھا جبکہ صفدر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ یقیناً عمران اور بوبی کے درمیان ہونے والی اس گفتگو سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

”میں نے تمہیں بتا دیا کہ باس کسی سے نہیں ملتا۔ اگر تمہیں کوئی پیغام دینا ہے تو مجھے دے دو ورنہ واپس چلے جاؤ“...... بوبی نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

”کیا تمہارا باس اس ہوٹل میں موجود ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ آفس میں ہے لیکن وہ کسی سے نہیں ملتا چاہے وہ ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو“...... بوبی نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ اب پہلے سے کافی زیادہ تلخ ہو گیا تھا۔

”تم نے دونوں ہاتھ سینے پر کیوں باندھ رکھے ہیں۔ کیا تمہاری پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں“...... اچانک عمران نے کہا تو بوبی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ نیچے کر دیئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے

لمحے چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ساتھ کھڑی ہوئی لڑکی سے جاٹکرایا۔لڑکی کے منہ سے بھی تیز چیخ نکلی۔ ان چیخوں اور چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ہال میں موجود افراد بری طرح چونک پڑے۔ ہال میں ہونے والا شور یکلخت عجیب خاموشی میں تبدیل ہو گیا۔

''میں نے تمہارے ہاتھ اس لئے کھلوائے تھے کہ میں کسی بندھے ہوئے آدمی پر ہاتھ اٹھانا اپنی توہین سمجھتا ہوں اور اب جا کر اپنے باس سے کہو کہ راسٹر گروپ کے آدمی آئے ہیں۔ جاؤ''۔عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن بوبی جواب سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے گال پر رکھا ہوا تھا بڑی کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنا دوسرا ہاتھ ہوا میں اٹھا دیا۔

''رک جاؤ۔ کوئی ان پر فائر نہ کرے۔ انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے اس لئے ان کی ہڈیاں بھی میں ہی توڑوں گا''...... بوبی نے یکلخت غصے کی شدت سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ہائی جمپ لگایا اور کاؤنٹر پر پیر رکھتا ہوا وہ اچھل کر عمران، صفدر اور تنویر کے سامنے فرش پر آ کھڑا ہوا۔ اس کے گال پر عمران کی انگلیوں کے نشانات بڑے واضح نظر آ رہے تھے اور اسکے عضلات اس طرح پھڑک رہے تھے جیسے اس کے جسم سے لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ گزر رہا ہو۔

''تم ہٹ جاؤ مائیکل اور جانسن۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ اس کی اوقات کیا ہے''......اچانک تنویر نے عمران اور صفدر کی طرف بازو اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ رہنے دو راجر۔ یہ معصوم بچہ ہے۔ اچھل کود کر لیتا ہو گا۔ ہم نے تو صرف فاکسن سے ملنا ہے اور بس''......عمران نے کہا لیکن اسی لمحے بوبی انتہائی خوفناک انداز میں چیختا ہوا اچھل کر ان کی طرف بڑھا لیکن تنویر اچھل کر اپنے ساتھیوں کے سامنے آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ بوبی کا حملہ مکمل ہوتا تنویر کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی وہ پیروں کے بل اکڑوں نیچے بیٹھ گیا لیکن پلک جھپکنے میں اس طرح وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے پہلوان ڈنڈ نکالتے وقت نیچے اٹھتے اور بیٹھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی بوبی کا اچھلا ہوا بھاری جسم فضا میں کسی نیزے کی طرح اڑتا ہوا اس کے سر سے اوپر سے ہو کر ہال کی عقبی دیوار کے ساتھ ایک خوفناک دھماکے سے جاٹکرایا اور ہال بوبی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ بوبی کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا اور پھر بوبی کا بھاری جسم کسی شہتیر کی طرح ایک خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور چند لمحوں تک حرکت کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ تنویر نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے عقب میں پوری قوت سے اچھال دیا تھا۔ چونکہ بوبی کا جسم اچھلنے کی وجہ سے پہلے ہی زمین سے اوپر تھا اس لئے تنویر آسانی سے یہ خوفناک داؤ لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

''ارے راجر۔ کہیں یہ معصوم بچہ مر تو نہیں گیا''......عمران نے مڑ کر فرش پر ساکت پڑے ہوئے بوبی کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ ہال پر جیسے موت کی سی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ ایک عجیب سا سکوت۔ ہال میں موجود مسلح افراد جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اس طرح ساکت کھڑے تھے کہ ان کی شاید پلکیں تک نہ جھپک رہی تھیں۔

''نہیں۔ زندہ ہے۔ چلو بچ گیا بے چارہ۔ اچھا ہوا''......عمران نے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کے انداز میں اس قدر لاابالی پن تھا جیسے یہ سب کچھ کسی ڈرامے کی ریہرسل کے طور پر ہو رہا ہو۔

''سنو۔ ہمارا تعلق ولنگٹن کے راسٹر سنڈیکیٹ سے ہے اور ہم نے صرف فاکسن سے ملنا ہے۔ اگر کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں اس پورے ہوٹل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی اور یہاں موجود افراد پلک جھپکتے میں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اس لئے کوئی بہادری دکھانے کی کوشش نہ کرے اور صرف فاکسن تک یہ پیغام پہنچا دیا جائے کہ راسٹر سنڈیکیٹ کے آدمی اس سے ملنے آئے ہیں''......صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

''باس فاکسن کسی سے نہیں ملتا''......اچانک ایک نوجوان نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے بولتے ہی ہال میں موجود افراد اس انداز سے

حرکت میں آ گئے جیسے جادو کا اثر ختم ہوتے ہی جادو کی وجہ سے بت بنے ہوئے افراد حرکت میں آ جاتے ہیں۔ عورتیں اور مرد بے اختیار کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''شوٹی۔ میں فاکسن بول رہا ہوں۔ ان تینوں کو میرے آفس میں پہنچا دو اور بوبی کو گولی مار کر اس کی لاش باہر سڑک پر پھینک دو''...... اچانک ہال کے ایک کونے سے بھاری سی لیکن چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بوبی کو گولی مار کر اس کی لاش باہر پھینک دو''...... اسی نوجوان نے جس نے صفدر کی بات کا جواب دیا تھا مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ آیا۔

''آؤ میرے ساتھ''...... اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے ایک کونے میں موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی لیکن تیز رفتار لفٹ تھی۔ چند لمحوں بعد ہی یہ اوپر جا کر رک گئی تو اس نوجوان جس کا نام شاید شوٹی تھی، نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرح اس کا اختتام ایک بھاری دروازے پر ہو رہا تھا جو اپنی مخصوص ساخت سے کسی ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

''آپ کے پاس ہتھیار ہوں گے۔ وہ مجھے دے دیں ورنہ یہ مخصوص دروازہ نہیں کھل سکے گا''...... شوٹی نے دروازے کے قریب پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا تو عمران نے جیب میں موجود مشین پسٹل نکال کر شوٹی کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر اور تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔ تینوں کے مشین پسٹل جیسے ہی شوٹی نے پکڑے دروازے پر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب خود بخود بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ آٹو میٹک انداز میں اندر کی طرف کھلنے لگا۔

''جائیں۔ باس آفس میں موجود ہے''...... شوٹی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ صفدر اور تنویر اس کے پیچھے تھے۔ دروازہ پورا کھل گیا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں موجود وسیع و عریض میز کے پیچھے ایک دیو قامت بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی زخموں کے کئی مندمل نشانات تھے۔ وہ اپنے چہرے مہرے کی ساخت سے انتہائی سفاک اور بے رحم آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر رکھے ہوئے تھے۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ چہرہ بھاری اور آنکھیں سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ بہر حال وہ آدمی اپنے قد و قامت اور انداز میں کوئی بڑا لڑا کا نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''بیٹھو۔ میرا نام فاکسن ہے''...... اس آدمی نے قدرے غراتے ہوئے سے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے چیتا آہستہ آہستہ سے غرا رہا ہو۔

''تم اچھے خاصے سمجھ دار آدمی دکھائی دے رہے ہو۔ پھر تم نے کاؤنٹر پر بوبی جیسے بچوں کو کیوں کھڑا کیا ہوا ہے''...... عمران نے بڑے لاپرواہ سے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''بوبی بچہ نہیں تھا۔ راگونا کا سب سے مشہور لڑا کا تھا لیکن تمہارے اس ساتھی نے جس طرح اسے اچھال کر دیوار سے ٹکرا کر بے بس کیا ہے وہ انداز مجھے پسند آیا ہے۔ اس لئے تو میں نے تمہیں ملاقات کی اجازت دی ہے ورنہ تو اب تک تمہاری لاشیں گٹر میں کیڑے کھا رہے ہوتے۔ کیوں آئے ہو تم۔ مختصر بات کرو۔ میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہوتا''...... فاکسن نے انتہائی سخت اور کھردرے سے لہجے میں اسی طرح غراتے ہوئے انداز میں کہا۔

''راسٹر سنڈیکیٹ کے بارے میں تم بھی کچھ جانتے ہو یا نہیں۔ ولنگٹن کا راسٹر سنڈیکیٹ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفدر اور تنویر بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

''صرف نام سنا ہوا ہے بس''...... فاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''البانو ہوٹل میں چند ایشیائی رہ رہے تھے۔ وہ راسٹر سنڈ یکیٹ کی پارٹی تھی۔ تم نے ان پر قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ کیوں؟ کس کے کہنے پر یہ کام ہوا ہے؟''...... عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا تھا اور فاکس عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا ہے''...... فاکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اب اس کے لہجے سے غراہٹ کا عنصر غائب ہو گیا تھا۔

''میں نے بتایا ہے کہ وہ راسٹر سنڈ یکیٹ کے آدمی تھے اور راسٹر سنڈ یکیٹ کے آدمیوں پر حملہ کرنا سنڈ یکیٹ کی نظر میں ناقابل معافی جرم ہے لیکن چونکہ یقیناً تمہیں اس بات کا علم نہ ہو گا کہ ان کا تعلق راسٹر سنڈ یکیٹ سے ہے اس لئے تمہیں اس صورت میں معاف کیا جا سکتا ہے کہ تم ہمیں یہ بتا دو کہ تمہیں یہ ٹاسک کس پارٹی نے دیا ہے ورنہ دوسری صورت میں تمہارے پورے گروپ سمیت تمہارے اس ہوٹل سب کا خاتمہ ایک جھٹکے میں ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تم۔ تم مجھے میرے ہی آفس میں بیٹھ کر دھمکیاں دے رہے ہو۔ اچھا ہوا کہ تم خود یہاں آ گئے ہو۔ اب تمہیں بتانا ہو گا کہ وہ پاکیشیائی کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ان کا پتہ بتانا ہو گا''...... فاکسن نے ایک بار پھر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ایک ہاتھ نے معمولی سی حرکت کی تو سائیڈ دیوار بغیر کسی آواز کے پھٹ گئی۔ اب وہاں چار لمبے تڑنگے اور ورزشی جسم کے آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ لڑائی بھڑائی کے فن میں خاصے ماہر ہیں۔

''ان کی ہڈیاں توڑ کر ان سے معلوم کرو کہ ایشیائی کہاں ہیں۔''فاکسن نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ تم خود تو خاصے پلے ہوئے نظر آتے ہو۔ خود کوشش کیوں نہیں کرتے۔ ان بچوں کو کیوں سامنے لا رہے ہو''...... عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر اور تنویر بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''ان کی ہڈیاں توڑ دو''...... فاکسن نے بھی اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا تو وہ چاروں بھیانک سے انداز میں چیختے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے۔ ان کے انداز میں تیزی کے ساتھ ساتھ مہارت تھی لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی فاکسن ایک جھٹکے سے میز پر گھسٹتا ہوا عمران کے سامنے فرش پر آ گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ عمران نے اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے اسے گھسیٹ لیا تھا حالانکہ وہ دیو قامت اور خاصے بھاری جسم کا آدمی تھا لیکن عمران کا جھٹکا اس قدر زوردار اور طاقتور تھا کہ وہ میز پر سے گھسٹتا ہوا اس کے سامنے فرش پر آ گرا تھا۔

''ان کی گردنیں توڑ دو۔ ہمیں صرف اس فاکسن سے مطلب ہے''...... عمران نے بڑے مطمئن سے انداز میں صفدر اور تنویر سے کہا۔ اس کے ساتھ وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور فاکسن جس نے اس کے بات کرنے کے دوران اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا کرسی سے ٹکرا کر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا جبکہ صفدر اور تنویر چاروں سے بیک وقت ٹکرا گئے تھے۔ فاکسن نے نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے ہی لمحے عمران کا جسم یکلخت ہوا میں اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ فاکسن نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں عمران پر بیک فٹ کراس مارا تھا۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی اور مہارت تھی کہ عمران بھی مار کھا گیا۔ عمران کا شاید خیال تھا کہ فاکسن الٹی قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گا اور اس پر حملہ کرے گا لیکن فاکسن اس کی توقع سے زیادہ تیز ثابت ہوا۔ الٹی قلابازی کھاتے ہی وہ سیدھا کھڑا ہونے کی بجائے اس نے اپنے دونوں ہاتھ فرش پر رکھے اور اس کا نچلا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھومتا ہوا عمران کی طرف آیا اور اس نے اپنے دونوں پیروں کی زوردار ضرب لگا کر عمران کو اچھال کر اس کی عقبی دیوار سے دے مارا تھا جبکہ خود وہ ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران دیوار سے ٹکرا کر کسی گیند کی طرح واپس آیا تھا اور عین اس لمحے جب فاکسن سیدھا کھڑا ہوا تھا عمران اس سے ٹکرایا اور فاکسن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور عمران

ضرب لگا کر بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''گڈ شو فاکسن ۔اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بھی اٹھک بیٹھک کا شوق ہے۔گڈ شو''......عمران نے کہا جبکہ صفدر اور تنویر دو حملہ آوروں کا خاتمہ کر کے اب باقی دو سے لڑنے میں مصروف تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کمرے میں مارشل آرٹ کی کلاس لی جا رہی ہو۔عمران ان کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔فاکسن نے نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی اور اس کے ساتھ ہی وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز اور ماہرانہ انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اس کا چہرہ اب غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس کا اس انداز میں بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پارٹی کا نام بتا دو''......عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے فاکسن کا جسم یکلخت ہوا میں ہائی جمپ کے انداز میں اچھلا اور اس کا جسم فضا میں ہی تیزی سے اڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔گو اسے معلوم تھا کہ اس اڑتے ہوئے جسم کی ضرب اگر اس کے جسم پر پڑ گئی تو اس کی ہڈیوں کو ٹوٹنے سے کوئی نہ بچا سکے گا لیکن ظاہر ہے فاکسن کے مقابلے پر عمران تھا جس کے مقابل جوانا جیسا لڑا کا بھی شکست کھا گیا تھا اور دوسرے لمحے کمرہ فاکسن کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔اس کا رول ہوتا ہوا جسم جیسے ہی عمران کے قریب پہنچا عمران کا ایک بازو حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے فاکسن کا رول ہوتا ہوا جسم اور زیادہ تیزی سے گھوم کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔عمران نے اس کے گھومتے ہوئے بازو کی کلائی پکڑ کر ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اپنے بازو کو مخصوص انداز میں گھما دیا تھا جس کے نتیجے میں فاکسن کا جسم اور زیادہ تیزی سے رول ہوتا ہوا گھوم کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا تھا۔اس نے نیچے گر کر ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ لڑکھڑا کر دوبارہ نیچے گر گیا۔اس کا وہ بازو بے کار ہو چکا تھا جسے عمران نے پکڑ کر مخصوص انداز میں گھما دیا تھا۔ادھر صفدر اور تنویر باقی دونوں مقابل حملہ آوروں سے بھی فارغ ہو چکے تھے۔اب وہ چاروں گردنیں تڑوائے فرش پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔عمران نے انہیں ایک نظر دیکھا، دوسرے لمحے وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے فاکسن پر جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تو فاکسن کا آدھا اوپر والا جسم بس جھٹکا کھا کر رہ گیا کیونکہ اس کے دونوں بازو بے کار ہو چکے تھے۔اس لئے اس کا اب اس انداز میں اٹھنا ناممکن ہو گیا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹا کیونکہ فاکسن نے یکلخت اپنی دونوں ٹانگیں اکٹھی کر کے اور اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دے کر عمران کی ناف پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کے اچھل کر پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کا نچلا جسم ایک دھماکے سے فرش پر گرا۔

''گڈ شو فاکسن ۔تمہاری اس کوشش نے میرے دل میں تمہاری قدر بڑھا دی ہے۔اس لئے اب تمہارے بازوؤں کی طرح تمہاری ٹانگیں بے کار نہیں کی جائیں گی۔ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں مکمل طور پر بے کار کر کے سڑک پر پھینک دیا جائے۔بہرحال اب بھی اگر تم پارٹی کا نام بتا دو تو میں تمہارے دونوں بازو سابقہ حالت میں لے آ سکتا ہوں ورنہ دنیا کا کوئی ڈاکٹر تمہیں ٹھیک نہ کر سکے گا اور تمہاری یہ حالت ہو گی کہ تم اپنی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی بھی نہ ہٹا سکو گے''......عمران نے فاکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم ۔تم ۔کاش میں تمہیں ہال میں گولیوں سے اڑا دیتا''۔فاکسن نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے کی طرف گھسٹنے کی کوشش کی اور عمران اس کے اس انداز میں اپنی طرف گھسٹنے کی وجہ سمجھ گیا۔وہ نیچے کی طرف گھسٹ کر ایک بار پھر عمران پر حملہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ عمران اب جس جگہ کھڑا تھا اس سے پیچھے دیوار تھی اور عمران کے لئے اب مزید پیچھے ہٹنے کی گنجائش ہی نہ تھی لیکن فاکسن جیسے ہی نیچے کی طرف کھسکا عمران نے اچانک اس کی پنڈلی پر مخصوص انداز میں ضرب لگا دی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ فاکسن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ابھی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے اچھل کر دوسری پنڈلی پر بھی ضرب لگا دی اور ایک بار پھر کمرہ فاکسن کی کربناک چیخوں سے گونجنے لگا لیکن اب وہ کسی کیچوے کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔صرف اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسلسل بگڑتا چلا جا رہا تھا ورنہ اس کا باقی جسم ساکت تھا۔

''میں نے تمہیں آفر کی تھی لیکن تم نے موقع ضائع کر دیا فاکسن ۔اب تمہاری باقی عمر اسی حالت میں گزرے گی اور تمہیں خود معلوم ہے کہ

جب تمہارے گروپ کے لوگ تمہیں اس حالت میں دیکھیں گے تو پھر وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ بہرحال پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ اس لئے اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پارٹی کا نام بتا دو"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے مار ڈالو۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ مجھے مار ڈالو۔ کاش! میں تم تینوں کا خاتمہ پہلے ہی کرا دیتا"...... فاکسن نے دائیں بائیں بری طرح سر پٹختے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب دیکھنا کیسے تمہارے منہ سے پارٹی کا نام نکلتا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں موڑ دیا تو فاکسن کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں تھیں اور وہ چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"بولو۔ کون ہے پارٹی۔ بولو۔ جواب دو"...... عمران نے پیر کو معمولی سا مزید جھٹکا دے کر واپس لے آتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مارٹن۔ مارٹن۔ بلیک سروس کا مارٹن۔ مارٹن۔ مارٹن"...... فاکسن کے منہ سے ایسے الفاظ نکلنے لگے جیسے غبارے میں سوراخ ہو جانے سے یکلخت ہوا اس میں سے سیٹی بجاتی ہوئی نکلتی ہے۔

"تفصیل بتاؤ۔ کون ہے یہ مارٹن۔ کہاں بیٹھتا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے ایک بار پھر پہلے کی طرح مخصوص انداز میں پیر کو آگے کی طرف جھٹکا دے کر واپس لے آتے ہوئے کہا۔

"بلیک سروس کا مارٹن۔ مین مارکیٹ میں مارٹن کلب کا مالک ہے"...... فاکسن نے پہلے کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر کو اور زیادہ آگے کی طرف موڑ دیا تو فاکسن کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا۔ اس کی بند آنکھیں ایک بار پھر جھٹکے سے کھلیں اور پھر بے نور ہوتی چلی گئیں۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"آؤ، اب یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس نے درست بتایا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جو کچھ اس نے بتایا ہے لاشعوری طور پر بتایا ہے اور لاشعور جھوٹ نہیں بول سکتا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ باہر راہداری میں آ گیا۔ صفدر اور تنویر بھی اس کے عقب میں تھے اور دروازہ ان کے باہر آتے ہی آٹو میٹک انداز میں بند ہو گیا۔ شاید اس کا وقت فکس تھا کہ اتنی دیر بعد وہ خود بخود بند ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچے تو وہاں پہلے کی طرح شور وغل اور ہا، ہو کا ماحول تھا۔ البتہ اب کاؤنٹر پر بوبی کی بجائے وہی شوٹی موجود تھا جو انہیں فاکسن کے آفس تک چھوڑ آیا تھا۔

"ہمارا اسلحہ کہاں ہے"...... عمران نے شوٹی کے قریب جا کر کہا۔

"یس سر"...... شوٹی نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور کاؤنٹر کے اندر سے اس نے مشین پسٹل نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے مشین پسٹل اٹھا کر جیبوں میں ڈالے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اب ہمیں فوری طور پر لباس بھی تبدیل کرنے ہوں گے اور میک اپ بھی"...... عمران نے ہوٹل سے باہر آتے ہی کہا۔

"اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے اس مارٹن سے تو مل لیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ فاکسن کی موت کا فوری علم ہو جائے گا اور یہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ یہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پورے شہر میں پھیل جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سپر سٹور کے سامنے پہنچ گئے۔

"تم یہیں رکو میں لباس اور میک اپ باکس لے آتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو تنویر اور صفدر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران سپر سٹور میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس کے پاس مطلوبہ سامان موجود تھا۔ اس نے ایک ایک ڈبہ تنویر اور صفدر کے حوالے کر دیا۔

''ان کے اندر لباس اور ماسک میک اپ باکس موجود ہیں۔ کسی بھی ہوٹل کے باتھ روم میں جا کر تبدیل کر لو اور پھر تم نے مین مارکیٹ کے سامنے مارٹن کلب پہنچنا ہے۔ میں وہیں ہوں گا''۔

عمران نے کہا اور ایک ڈبہ اٹھائے وہ واپس سپر سٹور کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کی سائیڈ میں ایک باتھ روم موجود تھا جبکہ صفدر اور تنویر آگے بڑھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران باتھ روم سے باہر نکلا تو اس نے نہ صرف لباس بدل لیا تھا بلکہ اس کا چہرہ اور بال بھی مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے۔ بہر حال اس نے میک اپ مقامی ہی رکھا تھا۔ اترا ہوا لباس اس نے سائیڈ گلی میں موجود ڈرم میں اچھالا اور پھر سڑک پر آ کر اس نے ٹیکسی کی تلاش شروع کر دی لیکن وہاں خالی ٹیکسی نظر نہ آ رہی تھی۔

''عمران صاحب آپ ابھی تک یہیں ہیں''...... اچانک اسے سائیڈ سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ بھی مقامی میک اپ میں تھا۔

''تم نے اتنی جلدی مجھے کیسے پہچان لیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ ہزاروں میں پہچانے جا سکتے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے کہیں تم نے جولیا کی آنکھیں تو اپنی آنکھوں میں فٹ نہیں کرا لیں۔ یہ فقرہ تو وہ کہہ سکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ انہیں خالی ٹیکسی ملتی تنویر بھی ان کے پاس پہنچ گیا۔ وہ بھی بدلے ہوئے لباس اور تبدیل شدہ میک اپ میں تھا۔ چند لمحوں بعد انہیں خالی ٹیکسی مل گئی اور عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو مین مارکیٹ کے مارٹن کلب جانے کا کہہ دیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

☆☆☆☆☆

http://www.kitaabghar.com

سٹارک اپنے آفس میں موجود تھا کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس''......سٹارک نے کہا۔

''جیکب بول رہا ہوں باس۔اس وقت ہوٹل میں ٹاسکو کا چیف اور اس کے ایکشن گروپ کا چیف راجر چار مسلح افراد سمیت موجود ہیں اور وہ ٹونی سے آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ان کا انداز بے حد جارحانہ ہے''......دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ٹونی سے کہو کہ انہیں میرے سپیشل آفس پہنچا دے''......سٹارک نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ جیرٹو، راجر اور مسلح افراد کو ساتھ لے کر کیوں آیا ہے۔ظاہر ہے اسے بہرحال یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ فارمولا اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور اب وہ یہی معلوم کرنے آیا ہوگا کہ فارمولا کس نے اس سے حاصل کیا ہے۔اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس۔کنگ بول رہا ہوں''......دوسری طرف سے بلیک سروس کے چیف کنگ کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

''سٹارک بول رہا ہوں کنگ''......سٹارک نے کہا۔

''اوہ تم۔کیسے فون کیا ہے۔کیا حکومت نے رقم کا بندوبست کر دیا ہے''......کنگ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''رقم کا بندوبست تو ہو جائے گا۔وہ تو بات طے ہو چکی ہے۔کنگ لیکن ایک مسئلہ اور آن پڑا ہے اور وہ بے حد اہم ہے''......سٹارک نے کہا۔

''کیسا مسئلہ۔کھل کر بات کرو''......کنگ نے کہا۔

''ٹاسکو کے چیف جیرٹو نے مجھے فون کیا تھا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ میں سی ٹاپ کا سودا ساڈان حکومت سے کر رہا ہوں اور انتہائی سستے داموں کر رہا ہوں جبکہ سی ٹاپ اس کے پاس ہے۔ظاہر ہے مجھے اس سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ تھی البتہ میں نے اسے تمہارا نام بتانے کی بجائے پاکیشیائیوں کا نام لے دیا ہے کیونکہ ظاہر ہے پاکیشیائی تو اس دوران ہلاک ہو چکے ہوں گے۔اس طرح معاملات ہماری مرضی کے مطابق طے ہو جاتے ہیں لیکن ابھی مجھے میرے آدمی نے بتایا ہے کہ جیرٹو اپنے ایکشن گروپ کے چیف راجر اور چار دیگر مسلح افراد کے ساتھ میرے ہوٹل میں پہنچا ہے اور وہ میرے بارے میں پوچھ رہا ہے۔میں نے انہیں سپیشل آفس میں بٹھانے کا کہا ہے اور میں ان لوگوں سے کوئی جھگڑا مول نہیں لینا چاہتا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ میں انہیں بتا دوں کہ فارمولا تمہارے پاس ہے اور پاکیشیائیوں سے تم نے حاصل کیا ہے اور حکومت ساڈان سے تم سودا کر رہے ہو''......سٹارک نے کہا۔

''بے شک کہہ دو۔بلکہ ہو سکے تو میری اس سے بات کرا دینا اور سنو تم بے فکر رہو۔بلیک سروس اب اتنی بھی کمزور نہیں کہ ٹاسکو اس کے خلاف کوئی کاروائی کر سکے۔میں تو صرف خواہ مخواہ کی الجھنوں سے بچنا چاہتا ہوں''......کنگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے''......سٹارک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس آفس سے نکل کر راہداری میں چلتا ہوا اپنے سپیشل آفس کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو جیرٹو بڑے غصے کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا جبکہ راجر اور چار مسلح افرد ایک طرف خاموش کھڑے تھے۔

''تم اب آئے ہو۔کیا ہم تمہارے ملازم ہیں کہ اتنی دیر تمہارا انتظار کرتے رہیں''......سٹارک نے اندر داخل ہوتے ہی جیرٹو نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

''آہستہ بولو جیرٹو۔یہ تمہارے کلب کا آفس نہیں ہے۔یہ حکومت ساڈان کے ایجنٹ کا آفس ہے اور پوری حکومت ساڈان میری پشت پر ہے۔میں ایک ضروری کام میں پھنسا ہوا تھا اس لئے مجھے دیر ہو گئی اور تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ یہ تم مسلح افراد لے کر میرے ہوٹل میں کیوں آئے ہو۔کیا میں تمہارا ملازم ہوں۔بولو''۔سٹارک نے انتہائی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو سٹارک۔ میں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ تمہاری حکومت سے۔ سمجھے اور نہ ہی حکومت ساڈان میرا کچھ بگاڑ سکتی ہے''۔ جیرٹو نے غصیلے انداز میں چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں شاید ضرورت سے زیادہ غلط فہمی ہوگئی ہے جیرٹو۔ بہرحال تم میرے مہمان ہو اس لئے میں بات بڑھانا نہیں چاہتا۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا معاملہ ہے''...... سٹارک نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ جیرٹو چند لمحے بڑی زہر بھری نظروں سے سٹارک کو دیکھتا رہا اور پھر وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ راجر اور اس کے مسلح افراد اپنی اپنی جگہ پر خاموش کھڑے رہے۔

''ان مسلح افراد کو باہر بھیج دو۔ البتہ راجر چاہے تو یہاں رک سکتا ہے اور تم دونوں بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے''...... سٹارک نے کہا۔

''یہ یہیں رہیں گے سٹارک اور پہلے تم بتاؤ کہ سی ٹاپ فارمولا کہاں ہے۔ کس کے پاس ہے اور کس نے اسے میری تحویل سے چرایا ہے اور سنو۔ پاکیشیائیوں کی بات اب نہ کرنا کیونکہ یہ فارمولا پاکیشیائی سائنس دان سے ہی حاصل کیا گیا ہے اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اسے حاصل کر کے اپنے ملک واپس بھیجنے کی بجائے حکومت ساڈان سے اس کا سودا کرنا شروع کر دے اور پھر وہ بھی تمہاری معرفت اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو''۔ جیرٹو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو سٹارک بے اختیار ہنس پڑا۔

''اتنی عقلمندانہ سوچ تمہاری نہیں ہو سکتی۔ البتہ راجر یہ بات سوچ سکتا ہے۔ بہرحال میں نے پہلے بھی تم سے غلط بیانی نہیں کی تھی اور نہ اب کروں گا کیونکہ میرا اس میں براہ راست کوئی دخل نہیں ہے۔ میں تو حکومت ساڈان کی نمائندگی کر رہا ہوں اور حکومت ساڈان کے فائدے کے لئے میں نے کام کرنا ہے۔ اب غور سے سنو۔ یہ فارمولا تم سے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حاصل کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس فارمولے کو کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا لیکن بلیک سروس کے ایک آدمی کو اس کا علم ہو گیا اور اس نے کوریئر سروس سے یہ فارمولا اڑا لیا اور اسے کنگ کے پاس بھجوا دیا۔ ساتھ ہی اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو بھی مارک کر لیا۔ چنانچہ فارمولا کنگ کی تحویل میں آ گیا۔ کنگ نے مجھ سے بات کی اور مجھے فارمولا حاصل کرنے کی پوری تفصیل بتائی اور مجھے کہا کہ میں اس کا سودا حکومت ساڈان سے کرادوں۔ میں نے حامی بھر لی اور حکومت ساڈان سے ایک کروڑ ڈالر میں اس کا سودا کرا دیا۔ ایک روز میں رقم کنگ کو مل جائے گی اور فارمولا حکومت ساڈان تک براہ راست پہنچ جائے گا۔ بس یہ ہے ساری بات''...... سٹارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو فارمولا کنگ کے پاس ہے''...... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہیں شک ہو تو تم یہیں سے میرے سامنے کنگ سے بات کر کے تصدیق کر لو''...... سٹارک نے کہا تو جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب اس نے نمبر پریس کر لیے تو سٹارک نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈ سپیکر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے گی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ کنگ بول رہا ہوں''...... کنگ کی بھاری آواز سنائی دی۔

''جیرٹو بول رہا ہوں کنگ۔ کیا سی ٹاپ فارمولا تمہارے پاس ہے''...... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرے آدمیوں نے اسے اس وقت حاصل کیا ہے جب پاکیشیائی ایجنٹ اسے تم سے حاصل کر کے کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوا چکے تھے اس لئے تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں نے اسے تم سے یا تمہارے کسی آدمی سے حاصل کیا ہے۔ اگر میرے آدمی حاصل نہ کرتے تو فارمولا پاکیشیا پہنچ چکا ہوتا''...... کنگ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں''...... جیرٹو نے کہا۔

''وہ ہوٹل البانو میں رہائش پذیر تھے۔ میں نے پرڈو گروپ کے ذریعے انہیں ہلاک کرا دیا ہے''...... کنگ نے جواب دیا۔

''دیکھو کنگ۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ فارمولا میرا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم یہ فارمولا مجھے واپس کر دو''...... جیرٹو نے کہا۔

''سوری جیرٹو۔ اگر میں نے اسے تم سے حاصل کیا ہوتا تو پھر تم یہ بات کر سکتے تھے۔ لیکن اب تم یہ بات نہیں کر سکتے۔ اب یہ میری ملکیت

ہے“...... کنگ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم چاہتے ہو کہ راگونا میں خون کی ندیاں بہہ جائیں“...... جیرٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”سنو جیرٹو۔ ہوش میں رہ کر بات کیا کرو۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بلیک سروس نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں۔ بلیک سروس تم سے زیادہ بڑی اور زیادہ طاقتور ہے۔ یہ تو میں خود نہیں چاہتا کہ ہم دونوں کی لڑائی سے کوئی تیسرا آدمی فائدہ اٹھائے ورنہ واقعی خون کی ندیاں بہہ سکتی ہیں اور اس خون میں زیادہ تعداد ٹاسکو کے آدمیوں کی ہوگی“...... کنگ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے اس فارمولے کا سودا کر کے اس سے رقم کماتے ہو۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ ٹاسکو کیا طاقت رکھتی ہے“...... جیرٹو نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

”تو تم اعلان جنگ کر رہے ہو۔ سوچ لو۔ پہل تمہاری طرف سے ہو رہی ہے“...... کنگ نے بھی پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ میں سٹارک بول رہا ہوں کنگ۔ سنو تم دونوں کی آپس میں لڑائی سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ تم دونوں گروپ ایک دوسرے سے ٹکرا کر ختم ہو جاؤ گے اس لئے بہتر ہے کہ اس معاملے میں کوئی ایسا حل نکالو جس سے دونوں فریق مطمئن ہو جائیں“...... سٹارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور آف کر کے ڈائریکٹ بات کرنے والا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

”اسے اپنی طاقت آزما لینے دو سٹارک۔ اسے ضرورت سے زیادہ اپنے بارے میں خوش فہمی ہوگئی ہے“...... کنگ نے جواب دیا۔

”میں تمہیں اور تمہاری سروس کو کچل کر رکھ دوں گا۔ تم نے مجھے سمجھا کیا ہوا ہے“...... جیرٹو نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

”اس طرح جذباتی فیصلے مت کرو جیرٹو۔ گروپ آسانی سے نہیں بنتے لیکن آسانی سے ختم ضرور ہو جایا کرتے ہیں۔ تم دونوں کا جذباتی فیصلہ تم دونوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ مجھے بات کرنے دو“...... سٹارک نے جیرٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے میرا فارمولا چاہئے بس“...... جیرٹو نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

سنو کنگ۔ تم بھی کوئی جذباتی فیصلہ مت کرو۔ سنو۔ تم دونوں نے بہرحال اس فارمولے کو فروخت کرنا ہے۔ تمہارے اپنے تو یہ کسی کام نہیں آسکتا اس لئے بہتر ہے کہ اسے فروخت کر کے رقم ہاف ہاف کر لو۔ اس طرح لڑائی بھی ختم ہو جائے گی اور معاملہ بھی نمٹ جائے گا“...... سٹارک نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن ایک کروڑ ڈالر میں سے میں کیسے آدھی رقم جیرٹو کو دے دوں؟۔ پھر مجھے کیا ملے گا“...... کنگ نے کہا۔

”میں نے اسے دس کروڑ ڈالر سے کم میں فروخت نہیں کرنا اس لئے مجھے بہرحال دس کروڑ ڈالر چاہئیں یا پھر یہ رقم تم مجھے دے دو یا کوئی اور دے۔ مجھے بہرحال دس کروڑ ڈالر کی رقم چاہئے“...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

”پہلی بات تو یہ سن لو جیرٹو کہ دس کروڑ ڈالر کی رقم تو کوئی بھی حکومت تمہیں نہیں دے سکتی۔ زیادہ سے زیادہ اس کے ایک کروڑ ڈالر مل سکتے ہیں“...... سٹارک نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے ہر صورت میں دس کروڑ ڈالر چاہئیں۔ تم فارمولا مجھے دے دو اور دیکھو میں اسے کس طرح دس کروڑ ڈالر میں فروخت کرتا ہوں“...... جیرٹو نے کہا۔

”باس۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس فارمولے کی دوسری کاپی تیار کرالی جائے۔ ایک کاپی حکومت ساڈان ایک کروڑ ڈالر میں حاصل کر لے اور یہ ایک کروڑ ڈالر کنگ لے لے اور دوسری کاپی ہم حکومت ساڈان کے علاوہ کسی اور ملک کو فروخت کر دیں“...... اچانک خاموش کھڑے راجر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”نانسنس۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں۔ میری سمجھ میں اتنی بات نہیں آسکتی۔ میں نے پہلے چیک کرا لیا ہے۔ اس فارمولے کی کاپی نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کی کاپی کرنے کی کوشش کی گئی تو اصل فارمولا بھی ضائع ہو جائے گا۔ اس پاکیشیائی سائنس دان نے خصوصی طور پر پہلے ہی اس بات

کا خیال رکھا تھا۔ اگر ایسا ہوسکتا تو میں اس کی بہت سی کاپیاں کرا کر دنیا کے تمام بڑے ممالک کو علیحدہ علیحدہ فروخت کر دیتا'' ...... جیرٹو نے راجر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''سوری باس'' ...... راجر نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنو جیرٹو۔ ایک کام ہوسکتا ہے کہ میں اس فارمولے کی قیمت حکومت ساڈان سے ڈبل کرادوں۔ میرا کمیشن دس فیصد بھی بڑھ جائے گا اور کمیشن نکال کر باقی رقم آدھی تم اور آدھی رقم کنگ لے لے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں ایک کروڑ سے بھی کم لوں۔ نہیں۔ مجھے تو اسرائیلی ایجنٹ دو کروڑ ڈالر دینے کو تیار تھا۔ میں نے اسے انکار کر دیا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں ایک کروڑ ڈالر سے بھی کم لوں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے'' ...... جیرٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ پہلے تم دونوں آپس میں لڑ لو پھر جو فاتح ہوگا اس سے سودا ہو جائے گا۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں'' ...... سٹارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو راجر۔ میں دیکھتا ہوں کہ کنگ یہ فارمولا کیسے واپس نہیں کرتا'' ...... جیرٹو نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''اسے کوشش کر لینے دو سٹارک۔ اسے خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ بلیک سروس کیا حیثیت رکھتی ہے'' ...... کنگ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے بلکہ پٹخے جانے کی آواز سنائی دی۔

''میری بات سنو جیرٹو'' ...... سٹارک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اب تمہارے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں رہا۔ اب بلیک سروس اور ٹاسکو کا ٹکراؤ ناگزیر ہو چکا ہے'' ...... جیرٹو نے کہا۔

''تم بیٹھو تو سہی۔ اطمینان سے میری بات سنو۔ اگر تمہیں میری بات پسند نہ آئے تو بے شک جا کر آپس میں لڑائی کر لینا''۔ سٹارک نے کہا۔

''باس۔ ایسا نہ ہو کہ بلیک سروس ہمارے اڈوں پر حملے شروع کر دے اور ہم یہاں بیٹھے باتیں کرتے رہ جائیں'' ...... راجر نے کہا۔

''تم چاہو تو جا کر اپنے اڈوں کو الرٹ کر دو اور مجھے جیرٹو سے چند باتیں کرنے دو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے راجر۔ تم جا کر کمان سنبھال لو۔ سٹارک بے حد اصرار کر رہا ہے۔ میں اس کی بات سن لوں'' ...... جیرٹو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس باس'' ...... راجر نے کہا اور اپنے مسلح افراد کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''سنو۔ اس وقت تک کوئی حرکت نہ کرنا جب تک بلیک سروس کی طرف سے کوئی حرکت نہ ہو'' ...... جیرٹو نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس'' ...... راجر نے جواب دیا اور پھر وہ اپنے مسلح افراد کو ساتھ لے کر سٹارک کے اس سپیشل آفس سے باہر نکل آیا۔ سٹارک نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے شراب کی ایک بڑی سی بوتل نکالی اور اسے جیرٹو کے سامنے رکھ دیا۔

''یہ لو۔ یہ تمہارے مطلب کی شراب ہے'' ...... سٹارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑ کر اس نے الماری سے ایک چھوٹی بوتل نکالی اور ایک جام اٹھالیا اور جیرٹو کے سامنے بیٹھ گیا۔ جیرٹو اس دوران بوتل کھول کر منہ سے لگا چکا تھا جبکہ سٹارک نے چھوٹی بوتل کھولی۔ اس میں سے شراب جام میں ڈالی اور پھر آہستہ آہستہ چسکیاں لے کر شراب پینے لگا۔ جیرٹو نے اس وقت بوتل منہ سے ہٹائی جب وہ مکمل طور پر خالی ہو گئی لیکن اب اس کے چہرے پر موجود تناؤ اور اعصابی دباؤ ختم ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ اب خاصا مطمئن اور نارمل نظر آنے لگ گیا تھا۔

''شکریہ سٹارک۔ تم نے اس وقت میری پسندیدہ شراب دے کر مجھ پر احسان کیا ہے ورنہ غصے کی شدت سے میرے خون کا ابال بڑھتا جا رہا تھا اور ہوسکتا تھا کہ پورے راگونا میں خوفناک قتل عام شروع ہو جاتا'' ...... جیرٹو نے خالی بوتل کو لاپرواہانہ انداز سے ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی باسکٹ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ بلیک سروس اور ٹاسکو کے درمیان ہونے والا ٹکراؤ کس قدر خوفناک اور خونریز ثابت ہوتا۔ اس لئے میں نے تمہیں روکا تھا کہ میں تم سے اس فارمولے کے سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔ شاید اس بات سے مسئلہ حل ہو جائے''۔ سٹارک نے جام کو خالی کر کے سائیڈ تپائی پر

کتاب گھر کی پیشکش
http://www.kitaabghar.com

رکھتے ہوئے کہا۔

''اب کرنے کے لئے کون سی بات رہ گئی ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''تم نے ظاہر ہے اس فارمولے کو انتہائی حفاظت سے رکھا ہوگا''...... سٹارک نے کہا تو جیرٹو بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں۔ میں نے اسے ورلڈ بینک کے خصوصی لاکر میں رکھا تھا اور وہاں سے کسی صورت بھی اسے نہیں اڑایا جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود یہ اڑا لیا گیا''...... جیرٹو نے کہا۔

''اس سے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کو سمجھ سکتے ہو۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ پروٹو گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے میں کامیاب نہ ہو سکا ہوگا بلکہ الٹا اس سے مارٹن کے ذریعے کنگ ان کی نظر میں آ گیا ہوگا اور اگر ایسا ہوا تو پھر یقین رکھو کہ فارمولا کنگ کے پاس بھی نہیں رہے گا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے دوبارہ حاصل کر لے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تم کنگ سے ٹکرانے کی بجائے اس موقع کا انتظار کر لو اور پھر جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے حاصل کرے تم اس پر ٹوٹ پڑو اس طرح تم ان سے اپنا انتقام بھی لے لو گے اور فارمولا بھی دوبارہ حاصل کر لو گے''...... جیرٹو نے کہا۔

''اگر تم وعدہ کرو کہ فارمولا تمہارے ہاتھ لگ جائے تو تم یہ سودا صرف حکومت ساڈان کے ساتھ کرو گے تو میں معاملے کو مزید لٹکا سکتا ہوں''...... سٹارک نے کہا۔

''کیا تمہاری حکومت دس کروڑ ڈالر دے گی مجھے کیونکہ میں نے اس سے کم کسی صورت بھی اسے فروخت نہیں کرنا''...... جیرٹو نے کہا۔

''تم آخر کیوں اس رقم پر اصرار کر رہے ہو جبکہ مجھے معلوم ہے کہ کوئی بھی حکومت تمہیں ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ رقم دینے پر رضامند نہیں ہے اور ایک بات بتا دوں کہ حکومت ایکریمیا تم سے یہ فارمولا ویسے ہی حاصل کرنے کا سوچ رہی ہے اور تم بھی اچھی طرح جانتے ہو اور میں بھی کہ حکومت اگر چاہے تو ایسا کر بھی سکتی ہے''۔

سٹارک نے کہا تو جیرٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم احمق ہو سٹارک۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ میرے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔ حکومت ایکریمیا کے تمام اعلیٰ ترین افسران کی شہ رگیں میرے انگوٹھے تلے رہتی ہیں۔ میں جب چاہوں صدر ایکریمیا سے لے کر ایک سیکشن آفیسر تک اور فوج کے سربراہ سے لے کر ایک کیپٹن تک کو خودکشی پر مجبور کر دوں اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو کہ حکومت ایکریمیا مجھ سے زبردستی یہ فارمولا حاصل کرنے کا سوچے گی۔ البتہ تمہاری یہ بات درست ہے کہ ماسوائے اسرائیل حکومت کے باقی کوئی حکومت بھی ایک کروڑ ڈالر سے آگے نہیں بڑھی۔ جہاں تک دس کروڑ ڈالر کی رقم کا تعلق ہے تو مجھے میزائلوں کے ایک سائنسدان نے بتایا ہے کہ حکومت ایکریمیا نے کافرستان کے عام سے فارمولے کو دس کروڑ ڈالر میں خریدا ہے جبکہ یہ اس سے کئی گنا زیادہ قیمتی فارمولا ہے''...... جیرٹو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حکومت ساڈان دس کروڑ ڈالر تو کسی صورت بھی ادا نہیں کرے گی۔ زیادہ سے زیادہ دو کروڑ ڈالر ہو سکتے ہیں اس سے ایک ڈالر سے بھی زیادہ نہیں ہو سکتا''...... سٹارک نے کہا۔

''تو پھر تمہاری حکومت سے میرا سودا نہیں ہو سکتا۔ اوکے۔ اب میں جا رہا ہوں''...... جیرٹو نے اٹھتے ہوئے کہا تو سٹارک نے بھی ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیرٹو تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو سٹارک مڑا اور ایک طرف رکھی ہوئی آفس ٹیبل کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ حکومت ساڈان کے ایک اعلیٰ افسر سے اس صورتحال پر تفصیل سے مشورہ کرنا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆

مارٹن کلب کا ہال خاصا جدید انداز کا تھا اور اس میں موجود افراد کا تعلق بھی اچھے اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے دکھائی دیتا تھا۔ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے تین خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں۔عمران ہال میں داخل ہو کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔صفدر اور تنویر اس کے پیچھے تھے۔

''یس سر''......ایک لڑکی نے عمران کے قریب پہنچتے ہی کاروباری انداز میں کہا۔

''ہر ایک کو یس نہ کہا کرو ہنی ورنہ کسی روز کوئی تمہارا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جائے گا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''کاش ایسا ہو جائے''......لڑکی نے بڑے بے کانہ انداز میں کہا۔

''مارٹن سے ملاقات کر لوں پھر اس بارے میں سوچوں گا۔میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ہمارا تعلق ولنگٹن کے لارڈز گروپ سے ہے۔ہم نے مارٹن سے ایک بڑے بزنس کی بات کرنی ہے۔کیا تم ولنگٹن چلنے کے لئے تیار ہو''......عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی دل و جان سے اس پر فدا ہو چکا ہو۔

''ولنگٹن تو میرے خوابوں کی جنت ہے ڈیئر۔کیا تم واقعی مجھے ساتھ لے جاؤ گے۔کہیں تم مذاق تو نہیں کر رہے''......لڑکی نے انتہائی خوابناک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''پہلے مارٹن سے ملاقات ہو جائے پھر اطمینان سے بیٹھ کر پروگرام بنائیں گے''......عمران نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے سویٹا بول رہی ہوں باس۔ولنگٹن سے لارڈز گروپ کے صاحبان آئے ہیں۔ان کا لیڈر کا نام مائیکل ہے۔ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کسی بڑے بزنس کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں''......لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن بات کرتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں عمران پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

''یس باس''......دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود ایک باوردی نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

''انہیں باس کے آفس تک چھوڑ آؤ اور مائیکل پلیز اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا''......لڑکی نے اس باوردی نوجوان سے بات کر کے ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے۔اوکے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نوجوان کے پیچھے چل پڑا۔

''یہ لڑکی پاگل تو نہیں۔اس طرح تو کوئی بھی گلے کا ہار نہیں بنتی''۔تنویر نے ایک راہداری میں مڑتے ہوئے کہا۔

''جناب۔سویٹا کا مسئلہ دوسرا ہے۔سویٹا سے بے شمار لوگوں نے فراڈ کیا ہے لیکن سویٹا پھر بھی ہر ایک پر اعتماد کر لیتی ہے''۔آگے جاتے ہوئے اس نوجوان نے تنویر کی بات سن کر مڑتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں سویٹا سے ہمدردی ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمدردی سے کیا ہوتا ہے جناب۔سویٹا کو دولت چاہئے اور دولت میرے پاس نہیں ہے حالانکہ سویٹا مجھے بھی بے حد پسند ہے لیکن''......نوجوان نے بات کرتے کرتے ایک طویل آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''کیا نام ہے تمہارا''......عمران نے پوچھا۔

''میرا نام ڈکسن ہے جناب''......نوجوان نے کہا۔

"او کے۔ تم فکر مت کرو۔ تمہیں دولت بھی ملے گی اور سویٹا بھی"...... عمران نے کہا تو ڈکسن نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ ایسی باتیں تو اس نے بہت سن رکھی ہیں۔ پھر وہ ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔

"یہ باس کا آفس ہے"...... ڈکسن نے رکتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ شکریہ۔ بے فکر رہو۔ میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہوگا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ آفس میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صفدر اور تنویر بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک بہترین انداز میں سجا ہوا آفس تھا جس میں انتہائی قیمتی اور جدید انداز کے فرنیچر کے ساتھ ساتھ ڈیکوریشن کی چیزوں کا معیار بھی انتہائی جدید اور اعلیٰ تھا۔ ایک بڑی سی بیضوی طرز کی خوبصورت آفس ٹیبل کے پیچھے ایک نوجوان آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر بہترین تراش خراش اور قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک موجود تھی۔

"میرا نام مارٹن ہے"...... مارٹن نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جارج اور لیونارڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا تو مارٹن نے باری باری تینوں سے مصافحہ کیا۔

"تشریف رکھیں اور یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ مارٹن نے دوبارہ میز کے پیچھے موجود ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پینا پلانا بعد میں ہوتا رہے گا۔ پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ نے پروٹو گروپ کو البانو ہوٹل میں رہنے والے پاکیشیائیوں کے خلاف کیوں ہائر کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مارٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب"...... مارٹن نے بری طرح گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بہتر ہے کہ اب کھل کر بات ہو جائے۔ آپ کا تعلق بلیک سروس سے ہے۔ آپ نے پاکیشیائیوں کو ختم کرانے کے لئے پیشہ ور قاتلوں کے گروپ پروٹو کو ہائر کیا۔ اس گروپ کے چار افراد نے البانو ہوٹل میں ان پاکیشیائیوں پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن حملہ آور خود ہلاک ہو گئے۔ ان پاکیشیائیوں کا تعلق لارڈ گروپ سے تھا اور یہاں راگونا میں لارڈز گروپ کی وہ نمائندگی کرتے ہیں۔ چنانچہ چیف باس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ہم نے پروٹو گروپ سے براہ راست ٹکرانے کی بجائے راسٹر گروپ کو ہائر کر لیا۔ راسٹر گروپ نے پروٹو ہوٹل میں پروٹو گروپ کے چیف فاکسن سے ملاقات کی اور اس سے اس پارٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش جس نے اسے پاکیشیائیوں کے خلاف ہائر کیا تھا لیکن فاکسن نے بتانے سے انکار کر دیا جبکہ الٹا راسٹر گروپ پر اپنے آدمیوں سے حملہ کرا دیا لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ راسٹر گروپ اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ نتیجہ یہ کہ اس کے چار حملہ آور بھی مارے گئے اور وہ خود بھی راسٹر گروپ کے مخصوص حربوں کا شکار ہو گیا۔ پھر اسے مرنے سے پہلے مجبوراً بتانا پڑا کہ بلیک سروس کے مارٹن نے اسے ہائر کیا تھا۔ چنانچہ اب ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ ہمیں تفصیل بتائیں کہ آپ نے ان پاکیشیائیوں کے خلاف پروٹو گروپ کو کیوں ہائر کیا۔ آپ کا یا بلیک سروس کا پاکیشیائیوں سے کیا تعلق ہے۔ آپ ہمیں تفصیل بتا دیں تاکہ ہم اپنے چیف کو تفصیلی رپورٹ دے سکیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس فاکسن نے یقیناً آپ سے غلط بیانی کی ہے مسٹر مائیکل۔ نہ میرا کسی بلیک سروس سے کوئی تعلق ہے اور نہ پاکیشیائیوں سے اور نہ ہی میں نے پروٹو گروپ کو ہائر کیا ہے نہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ میرا آخر پاکیشیائیوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھال پا رہا تھا۔

"او کے۔ اگر ایسا ہے تو ٹھیک ہے لیکن آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ لارڈز گروپ کو اگر بعد میں یہ اطلاع مل گئی کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے تو پھر نتائج کی تمام تر ذمہ داری آپ کی ہوگی"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران کے اٹھتے ہی صفدر اور تنویر بھی کھڑے ہوئے جبکہ مارٹن بھی کھڑا ہو گیا تھا۔

''مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے مسٹر مائیکل۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرا اس سارے سلسلے سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے''۔ مارٹن نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے شکریہ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر اور تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے باہر آ گئے۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ جیسے آفس کا دروازہ بند ہوا۔ عمران آگے بڑھنے کی بجائے وہیں دروازے کے ساتھ ہی رک گیا۔ اس نے بند دروازے میں موجود کی ہول سے آنکھ لگا دی جبکہ صفدر اور تنویر ہال کی سائیڈ کی طرف رخ کر کے اس کے سامنے کھڑے ہو گئے تاکہ اگر کوئی ادھر سے آئے تو وہ فوری طور پر عمران کو مارک نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کی ہول سے آنکھ ہٹائی اور پھر کان ساتھ لگا دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔ کافی دیر تک وہ سنتا رہا پھر اس نے کان کی ہول سے ہٹا لیا۔

''آؤ اب اس مارٹن سے مزید دو دو باتیں ہو جائیں۔ لیکن خیال رکھنا زیادہ ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کو دھکیلا اور اچھل کر اندر داخل ہوا۔ صفدر اور تنویر بھی تیزی سے اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ مارٹن جو میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا فون کے نمبر پریس کر رہا تھا عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

''آپ پھر آ گئے۔ کیا مطلب''...... مارٹن کے لہجے میں قدرے غصہ اور جھنجلاہٹ تھی۔ اس کا ایک ہاتھ نیچے تھا جبکہ دوسرا اس نے میز پر رکھا ہوا تھا۔

''ایک بات کرنی یاد نہیں رہی تھی مسٹر مارٹن اس لئے ہمیں دوبارہ آنا پڑا ہے۔ امید ہے آپ ناراض نہیں ہوں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا تو مارٹن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تھا۔ عمران اس دوران میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔ مارٹن اس طرح اٹھ کر کھڑا ہوا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ میز پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے میز کی دوسری طرف عمران کے سامنے فرش پر آ گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتے ہوئے مارٹن کی کنپٹی پر عمران کی بھرپور لات پڑی تو مارٹن چیخ مار کر دوبارہ نیچے گرا۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے فوری طور پر دوسری ضرب لگائی تو مارٹن کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

''عقبی طرف دروازہ ہے جہاں خصوصی کمرہ ہو گا۔ میں اسے وہاں لے جا رہا ہوں۔ تم یہاں خیال''...... عمران نے جھک کر مارٹن کو اٹھاتے ہوئے صفدر اور تنویر سے کہا۔

''زیادہ لمبی تحقیقات میں نہ پڑ جانا۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اگر کوئی آ جائے تو اسے کہہ دینا کہ مارٹن اندر میرے ساتھ خصوصی مذاکرات کر رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بے ہوش مارٹن کو کندھے پر لاد کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے۔ عمران نے اس دروازے کو کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن عمران کمرے کو دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ یہ ٹارچر روم کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ یہاں ٹارچنگ کا جدید ترین سامان موجود تھا۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ راڈز والی چار کرسیاں موجود تھیں۔ عمران نے ایک کرسی پر مارٹن کو بٹھایا اور پھر کرسی کے عقب میں جا کر اس نے پائے پر موجود بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے مارٹن کا بے ہوش جسم راڈز میں جکڑا گیا۔ عمران نے سامنے آ کر ایک سائیڈ پر موجود ٹرالی نما مشین پر سے کور ہٹایا اور پھر اسے گھسیٹ کر اس نے اس کرسی کی سائیڈ پر رکھ کر اس میں سے تاریں نکال کر اس کے سروں پر موجود کلپس مارٹن کے دونوں بازوؤں پر چڑھا دیئے۔ یہ الیکٹرک شاک لگانے والی جدید ترین مشین تھی۔ عمران نے اس کے مین تار کو دیوار میں موجود ساکٹ میں فٹ کیا اور بٹن آن کر دیا۔ مشین میں موجود چھوٹے چھوٹے دو بلب جل اٹھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر مارٹن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب مارٹن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں مارٹن پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد مارٹن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی مارٹن نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے سامنے کھڑے عمران کو دیکھا اور پھر گردن گھما کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے پر موجود حیرت اور خوف کے تاثرات مزید گہرے ہوتے چلے گئے۔

''تم نے اپنے باس کو فون کیا اور اس سے خصوصی طور پر ملاقات کے لئے کہا پھر اس نے کیا جواب دیا''...... عمران نے نرم لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ''۔ مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم اس الیکٹرک شاک لگانے والی مشین کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہو گے مارٹن۔ البتہ فرق یہ ہے کہ پہلے تم اسے استعمال کرتے ہو گے اور کرسی پر تمہاری بجائے کوئی اور ہوتا ہو گا لیکن اس بار معاملات مختلف ہیں۔ اب یہ مشین تم پر استعمال ہو گی اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ بلیک سروس کیا ہے۔ اس کا چیف کون ہے اور تم نے پروٹو گروپ کو کیوں پاکیشیائیوں کے خلاف ہائر کیا۔ یہ ساری تفصیل بتا دو تو میں تمہیں بے ہوش کر کے اور راڈز ہٹا کر خاموشی سے چلا جاؤں گا ورنہ تم خود جانتے ہو کہ زبان تو بہرحال تمہیں کھولنی پڑے گی لیکن تمہارا حشر کیا ہو گا''۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا پروٹو گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... مارٹن نے کہا تو عمران نے ایک ناب کو تھوڑا سا گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی راڈز میں جکڑے ہوئے مارٹن کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کے حلق سے پے در پے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں اور مسخ ہوتا ہوا چہرہ ایک لمحے میں پسینے میں شرابور ہو گیا۔ عمران نے ناب کو واپس گھمایا تو مارٹن کا بری طرح کانپتا ہوا جسم آہستہ آہستہ پرسکون ہوتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر موجود انتہائی تکلیف کے تاثرات غائب ہونے شروع ہو گئے۔ البتہ اس کی آنکھوں میں موجود سرخی پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی تھی۔

''تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا مارٹن کہ یہ ابتدا تھی۔ اس لئے اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ میں ناب کو مکمل طور پر گھما کر اس کمرے سے باہر چلا جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو مارٹن کا جسم عمران کی بات سن کر ایک بار پھر پہلے سے زیادہ زور سے کانپ سا گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جو دھمکی دی ہے اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔

''تم۔ تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں''...... مارٹن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں وعدہ کرنے کا عادی نہیں ہوں لیکن تم یقین رکھو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس پر پوری طرح عمل بھی کرتا ہوں''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم درحقیقت کون ہو تاکہ مجھے پوری طرح تسلی ہو سکے کہ میں کسے سب کچھ بتا رہا ہوں''...... مارٹن نے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر چہرے اور سر سے ماسک اتار دیا تو مارٹن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تت۔ تم پاکیشیائی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر''...... مارٹن اس قدر حیرت زدہ ہوا تھا کہ اس کے منہ سے بے ربط الفاظ مسلسل نکلتے چلے جا رہے تھے۔

''وقت مت ضائع کرو مارٹن۔ جو حقیقت ہے وہ بتا دو''۔ عمران نے ایک بار پھر ماسک اپنے سر اور چہرے پر چڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھوں نے مخصوص انداز میں چہرے کے مختلف حصوں کو تھپکنا شروع کر دیا اور پھر اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

''تم۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ صرف اتنا بتا دو کہ تمہارا نام علی عمران ہے یا علی عمران تمہارا کوئی اور ساتھی ہے''...... مارٹن نے کہا تو اس بار عمران چونک پڑا۔ اسے حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ مارٹن اس کا نام کیسے جانتا ہے جبکہ وہ اسے پہچان بھی نہ پا رہا تھا۔

''میرا نام علی عمران ہے''......عمران نے کہا۔

''تو پھر سنو۔ تم نے سی ٹاپ فارمولا کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوانے کے لئے بک کرایا۔ اس کے بعد تم پاکیشیا کال کرنے کے لئے انٹرنیشنل فون سروس پر آئے اور تم نے وہاں سے کسی سر سلطان کو کال کیا اور کال میں تم نے اپنا نام بتایا اور سی ٹاپ فارمولے کا ذکر کیا۔ اس فون آفس میں میرا ایک آدمی موجود تھا۔ میرا سے مطلب ہے بلیک سروس کا آدمی جو میرا ماتحت تھا۔ اس نے سی ٹاپ کا نام سن کر کال ٹیپ کر لی اور اپنے ایک آدمی کو تمہارے پیچھے بھجوا دیا تا کہ تمہارا ٹھکانہ معلوم کر سکے۔ اس نے مجھے اطلاع دی اور کال ٹیپ سنوا دی جس پر میں نے اپنے آدمیوں کے ذریعے سی ٹاپ فارمولا اس کوریئر سروس سے اس طرح اڑا لیا کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ فارمولا کون لے گیا ہے''۔ مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم سی ٹاپ فارمولا کے بارے میں کیسے جانتے ہو یا تمہارا ماتحت کیسے جانتا تھا''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ فارمولا پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کر کے ٹاسکو نے حاصل کیا تھا اور ٹاسکو اس کا سودا مختلف ملکوں سے کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور چونکہ بلیک سروس بھی ٹاسکو کی طرح ایک جرائم پیشہ سنڈیکیٹ ہے اس لئے ٹاسکو کی کوئی کاروائی بلیک سروس کے آدمیوں سے چھپی نہیں رہ سکتی اس لئے بلیک سروس کے ہر آدمی کو سی ٹاپ فارمولے کا نام اور اس کی اہمیت کا اچھی طرح علم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب تم نے فون کال میں سی ٹاپ فارمولے کا نام لیا تو میرے آدمی کے کان کھڑے ہو گئے اور پھر ہم نے وہ فارمولا اڑا لیا''...... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جو فارمولا اس نے پاکیشیا بھجوایا ہے وہ اس طرح راستے میں ہی اڑا لیا جائے گا۔ اگر پروٹو گروپ کے افراد ان پر اس انداز میں حملہ نہ کرتے کہ انہیں سنبھلنے کا موقع مل گیا تھا تو شاید وہ آسانی سے ہلاک بھی نہ ہو سکتے یا اگر سرے سے حملہ ہی نہ کیا جاتا تو وہ سر پیٹتے رہ جاتے اور انہیں شاید فارمولے کے بارے میں علم تک نہ ہو سکتا۔

''اب یہ فامولا کہاں ہے''......عمران نے کہا۔

''فارمولا تو بلیک سروس کے چیف باس کنگ کے پاس ہے لیکن تمہارے آنے سے پہلے مجھے چیف کنگ نے فون کر کے بتایا ہے کہ ٹاسکو کے چیف جیرٹو اور اس کے ایکشن گروپ کے چیف راجر کو سٹارک کے ذریعے جو حکومت ساڈان کا ایجنٹ ہے یہ علم ہو چکا ہے کہ فارمولا بلیک سروس کے پاس ہے اور اس نے چیف کنگ کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے فارمولا واپس نہ کیا تو راگونا میں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی''...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بلیک سروس کے بارے میں کیا تفصیل ہے''......عمران نے پوچھا۔

''یہ راگونا کا انتہائی طاقتور گروپ ہے جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ ٹاسکو کے مقابلے کا گروپ ہے''...... مارٹن نے جواب دیا۔

''اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''......عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ غداری ہو گی اور میں غداری نہیں کر سکتا چاہے تم مجھے ہلاک ہی کیوں نہ کر دو''...... مارٹن نے انتہائی مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو مارٹن۔ یہ فارمولا پاکیشیا کا ہے اس لئے مجھے یہ فارمولا چاہئے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم کنگ کا ہیڈ کوارٹر بتا دو یا ہمیں فارمولا وہاں سے منگوا دو''......عمران نے کہا۔

''فارمولا چیف باس کنگ کے پاس ہے اور اب وہ کسی صورت بھی اسے نہیں دے گا اور نہ ہی میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمہیں کچھ بتا سکتا ہوں''...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ سوچنا ہمارا کام ہے۔ تم اپنی بات کرو اور سنو۔ میں صرف اس لئے تمہارے ساتھ رعایت کر رہا ہوں کہ تم نے اصول کی بات ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ اس مشین کی مجھے صرف ناب گھمانی پڑے گی اور تمہارے منہ سے خود بخود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلی گفتگو شروع ہو جائے گی''......

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''سوری میں غداری نہیں کر سکتا۔ بے شک مجھے مار ڈالو'' ۔مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو اس کا فون نمبر بتا دو۔ یہ تو تم بغیر غداری کئے بتا سکتے ہو'' ......عمران نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون نمبر بتا دیا۔

''اب تم اپنے چیف کنگ سے فون پر بات کرو اور اسے کہو کہ وہ فارمولا حفاظت کی غرض سے تمہیں دے دے'' ......عمران نے کہا تو راڈز میں جکڑا ہوا مارٹن بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''مجھے دے دے۔اس کا کیا مطلب ہوا۔ مجھ سے زیادہ تو فارمولا چیف کنگ کے پاس محفوظ رہے گا اور اگر ایسا نہ بھی ہو تو پھر بھی وہ مجھے فارمولا کسی صورت بھی نہیں دے گا'' ۔مارٹن نے کہا۔

''تم بات کرو۔ زیادہ سے زیادہ وہ انکار کر دے گا، کر دے۔اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے'' ......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔اگر تم کہتے ہو تو میں بات کر لیتا ہوں'' ۔مارٹن نے کہا اور عمران نے مڑ کر ایک طرف موجود فون پیس اٹھا لیا۔

''نمبر بتاؤ'' ......عمران نے کہا تو مارٹن نے نمبر بتا دیئے۔عمران نے رسیور کریڈل سے اٹھایا اور فون پیس کو میز پر واپس رکھ کر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو مارٹن نے بتائے تھے۔

''یس'' ......ایک نسوانی آواز سنائی دی۔عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور رسیور جس کی تار خاصی لمبی تھی مارٹن کے کان سے لگا دیا۔

''مارٹن بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ'' ......مارٹن نے کہا۔

''ہولڈ کریں'' ......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔کنگ بول رہا ہوں'' ......چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''مارٹن بول رہا ہوں باس'' ......مارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دوبارہ اتنی جلدی کیوں کال کی ہے'' ......دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

''باس۔جیرٹو یقیناً فارمولا حاصل کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہیڈ کوارٹر میں اس کا کوئی آدمی موجود ہو اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ وہ فارمولا خاموشی سے مجھے بھجوا دیں۔اس طرح فارمولا ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا'' ۔مارٹن نے کہا۔

''کیا تمہارا دماغ تو خراب نہ ہو گیا۔ یہ بات تمہارے دماغ میں آئی کیسے کہ جیرٹو ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے فارمولا مجھ سے لے جائے گا۔ میں نے اس کا مکمل بندوبست کر لیا ہے۔اگر اس نے ایسی حماقت کی تو پھر ٹاسکو کا پورے راگونا میں نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔سمجھے'' ......دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور مارٹن کے کان سے علیحدہ کیا اور اسے واپس کریڈل پر رکھ دیا لیکن مارٹن کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

''کیا ہوا۔تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو گئے ہو'' ......عمران نے اس کے زرد پڑتے ہوئے رنگ کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب مجھے موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ چیف نے جس انداز میں بات ختم کی ہے یہ اس کا مخصوص انداز ہے۔اس کا مطلب ہے کہ میں نے اسے بزدل قرار دے دیا ہے اور اب کسی بھی لمحے مجھ پر حملہ ہو سکتا ہے۔پلیز مجھے یہاں سے نکالو۔ میں ایکریمیا کی کسی اور ریاست میں فرار ہو جاؤں گا'' ......مارٹن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔

''دو آدمیوں نے اچانک دفتر میں داخل ہو کر فائر کھول دیا ہے۔ہم دونوں سائیڈ میں تھے اس لئے بچ گئے۔ان دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن ایک ویٹر نے آکر بتایا ہے کہ پورے کلب کو مسلح افراد نے گھیر لیا ہے'' ......تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔اوہ۔ مجھے چھوڑ دو۔ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے جس کا علم میرے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے۔ جلد کرو۔ یہ بلیک سروس کے لوگ ہیں۔ یہ

پورے کلب کو میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ جلدی کرو۔ مجھے رہا کر دو''...... مارٹن نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''اتنا پریشان ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مارٹن''۔ عمران نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا تو مارٹن اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اس کے ذہنی توازن پر اسے شک پڑ گیا ہو۔ اسی لمحے باہر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چونکہ تنویر نے اس ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا اس لئے باہر سے آنے والی فائرنگ کی آوازیں اب سنائی دینے لگ گئی تھیں۔ تنویر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا تو عمران کا بازو گھوما اور مارٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ عمران نے مڑ کر اس کے عقب میں جا کر پائے میں پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے۔ عمران نے مشین کی تاریں ساکٹ سے ہٹا کر مشین کو ہاتھ کے دباؤ سے ایک طرف دھکیل دیا۔ تنویر کے واپس جانے کی وجہ سے چونکہ ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا تھا اس لئے اب باہر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ عمران نے مشین ہٹا کر بجلی کی سی تیزی سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے مارٹن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر اسے اٹھائے وہ تیزی سے اس کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا دوسری طرف ایک طویل لیکن تنگ راہداری تھی۔ عمران نے بے ہوش مارٹن کو اس راہداری میں اچھال دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر واپس کمرے کے مین دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو صفدر اور تنویر دونوں بیرونی دروازے کی سائیڈوں میں موجود تھے۔ باہر راہداری میں کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ اندر موجود افراد کو ہتھیار ڈالنے کی ہدایت کر رہا تھا۔

''آ جاؤ''...... عمران نے آہستہ سے کہا تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف آ گئے۔ ان کے راہداری میں داخل ہوتے ہی عمران نے بھاری دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔

''آؤ''...... عمران مڑ کر کہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کی عقبی راہداری میں اس نے بے ہوش مارٹن کو اچھالا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ راہداری میں داخل ہوا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ صفدر اور تنویر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تو عمران نے یہ دروازہ بھی بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

''اسے گولی مار دو تنویر''...... عمران نے فرش پر بدستور بے ہوش پڑے ہوئے مارٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے تھا۔ دوسرے لمحے راہداری مشین پسٹل کے دھماکوں سے گونج اٹھی۔ راہداری آگے جا کر تھوڑی سی مڑ گئی تھی اور پھر آگے بند دیوار تھی لیکن سائیڈ پر موجود مخصوص انداز کے ہک کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ اس ہک کی مدد سے یہاں دروازہ نمودار ہوتا ہے۔ اس نے ہک کو کھینچا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں کھسک گئی۔ باہر ایک تنگ سی گلی تھی جس میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ عمران، صفدر اور تنویر تینوں دیوار میں پیدا ہونے والے خلا کو کراس کر کے باہر گلی میں پہنچ گئے۔ یہ گلی ایک سائیڈ سے بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر سڑک تھی۔ جس پر ٹریفک رواں دواں تھی۔

''ماسک اتار دو''...... عمران نے اپنے چہرے اور سر پر موجود ماسک اتار کر کوڑے کے ایک ڈرم میں پھینکتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر نے ماسک اتار کر ڈرم میں پھینک دیئے۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار خود بخود برابر ہو گئی۔ شاید یہ آٹو میٹک نظام تھا۔ عمران نے جیب سے چپٹا سا ماسک میک اپ باکس نکال لیا۔ اس میں سے تین مختلف ماسک نکال کر اس نے باکس کو بند کر کے واپس اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور ایک ایک ماسک اس نے صفدر اور تنویر کو دے کر تیسرا اپنے چہرے پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو تھپتھپانا شروع کر دیا۔ وہ تینوں ڈرموں کی قطار کے پیچھے کھڑے تھے۔ اس لئے وہ سڑک سے کسی کو نظر نہ آ سکتے تھے۔ صفدر اور تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔

''آؤ اب نکل چلیں''...... عمران نے مطمئن انداز میں کہا اور پھر وہ ڈرموں کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے گلی کے آخر میں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے سڑک پر پہنچ کر وہ بائیں ہاتھ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی تو عمران نے اسے سٹار کالونی کی نزدیکی مارکیٹ کا

پتہ بتا دیا جہاں اس نے رہائش گاہ حاصل کی تھی اور جس میں وہ کیپٹن شکیل اور جولیا کو چھوڑ کر آئے تھے۔ٹیکسی نے انہیں تھوڑی دیر بعد اس مارکیٹ کے آغاز میں ڈراپ کر دیا اور پھر وہاں سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل چلتا ہوا سٹار کالونی میں داخل ہو کر اس رہائش گاہ تک پہنچ گیا۔

''ارے یہ کیا۔جاتے ہوئے تو دوسرا میک اپ تھا آتے ہوئے بدل گیا۔کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے'' ......جولیا نے ان تینوں کو دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

''ہاں۔خاص الخاص بات ہوگئی ہے'' ......عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔اس کے لہجے میں تشویش کی جھلک نمایاں تھی۔

''کیا ہوا تنویر'' ......جولیا نے قدرے بے چین لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔اسے معلوم تھا کہ عمران آسانی سے کچھ نہ بتائے گا۔

''مجھے تو خود معلوم نہیں ہے'' ......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر مختصر الفاظ میں فاکسن اور پھر مارٹن سے ملنے تک کی تفصیل بتا دی۔

''مارٹن سے عمران علیحدگی میں کوئی پوچھ گچھ کرتا رہا ہے۔پھر اچانک حملہ ہو گیا'' ......تنویر نے آخر میں بتایا۔

''تم بتاؤ عمران۔کیا ہوا'' ......جولیا نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صورت حال یکسر تبدیل ہوگئی ہے۔سی ٹاپ فارمولا ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے'' ......عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ باقی سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس بات کا علم تو انہیں بھی نہ تھا۔

''کیا مطلب۔سی ٹاپ فارمولا تو تم نے کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا تھا۔وہ تو وہاں پہنچنے والا ہوگا'' ......جولیا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا لیکن اب ایسا نہیں ہوا۔میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ میری انٹرنیشنل فون کال کہیں سنی جا رہی ہے اور سی ٹاپ فارمولے کے بارے میں بات مارک کر لی جائے گی'' ......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔کھل کر بتاؤ'' ......جولیا نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے کوریئر سروس کے ذریعے سی ٹاپ فارمولا بھجوا دیا اور پھر انٹرنیشنل فون کال بوتھ سے میں نے سر سلطان کو کال کر کے اس بارے میں تفصیل بتائی۔اس میں سی ٹاپ فارمولے کا نام بھی لیا گیا اور کوریئر سروس کا بھی۔اس کال کو یہاں کے ایک گروپ بلیک سروس کا ایک آدمی سن رہا تھا۔اس نے نہ صرف سی ٹاپ فارمولا کوریئر سروس سے حاصل کر لیا بلکہ میری نگرانی کروا کر ہمارے ہوٹل البانو تک بھی پہنچ گئے۔چونکہ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں نے نگرانی بھی مارک نہ کی۔یہ فارمولا کوریئر سروس سے بلیک سروس کے مارٹن تک پہنچا اور مارٹن نے اسے بلیک سروس کے چیف کنگ تک پہنچا دیا اور خود مارٹن نے پرڈو گروپ کو ہائر کیا تاکہ ہمارا خاتمہ کرایا جا سکے۔ادھر ٹاسکو گروپ جس نے یہ فارمولا پاکیشیائی سائنسدان سے حاصل کیا تھا اور جس کے چیف جیرٹو کی پرسنل سیکرٹری کے ذریعے ہماری رسائی اس خصوصی لاکر تک ہوئی تھی جس میں سی ٹاپ فارمولا موجود تھا اور جہاں سے ہم نے خاموشی سے اسے حاصل کیا تھا، اسے یہ علم ہو گیا کہ فارمولا بلیک سروس کے پاس پہنچ چکا ہے۔یہاں حکومت ساڈان کا ایک نمائندہ موجود ہے جس کا نام سٹارک ہے۔سٹارک اس فارمولے کا سودا حکومت ساڈان سے کر رہا تھا کہ جیرٹو کو علم ہو گیا اور وہ سٹارک کے پاس پہنچ گیا۔سٹارک نے اسے سب کچھ بتا دیا۔اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اس فارمولے کی خاطر ٹاسکو اور بلیک سروس ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہیں۔میں نے مارٹن سے بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کچھ نہ بتایا البتہ میں نے اس کی فون پر بات کنگ سے کرا دی۔اس طرح مجھے کنگ کا فون نمبر معلوم ہو گیا۔کنگ انتہائی گھٹیا ٹائپ بدمعاش ہے۔مارٹن کی بات اسے بری لگی۔اس لئے اس نے فوری طور پر مارٹن کی ہلاکت کا حکم دے دیا۔جن حملہ آوروں نے مارٹن کے آفس پر حملہ کیا تھا وہ بلیک سروس کے ہی لوگ تھے۔میں نے مارٹن کو بے ہوش کر کر کے عقبی راہداری میں لے جا کر فائرنگ کے ذریعے ہلاک کرا دیا کیونکہ اگر وہ کنگ کو

کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا زخمی حالت میں ملتا تو وہ لازماً سمجھ جاتے کہ اس پر تشدد ہوا ہے اور اس سے سی ٹاپ فارمولا کے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اب وہ ایسا نہ سمجھ سکیں گے اس لئے اب ہم فی الحال آزاد ہیں''......عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو اب یہ فارمولا ہمیں دوبارہ حاصل کرنے پڑے گا''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اور اس سے پہلے کہ اس فارمولے کا سودا کسی حکومت سے ہو جائے''......عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چیف کمشنر آفس سے ڈبرٹ بول رہا ہوں۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر ہے۔ یہ معاملہ سرکاری اور انتہائی اہم ہے اس لئے آپ پوری توجہ اور تسلی سے معاملے کو ڈیل کریں''......عمران نے انتہائی خشک اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''......دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے وہ نمبر بتا دیا جس پر اس نے مارٹن کی کنگ سے بات کرائی تھی۔

''ہولڈ کریں سر''......دوسری طرف سے کہا گیا اور فون لائن پر خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''......چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''......عمران نے جواب دیا۔

''سر یہ نمبر کنگ ایڈورڈ کے نام پر سٹابری روڈ پر واقع سٹار کلب میں نصب ہے''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اچھی طرح چیک کر لیا ہے تم نے''......عمران نے کہا۔

''یس سر''......دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ اور تم نے اس نمبر پر کسی اطلاع نہیں دینی کہ اس نمبر کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں ورنہ تم جانتی ہو کہ کیا ہوگا''۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''میں اپنی ذمہ داری سمجھتی ہو سر''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے''......عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہم نے فوری طور پر وہاں ریڈ کرنا ہے اور فارمولا واپس حاصل کرنا ہے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے''......عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔☆

☆☆☆☆☆

جیرٹو انتہائی بے چینی کے عالم میں اپنے آفس میں کافی دیر سے مسلسل ٹہل رہا تھا۔

''میں اس کنگ کو پیس ڈالوں گا۔ اب یا ٹاسکورا گونا میں رہے گا یا بلیک سروس''...... جیرٹو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سے ٹہل رہا تھا اور اسی طرح مسلسل بڑبڑا رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیرٹو فون پر اس طرح جھپٹا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

''یس''...... جیرٹو نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

''ہیری بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ جو پاکیشیائی البانو ہوٹل میں رہ رہے تھے ان پر پروٹو گروپ کے چار قاتلوں نے اچانک حملہ کیا لیکن بعد میں وہ پاکیشیائی پراسرار طور پر کمرے سے غائب ہو گئے جبکہ پروٹو گروپ کے چاروں قاتلوں کی لاشیں اس کمرے سے دستیاب ہوئیں۔ اس کے بعد تین ایکریمی پروٹو ہوٹل میں گئے اور انہوں نے وہاں بتایا کہ ان کا تعلق لنگٹن کے راسٹر گروپ سے ہے اور وہ پروٹو کے چیف فاکسن سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہاں کاؤنٹر پر موجود فاکسن کے آدمی نے ان سے بدتمیزی کی تو انہوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اسے لڑائی میں شکست دے دی جس فاکسن نے انہیں اپنے آفس میں بلا لیا اور اپنے آدمی کو گولی مار کر باہر پھینکنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد اچانک معلوم ہوا کہ راسٹر گروپ کے تینوں آدمی واپس چلے گئے ہیں اور فاکسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ فاکسن کے نمبر ٹو سے معلوم ہوا کہ پروٹو گروپ کو ان پاکیشیائیوں کے خلاف بلیک سروس کے مین مارکیٹ کے مارٹن نے ہائر کیا تھا۔ پھر مارٹن کے پاس تین ایکریمی پہنچے اور انہوں نے اپنے آپ کو لنگٹن کے لارڈ گروپ کے آدمی بتایا۔ مارٹن نے انہیں اپنے آفس میں بلا لیا۔ اس دوران مارٹن نے شاید اپنے چیف کنگ سے فون پر کوئی ایسی بات کی کہ کنگ نے مارٹن کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا اور بلیک سروس کا ایکشن گروپ وہاں پہنچ گیا لیکن وہاں مارٹن کے آفس کی طرف سے ان کا باقاعدہ مقابلہ کیا گیا۔ انہوں نے مارٹن کے آفس پر میزائل فائر کر دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ لارڈ گروپ کے تینوں آدمی عقبی طرف سے غائب ہو گئے ہیں جبکہ مارٹن کی لاش عقبی راہداری سے ملی ہے۔ اسے گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا''۔ ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ بلیک سروس کیخلاف یہ ساری کاروائی پاکیشیائی ایجنٹ کرتے پھر رہے ہیں''...... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ مجھے ہر صورت میں وہ فارمولا چاہئے''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔ میرا خیال ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو یقیناً اس بات کا علم مارٹن سے ہو چکا ہے کہ فارمولا کنگ کے پاس ہے اس لئے اب وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے کنگ کے خلاف کام کریں گے اور اگر ہم ان کی نگرانی کریں تو ہم ان سے آسانی سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں''...... ہیری نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم انتظار میں بیٹھے رہیں۔ نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ ہم نے خود اس کنگ سے فارمولا حاصل کرنا ہے۔ تم نے سٹار کلب پر حملہ کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں مجھے بتاؤ''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں نے پہلے معلومات حاصل کرائی ہیں اور میری معلومات کے مطابق کنگ اس وقت سٹار کلب سے غائب ہو چکا ہے اور اسکے ساتھ ہی سٹار کلب میں بلیک سروس نے باقاعدہ سائنسی ریڈ ٹریپ نصب کر دیا ہے تاکہ ہمارے آدمی اگر سٹار کلب پر حملہ کریں تو وہ مکھیوں کیطرح ہلاک ہو جائیں اور یقیناً کنگ فارمولا اپنے ساتھ لے گیا ہوگا اسلئے ان حالات میں سٹار کلب پر حملہ کرنا سوائے حماقت کے کچھ نہیں ہے''...... ہیری نے کہا۔

''تو پھر معلوم کرو کہ کنگ کہاں گیا ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''وہ جہاں بھی گیا ہے باس۔ بہرحال وہ سٹارک سے ضرور رابطہ کرے گا اس لئے میں نے اس کی تلاش کیساتھ ساتھ سٹارک کی نگرانی بھی

شروع کرادی ہے۔ جیسے ہی سٹارک سے اس کا رابطہ ہوا ہمیں علم ہو جائے گا اور ہم بھوکے چیتوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں گے''...... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سٹارک انتہائی عیار آدمی ہے۔ وہ ساڈان حکومت کے لئے کم قیمت پر فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دیکھتے رہ جائیں اور فارمولا ساڈان حکومت کی تحویل میں چلا جائے۔ ایسی صورت میں پھر ہم فارمولا کبھی بھی حاصل نہ کرسکیں گے''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔ ساڈان حکومت یہاں راگونا میں تو نہیں ہے۔ سٹارک اگر فارمولا حاصل کرے گا تو لامحالہ یا خود وہ ساڈان جا کر اسے حکومت کی تحویل میں دے گا یا ساڈان سے یہاں آدمی منگوائے گا اور تیسری صورت یہی ہوسکتی ہے کہ وہ ولنگٹن جائے اور ساڈانی سفارت خانے کے حوالے فارمولا کرے اور چوتھی اور آخری صورت یہ ہے کہ فارمولا کوریئر سروس کے ذریعے ساڈان بھجوائے۔ یہ ساری صورتیں میرے سامنے ہیں اور میں نے اس سلسلے میں مکمل بندوبست کر رکھا ہے۔ ایک ایک لمحے کی اطلاع مجھے مل رہی ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ جیسے ہی بات آگے بڑھی ہم فارمولا حاصل کرلیں گے''...... ہیری نے کہا۔

ویری گڈ ہیری۔ تم واقعی ٹاسکو کا دماغ ہو۔ ویری گڈ۔ اب مجھے مکمل اطمینان ہوگیا ہے کہ ہم فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور تمہیں اس کا خصوصی انعام ملے گا''...... جیرٹو نے خوش ہو کر کہا۔

''شکریہ باس۔ آپ کی یہ تعریف ہی میرے لئے انعام ہے۔ میرے آدمی پاکیشیائیوں کو بھی تلاش کر رہے ہیں۔ میں انہیں بھی نظروں میں رکھنا چاہتا ہوں''...... ہیری نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دیتے رہنا''۔ جیرٹو نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی اس نے چونک کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''راکسن سے میری بات کراؤ''...... جیرٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور دوبارہ اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے کہا۔

''راکسن لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں''...... جیرٹو نے کہا۔

''راکسن بول رہا ہوں جیرٹو۔ خیریت۔ کیسے کال کیا ہے''۔ دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''راکسن تم بڑے طویل عرصے تک ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں میں شامل رہے ہو۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... جیرٹو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تمہارا ان سے کیا تعلق بن گیا ہے تم تو راگونا میں ہو اور راگونا تو ایکریمیا کی کافی دور دراز اور قدرے کم اہمیت کی حامل ریاست ہے''...... راکسن نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا ان سے ابھی تک براہ راست تعلق تو نہیں بنا لیکن کسی بھی وقت بن سکتا ہے۔ تم بتاؤ تو سہی کہ یہ کون لوگ ہیں بلکہ کس قسم کے لوگ ہیں''...... جیرٹو نے کہا۔

''یہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ انتہائی تیز، فعال اور ذہین لوگ ہیں۔ بڑی سے بڑی سیکرٹ ایجنسی ان کے مقابلے پر آ کر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح ڈھیر ہو جاتی ہے لیکن تم تو بدمعاشوں کے گروپ چلاتے ہو جبکہ سیکرٹ ایجنسیاں تم جیسے

لوگوں سے تعلق نہیں رکھتیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے تفصیل سے سب کچھ بتادو۔ پھر میں تمہیں یقیناً کوئی بہتر مشورہ دے سکوں گا''......راکسن نے کہا تو جیرٹو نے اسے سی ٹاپ فارمولا حاصل کرنے اور پھر اس کے غائب ہو جانے سے لے کر اس کا کنگ کے پاس پہنچنے اور اب ہیری کی طرف سے ملنے والی معلومات کی تفصیل بتادی۔

''ویری بیڈ جیرٹو۔تم نے یہ کام کر کے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مار لی ہے۔تم نے عمران کا نام لیا ہے اور یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنٹ ہے اور بس قدرت نے تمہیں موقع فراہم کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے خاموشی سے فارمولا حاصل کر لیا اور وہ یقیناً فارمولا بھجوا کر خود بھی واپس چلے جاتے کیونکہ یہ لوگ صرف اپنے مقصد کے تحت کام کرتے ہیں اور ان کا مقصد صرف فارمولا حاصل کرنا تھا لیکن کنگ کی مداخلت کی وجہ سے معاملات خراب ہو گئے۔اب میرا مشورہ یہی ہے کہ تم انہیں تلاش کر کے ان سے خود مل لو اور اپنے فعل کی معافی مانگ کر اس فارمولے سے لاتعلق ہو جاؤ۔اس میں تمہاری اور تمہارے گروپ کی بہتری ہے۔جہاں تک کنگ سے فارمولے کا حصول ہے وہ ان لوگوں کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی کنگ ان کے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے۔وہ خود ہی ختم ہو جائے گا''......راکسن نے کہا تو جیرٹو نے چہرے پر قدرے غصے اور جھنجھلاہٹ کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''کیا یہ لوگ مافوق الفطرت قوتوں کے حامل ہیں جو تم مجھے ان سے اس قدر ڈرا رہے ہو''......جیرٹو نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا کام تمہیں سمجھانا تھا وہ میں نے سمجھا دیا ہے۔اب تم کیا کرتے ہو یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے''......راکسن کے لہجے میں بھی ناراضگی کا عنصر ابھر آیا تھا۔

''او کے۔بے حد شکریہ''......جیرٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔نانسنس۔چونکہ خود سیکرٹ ایجنسیوں میں رہا ہے اس لئے ان کی ہی تعریف کر رہا ہے۔نانسنس۔ایک بار ہیری انہیں تلاش کر لے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیا حیثیت رکھتے ہیں''......جیرٹو نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے انتہائی قیمتی شراب کا سٹاک رکھا ہوا تھا اور اس کی عادت تھی کہ جب وہ ذہنی طور پر الجھ جاتا تو پھر مسلسل شراب پینا شروع کر دیتا تھا اس طرح اس کا ذہن نارمل ہو جایا کرتا تھا۔

☆☆☆☆

کتاب گھر کی پیشکش
http://www.kitaabghar.com

عمران نے کار سٹار کلب کے جہازی سائز کے بند گیٹ کے سامنے روکی ۔ گیٹ سے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے اور ان کے جسموں پر سوٹ تھے جبکہ جولیا نے پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ عمران نے ایک کار ڈیلنگ ایجنسی کو فون کر کے ان سے طاقت ور انجن والی جدید ماڈل کی کار منگوالی تھی اور یہاں آنے سے پہلے وہ لوگ ایک ایسی مارکیٹ کا چکر لگا آئے تھے جہاں سے انہیں جدید ترین اسلحہ مل سکتا تھا۔ چنانچہ اس وقت ان کے جیبوں میں مشین پسٹلز کے ساتھ ساتھ ایسے جدید ترین بم موجود تھے جو ہر قسم کے راستوں کو کھول سکتے تھے۔ عمران کو یقین تھا کہ کنگ کا آفس یقیناً کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہوگا اور چونکہ اب اس کا ٹکراؤ ٹاسکو سے ہے اس لئے اس نے یقیناً راستے بند کر رکھے ہوں گے۔

''یس سر''...... ایک مسلح محافظ نے کار رکتے ہی عمران کے قریب آ کر قدرے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ یہ انداز غنڈوں اور بدمعاشوں کا سا تھا۔

''ہم ناراک سے آئے ہیں۔ ہم نے سٹار کلب کی بڑی تعریف سن رکھی ہے۔ کیا واقعی یہ تعریف کے قابل ہے''...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ لیکن یہ راگونا کا سب سے مہنگا کلب ہے''...... مسلح آدمی نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''واہ۔ پھر تو ہمارے شایان شان ہے لیکن کیا اندر جانے کے لئے ہمیں کوئی خاص طریقہ استعمال کرنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''جی آپ عقبی طرف سے چلے جائیں۔ وہاں کار پارکنگ ہے اور راستہ بھی ادھر سے ہے۔ ادھر سے صرف ریڈ کارڈ ہولڈر اندر جا سکتے ہیں''...... مسلح آدمی نے جواب دیا۔

''یہ ریڈ کارڈ کہاں سے ملتے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ملتے نہیں ہیں۔ چیف کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ خاص خاص لوگوں کو''...... مسلح آدمی نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

''اچھا چلو۔ عقبی طرف سے ہی سہی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

''میرا خیال ہے کہ راستہ اسی طرف سے ہوگا۔ دوسری طرف سے نہیں ہوگا''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ مجبوری ہے۔ اگر پہلے ان ریڈ کارڈ کا پتہ ہوتا تو چلو کسی پریس سے چھپوا کر ساتھ لے آتے''...... عمران نے کہا اور اگلی سڑک پر اس نے کار موڑ دی۔ چند لمحوں بعد وہ اس بلڈنگ کی عقبی سائیڈ پر گئے تو وہاں واقعی پھاٹک کھلا ہوا تھا اور ایک طرف وسیع پارکنگ بنی ہوئی تھی جس میں رنگ برنگی کاریں موجود تھیں۔ کلب میں آنے جانے والوں کی تعداد خاصی تھی لیکن وہ سب اپنے لباس، انداز اور چال ڈھال سے جرائم پیشہ افراد ہی لگ رہے تھے لیکن یہ جرائم پیشہ پست طبقے کی بجائے قدرے اونچے درجے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ پارکنگ میں کار چھوڑ کر جب وہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے تو یہ بات انہوں نے خاص طور پر مارک کی تھی کہ کلب میں آنے جانے والوں میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بے حد کم تھی۔ مین گیٹ سے جب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو وہاں منشیات کے غلیظ دھوئیں کے ساتھ ساتھ شراب کی تیز بو بھی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ سائیڈ پر ایک اور ہال نظر آ رہا تھا جس میں جوئے کی میزیں رکھی ہوئی تھیں اور جن پر بڑے زور و شور سے جوا ہو رہا تھا۔ اس جوئے والے ہال میں البتہ مشین گنوں سے مسلح افراد چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے جبکہ اس ہال میں شراب نوشی بھی ہو رہی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے جن میں سے ایک تو کاؤنٹر پر موجود بڑے سے رجسٹر میں اندراجات کرنے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا سامنے فون رکھے خاموش کھڑا تھا۔

''ہیلو مسٹر''...... عمران نے اس کے سامنے جا کر باقاعدہ ہاتھ کو اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں دیکھ رہا ہوں تم لوگوں کو۔ کیا بات ہے''...... نوجوان نے تلخ لہجے میں کہا۔ دوسرا نوجوان بھی سر اٹھا کر اپنے ساتھی کو اور انہیں دیکھنے لگا۔

''ریڈ کارڈ چاہئیں''...... عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا تو دونوں نوجوان بے اختیار اچھل پڑے۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''ریڈ کارڈ۔ کیا مطلب''...... اس نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اسکا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ریڈ کارڈ کے بارے میں سب جانتا ہے

''کس کا مطلب۔ ریڈ کا یا کارڈ کا۔ کس کا مطلب بتاؤں مسٹر''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام سکاٹ ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ ریڈ کارڈ کیا ہوتا ہے۔ آپ کیوں ریڈ کارڈ کی بات کر رہے ہیں''...... اس نوجوان نے کہا۔

''اس لئے کہ ہم نے سٹابری والے گیٹ سے اندر جانا ہے جبکہ ہمارے پاس ریڈ کارڈ نہیں ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر آپ کو کیلارڈ صاحب سے ملنا ہوگا۔ مینجر صاحب سے۔ وہی اس کا بندوبست کر سکتے ہیں''...... سکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

''سکاٹ بول رہا ہوں جناب۔ مین ہال کاؤنٹر سے۔ یہاں ایک ایکریمی خاتون اور چار ایکریمی مرد موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں ریڈ کارڈ چاہئیں تاکہ وہ سٹابری گیٹ سے اندر جا سکیں''...... سکاٹ نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے بات سنتا رہا۔

''لیس سر''...... اس نے بات سن کر جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کاؤنٹر سے باہر آ گیا۔

''روجر تم خیال رکھنا۔ میں ان صاحبان کو باس کے آفس تک پہنچا کر آتا ہوں''...... سکاٹ نے کاؤنٹر پر موجود اپنے ساتھی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آیئے جناب''...... سکاٹ نے ایک طرف موجود لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس پر سپیشل کی پلیٹ موجود تھی۔ اس نے سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو لفٹ کا دروازہ کھل گیا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے تو لفٹ کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ دوسرے لمحے لفٹ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رک گئی تو سکاٹ نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ عمران اور اسکے ساتھی بھی خاموشی سے باہر آ گئے۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جس میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد دیواروں پر پشت لگائے کھڑے تھے۔ وہ انہیں دیکھ کر چونک کر سیدھے ہوئے لیکن پھر سکاٹ کی وجہ سے شاید انہوں نے کوئی حرکت نہ کی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ سکاٹ نے دروازے کی سائیڈ پر دیوار پر ہک سے لٹکا ہوا فون پیس اتارا اور اس پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

''سکاٹ بول رہا ہوں باس۔ ریڈ کارڈز حاصل کرنے والے مہمان دروازے پر موجود ہیں''...... سکاٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لیس باس''...... سکاٹ نے کہا اور بٹن کو دوبارہ پریس کر کے اسنے رسیور کو ہک سے لٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ خود بخود ہی کھلتا چلا گیا۔

''تشریف لے جایئے''...... سکاٹ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخر میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ڈارک براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

''تشریف رکھیں جناب۔ میرا نام کیلارڈ ہے''...... نوجوان نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ریڈ کارڈز چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''تشریف رکھیں۔ مجھے سکاٹ نے فون پر بتایا ہے''...... کیلارڈ نے کہا اور اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ عمران میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

''آپ کو ریڈ کارڈز کیوں چاہئیں''...... کیلارڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ ہم نے کنگ سے ملاقات کرنی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

"چیف باس تو را گونا سے باہر گئے ہوئے ہیں اور انکا کچھ پتہ نہیں کہ وہ کب واپس آئیں"...... کیلا رڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کب گئے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"آج صبح"...... کیلا رڈ نے جواب دیا۔

"چلیں ان سے فون پر بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے فون نمبر معلوم نہیں ہے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ آپ کو ان سے کیا کام ہے۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... کیلا رڈ نے کہا۔

"ہمیں سی ٹاپ فارمولا چاہئے"...... عمران نے کہا تو کیلا رڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اب اس طرح غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"آپ کون ہیں۔ کیا آپ کا تعلق ٹاسکو سے ہے"...... کیلا رڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ٹاسکو سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ کون ہیں"...... کیلا رڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بلیک سروس کے نمبر ٹو ہیں یا نمبر تھری"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو کلب کا مینجر ہوں اور بس۔ میرا بلیک سروس سے کیا تعلق"...... کیلا رڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ ان معاملات میں نہ آئیں اور سیدھی طرح بتا دیں کہ کنگ کہاں ہے۔ ہم نے اس سے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اب پہلے آپ کو اپنی شناخت کرانا ہو گا"...... کیلا رڈ کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔ اسی لمحے سائیڈ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے اپنی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔ ان کی انگلیاں مشین گنوں کے ٹریگروں پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے وہ کسی بھی لمحے ٹریگر دبا دیں گے۔ شاید کیلا رڈ نے کوئی خفیہ بٹن پریس کیا تھا۔

"اگر ہم اپنی شناخت کرا دیں تو کیا آپ ہمیں کنگ سے ملوا دیں گے"...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف باس یہاں موجود نہیں ہیں لیکن اگر آپ اپنی شناخت کرا دیں تو میں چیف باس سے آپ کی فون پر بات کرا سکتا ہوں"۔ کیلا رڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر سن لو کہ میرا نام علی عمران اور میں پاکیشائی ہوں اور میرے ساتھی بھی پاکیشائی ہیں۔ سی ٹاپ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت تھا جسے ٹاسکو نے پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کر کے حاصل کیا۔ ہم نے اس فارمولے کو اس سے حاصل کر لیا تھا اور پھر ہم اسے پاکیشیا بھجوا رہے تھے کہ مین مارکیٹ کے مارٹن نے میری فون کال کی بناء پر اسے حاصل کر لیا اور کنگ کو پہنچا دیا۔ ہم وہ فارمولا حاصل کرنے آئے ہیں اور فارمولا واپس پاکیشیا بھجوا کر ہم پھر ٹاسکو سے نمٹ لیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کیلا رڈ بڑے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتا رہا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا۔ کیا کوئی شخص ایسا میک اپ بھی کر سکتا ہے کہ مجھ جیسا شخص بھی اسے نہ پہچان سکے"...... کیلا رڈ نے کہا۔

"بہرحال یہ حیرت بعد میں ظاہر کرتے رہنا۔ تم کنگ سے میری بات کراؤ میں نہیں چاہتا کہ بلیک سروس خواہ مخواہ درمیان میں رگڑی جائے اور سنو کنگ یہ فارمولا فروخت کرنا چاہتا ہے اور ساڈان حکومت کے نمائندے سٹارک نے اسے ایک کروڑ ڈالر کی آفر کی ہے اور کنگ مان گیا ہے۔ تم اس سے میری بات کراؤ۔ میں اسے اس فارمولے کے عوض دو کروڑ ڈالرز ادا کرنے کے لیے تیار ہوں"۔ عمران نے کہا تو کیلا رڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"تم۔ تم دو کروڑ ڈالرز بھی ادا کرو گے۔ کیا واقعی"...... کیلا رڈ نے کہا۔

''کیوں۔ کیا پاکیشیا دو کروڑ ڈالرز ادا نہیں کر سکتا۔ پاکیشیا بہت بڑا ملک ہے۔ ساڈان تو اس کے مقابلے میں بے حد چھوٹا ملک ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ میں نے تو تمہارے بارے میں کچھ اور سوچ رکھا تھا لیکن تم نے دو کروڑ کی آفر کر کے میرا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں چیف سے تمہاری بات کرا دیتا ہوں''...... کیلارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھالیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کرو تا کہ ہمیں بھی تمہارے درمیان ہونے والی بات چیت کا علم ہو سکے''...... عمران نے اس کے ہاتھ نمبرز سے اٹھا لینے کے بعد کہا تو اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ ''کیلارڈ بول رہا ہوں چیف''...... کیلارڈ کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے''...... دوسری طرف سے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا گیا۔

''چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹ میرے آفس میں موجود ہیں۔ وہ سی ٹاپ فارمولا دو کروڑ ڈالرز میں خریدنا چاہتے ہیں''...... کیلارڈ نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ پاکیشیائی ایجنٹ اور تمہارے آفس میں۔ کیا مطلب''...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے بولنے والے کو یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف''...... کیلارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شروع سے لے کر اب تک ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

''ٹھیک ہے۔ اگر وہ واقعی فارمولا خریدنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم انہیں کلب کا اکاؤنٹ نمبر دے دو۔ وہ اس اکاؤنٹ میں دو کروڑ ڈالر جمع کروا دیں اور رسید بھی دے دیں تو تم مجھے کال کر لینا میں فارمولا تمہیں بھجوا دوں گا لیکن یہ آفر صرف چار گھنٹوں تک ہے کیونکہ چار گھنٹے بعد فارمولا دوسری جگہ فروخت ہو چکا ہو گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس چیف''...... کیلارڈ نے کہا۔

''اور سنو۔ یہ پاکیشیائی لوگ بے حد مکار اور چالاک ہوتے ہیں اس لئے خیال رکھنا کسی چکر میں نہ آ جانا اور ہر طرح سے محتاط اور ہوشیار رہنا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیلارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے چیف کو تو یہ معلوم نہ تھا کہ لاؤڈ سپیکر کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے اس کا یہ فقرہ عمران اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی سن رہے ہیں اس لئے اپنے طور پر اس نے کیلارڈ کو ہدایت کی تھی لیکن بہرحال کیلارڈ کو تو معلوم تھا کہ چیف کی بات لاؤڈر کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی بھی سن رہے ہیں۔

''کوئی بات نہیں۔ چیف ایسی باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ بہرحال آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر دے دیں تا کہ میں دو کروڑ ڈالرز اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیلارڈ نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس کارڈ پر بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر پہلے سے چھپا ہوا تھا۔ شاید بلیک سروس کا طریقہ یہی تھا کہ رقومات براہ راست بینک اکاؤنٹ میں ہی جمع کرائی جاتی تھیں اس لئے انہوں نے ایسے کارڈ چھاپ رکھے تھے۔

''اوکے۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم رسید لے کر حاضر ہوں گے''...... عمران نے ایک نظر کارڈ کو دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اٹھتے ہوئے کہا تو کیلارڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ تھی۔

''میں منتظر رہوں گا''...... کیلارڈ نے کہا تو عمران بغیر اس سے مصافحہ کئے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر

خاموشی سے اس کے پیچھے مڑ گئے۔ دروازہ خود بخود کھلا اور وہ سب باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس ہال میں پہنچے تو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا ہوا سکاٹ انہیں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کیا تم واقعی دو کروڑ ڈالرز دینے کے بارے میں سوچ رہے ہو''...... ہال سے باہر آتے ہی جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر گانٹھ ہاتھوں سے کھولی جا سکتی ہو تو کیا ضروری ہے کہ دانتوں سے ہی کھولی جائے''......عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اب برآمدے سے نکل کر واپس پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ اگر ایسی بات ہے تو یہاں اس کلب کے جوئے خانے سے دو کروڑ ڈالرز جیتے جا سکتے ہیں''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے مگر یہ لوگ اور کلب اس کا برا منائیں گے کہ ان کی ہی جوتی ان کے منہ پر ماری جا رہی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں کا ماحول اتنا اچھا نہیں ہے اور لوگ گھٹیا ٹائپ کے ہیں اس لئے اتنی بڑی رقم کی جیت شاید انہیں ہضم ہی نہ ہو سکے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم اپنا فارمولا ان بدمعاشوں سے کیا خود خریدیں گے''۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بھی یہی کہہ رہی تھی۔ یہ ہماری توہین ہے''......جولیا نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے سنا نہیں کہ ہمارے پاس صرف چار گھنٹے ہیں اور جس جگہ کنگ موجود ہے وہاں اگر ہم فوری طور پر جہاز چارٹرڈ کرا کر بھی جائیں تب بھی تین گھنٹے لگ ہی جائیں گے''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کہاں ہے وہ''......جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیلارڈ نے جہاں فون کیا ہے میں نے ان نمبروں کو چیک کیا ہے۔ فون نمبر سے پہلے اس نے جو کوڈ پریس کیا ہے وہ ساتھ والی ریاست کنشا کا کا ہے اور یقیناً کنگ کنشا کا کے دارالحکومت میں ہوگا اور یہاں سے کنشا کا کے دارالحکومت جہاز پر جانے میں تین گھنٹے لگ جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم اس لئے یہ کام کر رہے ہو لیکن دو کروڑ کی رقم تو خاصی بڑی رقم ہے۔ اسے جیتنے میں بھی وقت لگ جائے گا اور پھر یہ ضروری نہیں کہ دو کروڑ کی رقم وصول کر کے بھی وہ فارمولا ہمیں دیں''...... جولیا نے کہا۔ وہ سب باتیں کرتے آہستہ آہستہ پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

''یہ چھوٹے درجے کے بدمعاش ہیں اور ان بدمعاشوں میں بہرحال ایک یہی خوبی ہوتی ہے کہ یہ لوگ عام حالات میں وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ جہاں تک رقم کا تعلق ہے تو راگونا میں ایک کلب ہے جس کا نام لارڈز کلب ہے۔ وہاں کروڑوں کا جوا ہوتا ہے اور وہ بھی مشینی اس لئے وہاں سے دو کروڑ کی رقم جیت لینا کوئی مشکل نہیں ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

☆☆☆☆

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جیرٹو نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیرٹو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ہیری کیا ہوا۔ کیا کنگ کا پتہ چل گیا ہے"...... جیرٹو نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس اور انتہائی حیرت انگیز خبر ملی ہے"...... ہیری نے قدرے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"سسپنس مت پیدا کیا کرو۔ تفصیل سے بتاؤ"...... جیرٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کنگ نے سٹارک کو فون کر کے کہا ہے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے سی ٹاپ فارمولے کا سودا دو کروڑ ڈالرز میں کر لیا ہے اور انہیں چار گھنٹے کا وقت دے دیا ہے۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹوں نے چار گھنٹوں کے اندر اندر دو کروڑ ڈالرز اس کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے تو وہ فارمولا انہیں دے دے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تب وہ فارمولا سٹارک کو فروخت کرے گا جس پر سٹارک نے اسے بہت خوفزدہ کرنے کی کوشش کی کہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہوں نے بلیک سروس کے بہت سے افراد کو جن میں مارٹن بھی شامل ہے ہلاک کر دیا ہے اور پھر چونکہ فارمولا بھی ان کی ہی ملکیت ہے اس لئے حکومت پاکیشیا کبھی بھی دو کروڑ ڈالرز ادا نہیں کرے گی اور یہ آفر بھی انہوں نے کسی چکر کے تحت دی ہوگی۔ اس لئے وہ ان کے ٹریپ میں نہ آئے لیکن کنگ نے کہا کہ چونکہ وہ ان سے وعدہ کر چکا ہے اس لئے اب وہ چار گھنٹوں تک بہرحال انتظار کرے گا"...... ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا پاکیشیائی ایجنٹ کنگ تک پہنچ گئے ہیں"...... جیرٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ سٹارک نے یہ بات کنگ سے پوچھی تھی تو اس نے بتایا کہ یہ بات چیت کیلارڈ کے ذریعے ہوئی ہے۔ وہ لوگ کیلارڈ کے پاس پہنچے تھے"...... ہیری نے جواب دیا۔

"کنگ کا معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے"...... جیرٹو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میں نے کال ٹریس کر لی ہے چیف۔ سٹارک کو کال کنشا کا ریاست کے دارالحکومت سے کی گئی ہے اور یہ بات بھی معلوم ہو چکی ہے کہ دارالحکومت ٹسام میں بلیک سروس کا ایک بڑا کلب موجود ہے۔ اس کلب کا نام بھی سٹار کلب ہے۔ یہ کال سٹار کلب سے کی گئی ہے اس لئے کنگ بہرحال ٹسام کے سٹار کلب میں موجود ہے"۔ ہیری نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ٹسام تو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔ وہاں تک جہاز کے ذریعے پہنچتے پہنچتے بھی کافی وقت لگ جائے گا اور وہاں ٹاسکو کا بھی کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور اگر ہم وہاں گئے تو ہو سکتا ہے کہ اس دوران وہ فارمولا پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دے اور پاکیشیائی ایجنٹ اسے لے کر راگونا سے نکل جائیں"...... کنگ نے کہا۔

"باس۔ یہی بات میرے ذہن میں بھی آئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کیلارڈ کی نگرانی کرنی چاہیے کیونکہ فارمولے کی بات اگر اس کے ذریعے ہو رہی ہے تو لازماً فارمولا بھی اس کے ذریعے پاکیشیائی ایجنٹوں تک پہنچے گا اور ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے بھی اسے حاصل کر سکتے ہیں یا پھر اسے کیلارڈ سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے"۔ ہیری نے کہا۔

"ہم اسے پاکیشیائی ایجنٹوں تک کیوں پہنچے دیں۔ ہم پہلے کیلارڈ کو کیوں نہ کور کر لیں"...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اگر ہم نے سٹار کلب پر حملہ کر دیا تو لامحالہ صورت حال بگڑ جائے گی۔ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہوشیار ہو جائیں گے اور کنگ بھی فارمولا نہیں بھیجے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولا سٹارک کے ذریعے براہ راست حکومت ساڈان کو بھجوا دے اس طرح ہم فارمولا حاصل نہ کر سکیں گے"...... ہیری

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہیری۔لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں۔کیا تم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''چیف۔انہیں ٹریس کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔چار گھنٹوں کے اندر اندر انہوں نے بہرحال کیلارڈ سے ملنا ہے اور میں نے کیلارڈ کے نمبر ٹو جانسن کو بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ مجھے ان کے بارے میں بروقت اطلاع کر دیگا۔ ہمارے آدمی سٹار کلب کے پاس موجود ہوں گے اور نشاندہی ہوتے ہی ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے اور فارمولا ان سے حاصل کر کے انہیں ہلاک کر دیں گے۔اس سے دو فائدے ہوں گے چیف۔ایک تو یہ کہ ٹاسکو کا ٹکراؤ بلیک سروس سے نہیں ہوگا کیونکہ بلیک سروس فارمولا فروخت کر کے رقم حاصل کر چکی ہوگی اس لئے اب اس فارمولے کا کیا ہوتا ہے اس سے انہیں کوئی مطلب نہیں ہوگا اور دوسرا فائدہ یہ کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ختم ہو جائیں گے۔اس طرح ہمارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا''...... ہیری نے کہا تو جیرٹو کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ویری گڈ ہیری۔ویری گڈ۔یہ واقعی بے داغ پلاننگ ہے۔تم مجھے بتاؤ کہ ایکشن گروپ کے چیف واک کو حکم دے دیتا ہوں۔وہ یہ ساری کارروائی مکمل کر لے گا''...... جیرٹو نے کہا۔

''چیف۔بہتر یہی ہے کہ واک کو سامنے نہ لایا جائے۔واک اور اس کے گروپ سے بلیک سروس کا ہر آدمی اچھی طرح واقف ہے۔اگر کنگ کو اطلاع مل گئی کہ واک اور اس کے گروپ نے سٹار کلب کو گھیر رکھا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ واک کے مقابلے پر اتر آئیں۔اس طرح یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوشیار ہو سکتے ہیں اور معاملہ بھی بگڑ سکتا ہے''...... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔تمہاری بات درست ہے لیکن''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔میرا گروپ عام طور پر سامنے نہیں آتا اس لئے میں اپنے گروپ کو وہاں بھجوا دیتا ہوں۔اس طرح تمام معاملات آسانی سے حل ہو جائیں گے''...... ہیری نے کہا۔

''لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر تمہارے گروپ کے قابو میں نہ آئے تو پھر۔کیونکہ تمہارا گروپ مخبری کرنے والا گروپ ہے ایکشن گروپ نہیں ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''آپ یہ سب باتیں مجھ پر چھوڑ دیں چیف۔میں ایسے آدمیوں کا انتخاب کروں گا جو ایکشن گروپ سے بھی تیز ثابت ہوں گے۔''ہیری نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن یہ سن لو کہ میں ناکامی کا لفظ نہیں سنوں گا''۔جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''ایسا نہیں ہوگا چیف۔آپ بے فکر رہیں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... جیرٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ہیری کی باتوں سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ ہیری بہرحال فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور واقعی اس سے دو فائدے ہوں گے۔ایک تو یہ کہ بلیک سروس سے ٹکراؤ نہیں ہوگا اور دوسرا فائدہ یہ کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ختم ہو جائیں گے اور یہ اس کے نقطہ نظر سے ٹاسکو کی بہت بڑی کامیابی تھی اس لئے وہ اب خاصا مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆☆

سٹارک کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کنگ نے اسے فون پر بتایا تھا کہ اس نے دو کروڑ ڈالرز میں فارمولا پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ گو اس نے بتایا تھا کہ اس نے چار گھنٹوں کی مہلت دی ہے لیکن سٹارک کو یقین تھا کہ حکومت پاکیشیا کے لئے چار گھنٹوں کے اندر دو کروڑ ڈالرز ادا کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ اس طرح فارمولا پاکیشیائی ایجنٹ واپس حاصل کر لیں گے جبکہ اس نے حکومت ساڈان کو یقین دلا رکھا تھا کہ وہ ایک کروڑ ڈالرز کی حقیر رقم میں ہر صورت میں ٹاپ فارمولا حکومت ساڈان کو ہی دلائے گا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر فارمولا وہ حکومت کو نہ دلا سکا تو اس کا اپنا مستقبل بھی تاریک ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس معاملے میں خاصا پریشان تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں برق کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''فریڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سٹارک بول رہا ہوں فریڈ''...... سٹارک نے کہا۔

''اوہ۔ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا آج اتنے طویل عرصے بعد''۔ فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ کیا کنگ کے سٹار کلب میں تمہارے گروپ کے آدمی موجود ہیں''...... سٹارک نے کہا۔

''ہاں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا مخبری کا سیٹ اپ کامیابی سے چل رہا ہے''...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم میرے لئے ایک چھوٹا سا کام کر سکتے ہو۔ میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دوں گا۔ شرط یہی ہے کہ کام درست انداز میں ہونا چاہئے''...... سٹارک نے کہا۔

''کام کیا ہے۔ یہ بتاؤ پہلے''...... فریڈ نے کہا تو سٹارک نے اسے فارمولے کے بارے میں ہونے والی ساری کشمکش کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''پھر تم کیا چاہتے ہو''...... فریڈ نے تفصیل سننے کے بعد کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ یہ فارمولا حکومت ساڈان کو ہی ملے۔'' سٹارک نے کہا۔

''تو تم کنگ کو اڑھائی کروڑ ڈالرز کی آفر کر دو۔ حکومت کے لئے یہ کون سا مشکل کام ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''نہیں میں نے حکومت سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میں ایک کروڑ ڈالرز میں ہی فارمولا حاصل کر دوں گا۔ اس طرح مستقبل میں مجھے بے حد آسانیاں مل جائیں گی اور پھر حکومت بھی ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ ادا کرنے کے موڈ میں نہیں ہے''...... سٹارک نے کہا۔

''تو پھر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو''...... فریڈ نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ مجھے بروقت معلوم ہو جائے کہ فارمولا پاکیشیائی ایجنٹوں کو دے دیا گیا ہے یا نہیں اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی بھی نشاندہی ہو جائے''...... سٹارک نے کہا۔

''یہ کام تو ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کام میرے آدمی بخوبی کر سکتے ہیں''...... فریڈ نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم یہ کام ضرور کرو۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ معاوضہ تمہیں مل جائے گا لیکن نشاندہی اور معلومات بروقت اور درست ملنی چاہئیں''...... سٹارک نے کہا۔

''ایسا ہی ہوگا۔ کیا اطلاع تمہارے آفس میں دی جائے''۔ فریڈ نے کہا۔

''میری خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نوٹ کر لو تم نے اس فریکوئنسی پر مجھے اطلاع دینی ہے''...... سٹارک نے کہا۔

''اس جدید دور میں ٹرانسمیٹر کی بات کیوں کر رہے ہو۔ کیا تمہارے پاس موبائل فون نہیں ہے۔ اس پر بھی تو اطلاع دی جا سکتی ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''نہیں۔ موبائل فون محفوظ نہیں ہوتا کیونکہ موبائل فون کمپنی تمام کالوں کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتی ہے اور اس سے اہم معلومات خریدی جا سکتی ہیں جبکہ ٹرانسمیٹر کالوں کے سلسلے میں ایسی کوئی بات نہیں ہوتی اس لئے حکومت کے لئے کام کرنے والے اہم معاملات کے لئے موبائل فون استعمال نہیں کرتے''...... سٹارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ بہرحال فریکوئنسی بتا دو تمہیں اطلاع مل جائے گی''...... فریڈ نے کہا تو سٹارک نے اسے فریکوئنسی بتا دی۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سنو۔ مجھے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے حلیے، تعداد اور لباسوں کی تفصیل چاہئے۔ یہ بات نوٹ کر لو''...... سٹارک نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ تم چاہتے ہو کہ جیسے ہی یہ پاکیشیائی ایجنٹ سٹار کلب سے باہر آئیں تم ان سے یہ فارمولا حاصل کر لو۔ تم فکر مت کرو۔ تمہیں بروقت اور پوری تفصیل مل جائے گی۔ اس کے بعد کا کام تمہارا اپنا ہوگا''...... فریڈ نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا''۔ سٹارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سمتھ کارپوریشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہائیڈن سے بات کراؤ۔ میں سٹارک بول رہا ہوں''۔ پارک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ہائیڈن بول رہا ہوں سٹارک۔ آج کیسے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا بے تکلفانہ تھا۔

''سپیشل فون نمبر بتاؤ''...... سٹارک نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اچھا۔ نوٹ کرو''...... ہائیڈن نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ سٹارک نے کریڈل دبایا اور پھر چند لمحوں تک وہ کریڈل پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ہائیڈن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہائیڈن بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست ہائیڈن کی آواز سنائی دی۔

''ہائیڈن تمہارا خصوصی گروپ کیا ایک اہم کام کرے گا''۔

سٹارک نے کہا۔

''کیا کسی کو ہلاک کرانا ہے''...... ہائیڈن نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

''ہوسکتا ہے ہلاکت تک نوبت پہنچ جائے اور ہوسکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن کام انتہائی تیز رفتاری اور مہارت سے کرانا ہوگا۔ اسی بات کے پیش نظر میں نے تم سے رابطہ کیا ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ راگونا میں ایسے گروپوں کی کوئی کمی نہیں ہے''...... سٹارک نے کہا۔

''اس اعتماد کا شکریہ۔ تم کام تو بتاؤ''...... ہائیڈن نے کہا۔

''بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر سٹار کلب کے انچارج کیلارڈ سے چند پاکیشیائی ایجنٹ ملیں گے۔ وہ اسے دو کروڑ ڈالرز کی بینک رسید دے کر ایک سائنسی فارمولا جو مائیکرو فلم کی شکل میں ہے وصول کریں گے۔ میں یہ فارمولا اس وقت حاصل کرنا چاہتا ہوں جب یہ پاکیشیائی ایجنٹ سٹار کلب سے باہر آ جائیں''...... سٹارک نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو انتہائی آسان معاملہ ہے جبکہ تم نے تو ایسی بات کی تھی جیسے کوئی خوفناک مسئلہ ہو'' ...... ہائیڈن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بظاہر یہ آسان معاملہ نظر آ رہا ہے لیکن اسے اتنا آسان بھی نہ سمجھنا۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں''۔ سٹارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان کی تعداد، ان کے حلیے اور اس فارمولے کے بارے میں مزید تفصیل'' ...... ہائیڈن نے پوچھا۔

''تم اپنے گروپ کو سٹار کلب کے باہر تعینات کرا دو اور اس گروپ کے انچارج کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی مجھے بتا دو۔ مجھے اس وقت ٹرانسمیٹر پر تفصیلات ملیں گی جب یہ لین دین کلب میں ہو رہا ہو گا۔ میں ان کے بارے میں تمام تفصیلات تمہارے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر بتا دوں گا۔ اس کے بعد مجھے بہر حال فارمولا چاہیے۔ چاہے تم اس سارے گروپ کو ہلاک کر کے حاصل کرو چاہے زخمی کر کے۔ البتہ اس کا خیال رکھنا کہ سٹار کلب کے احاطے میں فائرنگ نہیں ہونی چاہیے ورنہ بلیک سروس والے ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ اس کا معاوضہ البتہ ڈبل دینا ہو گا'' ...... ہائیڈن نے کہا۔

''تم تین گنا معاوضہ لے لینا لیکن کام بے داغ انداز میں ہونا چاہیے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''اوکے۔ پھر میرے خصوصی گروپ کے انچارج مائیک کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نوٹ کر لو۔ تم اسے تفصیل بتا دینا۔ باقی کام وہ خود کر لے گا۔ تمہیں بہر حال فارمولا مل جائے گا'' ...... ہائیڈن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دی۔

''اوکے میں ٹرانسمیٹر پر مائیک کو تفصیل بتا دوں گا''۔ سٹارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ہائیڈن کے اس خصوصی گروپ کی کارکردگی سے وہ اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ فارمولا بھی حاصل کر لے گا اور کسی یہ علم بھی نہ ہو سکے گا کہ فارمولا کون لے گیا ہے۔ اس طرح حکومت ساڈان کے سامنے بھی وہ سرخرو ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ صرف کمیشن ہی نہیں بلکہ پورے ایک کروڑ ڈالرز بھی اس کے ذاتی اکاؤنٹ میں پہنچ جائیں گے۔

☆☆☆☆

http://www.kitaabghar.com

''عمران صاحب کیا اس بار مشن مکمل کرنے کا آسان راستہ تلاش نہیں کیا''...... اچانک صفدر نے کہا تو کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران بے اختیار چونک پڑا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار سٹار کلب کیطرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسنے ایک کلب سے دو کروڑ ڈالرز نہ صرف آسانی سے جیت لئے تھے بلکہ انہیں کیلارڈ کے بتائے ہوئے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا کر اسنے کیلارڈ کو بینک مینجر سے فون بھی کرا دیا تھا تا کہ کیلارڈ اپنے کنگ کو اطلاع دے کر اس سے فارمولا منگوا سکے اور اب وہ کار میں سوار سٹار کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے تا کہ سی ٹاپ فارمولا حاصل کر سکیں۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''رقم دے کر فارمولا حاصل کرنے کی بات کر رہا ہوں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے کوشش تو کی ہے کہ آسان راستہ اختیار کروں لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ اتنا آسان بھی ثابت نہ ہو جتنا تم سمجھ رہے ہو''...... عمران نے کہا تو صفدر سمیت سب ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

''اب کیا الجھن رہ گئی ہے۔ رقم ہم نے ادا کر دی ہے اور فارمولا ہمیں واپس مل جائے گا اور کیا ہوگا''...... جولیا نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ کنگ اتنی آسانی سے دو کروڑ ڈالرز ہاتھ آ جانے پر مزید رقم کا لالچ کرے اور دوسری بات بلیک سروس کے علاوہ ٹاسکو بھی اس فارمولے کو حاصل کر کے فروخت کرنے کی کوشش میں ہے۔ وہ مداخلت کریں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ بھی نہ ہو اور فارمولا حفاظت سے پاکیشیا پہنچ جائے۔ بہرحال ہمیں محتاط ضرور رہنا چاہئے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اس بار کیا تم فارمولا دوبارہ کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجواؤ گے یا ساتھ لے جاؤ گے''...... جولیا نے کہا۔

''دیکھو۔ یہ بات بعد میں سوچ لیں گے۔ فی الحال فارمولا تو ملے''...... عمران نے کہا۔

''کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ نے جس انداز میں جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص الجھن موجود ہے''...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

''الجھن مجھے نہیں ہے۔ میری چھٹی حس کو درپیش ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کنوئیں کی مٹی کنوئیں پر لگا کر اپنا مشن مکمل کر لوں لیکن یہ چھٹی حس صاحبہ بار بار کہہ رہی ہے کہ شاید ایسا نہ ہو''۔ عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا تو مطلب ہے کہ ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہوگا'' کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے میں نے پہلے بھی محتاط رہنے کی بات کی تھی۔'' عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر کے اس کا رخ سٹار کلب کے عقبی کمپاؤنڈ گیٹ کے اندر موڑا اور پھر وہ کار کو سائیڈ پر بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار کاؤنٹر پر ان کا استقبال انتہائی خوش دلی سے کیا گیا اور چند لمحوں بعد ہی انہیں کیلارڈ کے اس آفس میں پہنچا دیا گیا جہاں پہلے ان کی ملاقات کیلارڈ سے ہوئی تھی۔

''خوش آمدید جناب''...... کیلارڈ نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے باقاعدہ ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سب میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ البتہ عمران کے ساتھیوں کے جسم تنے ہوئے تھے اور وہ اس انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جیسے کسی بھی لمحے وہ ایکشن میں آ جائیں گے۔

''یہ رسید''...... عمران نے جیب سے بینک کی رسید نکال کر کیلارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے بینک مینجر نے بتا دیا تھا اس لئے میں نے چیف کو اطلاع دے دی تھی۔ فارمولا ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گا۔ آپ

بتائیں کہ اس دوران آپ کیا پینا پسند کریں گے''۔ کیلارڈ نے رسید لے کر اسے میز کی دراز میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''پینے پلانے کی بات بعد میں ہوتی رہے گی۔ کیا آپ کا چیف فارمولا خود لے آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس کا آدمی دے جائے گا۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... کیلارڈ نے چونک کر پوچھا۔

''کیا فارمولا یہاں راگونا میں موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن آپ کیوں بار بار یہ بات کر رہے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''۔ کیلارڈ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''وجہ یہ ہے مسٹر کیلارڈ کہ ہمارے پاس حتمی اطلاع موجود ہے کہ تمہارا چیف راگونا کی بجائے کنشا کا ریاست کے دارالحکومت ٹسام میں موجود ہے اور یقیناً فارمولا اس کے پاس ہوگا اور ٹسام سے یہاں کا فضائی سفر تین گھنٹوں پر محیط ہے۔ پھر اتنی جلدی فارمولا یہاں کیسے پہنچ سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو کیلارڈ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کمال ہے۔ آپ تک ایسی اطلاعات کیسے پہنچ جاتی ہیں۔ بہر حال اب جبکہ تمام معاملات طے ہو چکے ہیں اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چیف باس واقعی ٹسام میں ہے لیکن جب میں نے اسے بینک میں رقم جمع ہونے کی اطلاع دی تو اس نے بتایا کہ وہ فارمولا اپنے ساتھ نہیں لے گیا تھا۔ فارمولا یہیں چیف کے خاص آدمی کے پاس ہے اور چیف نے اس آدمی کو کہہ دیا ہے کہ وہ فارمولا مجھے پہنچا دے گا''...... کیلارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہاں مائیکرو پروجیکٹر مل جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''مائیکرو پروجیکٹر۔ وہ کیا ہوتا ہے''...... کیلارڈ نے چونک کر پوچھا۔

''اس فلم کو چیک بھی تو کرنا ہے کہ تمہارے چیف نے درست فلم بھجوائی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو کیلارڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ چیف غلط فلم کیوں بھجوائے گا جبکہ چیف کو اس کی مطلوبہ رقم مل گئی ہے۔ معاف کیجئے ہم غلط کام نہیں کیا کرتے''...... کیلارڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''او کے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیلارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... کیلارڈ نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ اسے میرے آفس بھجوا دو''...... کیلارڈ نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''چیف باس کا خاص آدمی فارمولا لے آیا ہے''...... کیلارڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا جسے اس نے اخبار میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے کیلارڈ کو سلام کیا اور پیکٹ اس کے سامنے رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے تم اب جا سکتے ہو''...... کیلارڈ نے کہا تو وہ آدمی خاموشی سے مڑ کر واپس چلا گیا تو کیلارڈ نے اخبار میں لپٹا ہوا پیکٹ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اخبار ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ یہ وہی پیکٹ تھا جو اس نے کوریئر سروس پر بک کرایا تھا۔ اس کی سیلیں بھی موجود تھیں اور اس پر پتے بھی موجود تھے۔

''شکریہ۔ کیلارڈ۔ اب ہمیں اجازت دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیکٹ جیب میں ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کیلارڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عمران کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

''او کے''...... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس سے مصافحہ کر کے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

''کیا آپ مطمئن ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے راہداری میں آتے ہی کہا۔

''کس بات سے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''فارمولے کے بارے میں کہ یہ اصل ہی ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا پیکٹ وہی ہے جو میں نے خود تیار کیا تھا اور میری مخصوص نشانیاں اس پر موجود ہیں اور ان نشانیوں کی موجودگی سے ثابت ہوتا ہے کہ اسے کھولا ہی نہیں گیا اس لئے لامحالہ یہ اصل ہی ہوگا''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہال سے باہر آ کر وہ پارکنگ میں پہنچے اور پھر چند لمحوں بعد ان کی کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر دائیں طرف مڑی اور تیزی سے آگے بڑھی چلی گئی۔ ان سب کے چہروں پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان کے تمام خدشات غلط نکلے تھے۔

''اب آپ کی چھٹی حس کیا کہہ رہی ہے عمران صاحب''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہی جو اسے کہنا چاہیے کیونکہ ہمارا تعاقب ہو رہا ہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک اٹھے۔

''تعاقب ہو رہا ہے کیا مطلب''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''ایک نیلے رنگ کی کار کلب سے ہمارے پیچھے ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ لیکن جب معاملات طے ہو گئے ہیں تو پھر''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو''۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوک سے کار کا رخ دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔

''ہوشیار رہنا میں کار جان بوجھ کر غیر آباد علاقے کی طرف لے جا رہا ہوں تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ کار اب بھی پیچھے آ رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔ ظاہر ہے عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اس لئے وہی سائیڈ مرر سے اپنے تعاقب میں آنے والی کار کو چیک کر سکتا تھا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا لیکن ابھی اسے جواب دیئے ہوئے چند سیکنڈز ہی گزرے تھے کہ اچانک سر سر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کار سمیت فضا میں کسی تیز رفتار پرندے کی طرح پرواز کر رہا ہو۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کا پردہ پھیلتا چلا گیا۔☆

☆☆☆☆

جیرٹو اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے رسیور اٹھا کر سخت لہجے میں کہا۔

''ہیری بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ہیری کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور ہیری کی آواز اور لہجے کو سن کر جیرٹو کی آنکھیں خود بخود چمک اٹھی تھیں کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ فارمولا ہیری کو مل چکا ہے۔

''کیا ہوا ہیری۔ کیا فارمولا مل گیا ہے''...... جیرٹو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ فارمولا اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں خود اسے لے کر آپ کے آفس آ جاؤں''۔ ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آ جاؤ''...... جیرٹو نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیری آ رہا ہے۔ اسے میرے آفس بھجوا دینا''...... جیرٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ہیری اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''آؤ ہیری۔ بیٹھو''...... جیرٹو نے نرم لہجے میں کہا اور ہیری نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک بند پیکٹ نکالا اور اسے جیرٹو کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''یہ فارمولے والی فلم ہے لیکن یہ تو باقاعدہ پیکٹ بنایا گیا ہے''۔ جیرٹو نے پیکٹ اٹھا کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا تھا جہاں سے بلیک سروس کے مارٹن نے اسے حاصل کر کے کنگ تک پہنچایا اور کنگ نے اسے ویسے ہی رہنے دیا''...... ہیری نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تفصیل بتاؤ''...... جیرٹو نے فارمولا میز کی دراز کھول کر اس میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر دراز بند کر دی۔

''باس۔ میرا گروپ سٹار کلب کے باہر موجود تھا لیکن پھر اچانک انہیں معلوم ہوا کہ سمتھ کارپوریشن کے ہائیڈن کا خصوصی گروپ بھی وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے جس انداز میں سٹار کلب کے باہر پوزیشنیں سنبھالی تھیں اس سے میرا گروپ سمجھ گیا کہ وہ بھی اسی چکر میں ہیں۔ میرے گروپ کا انچارج روکسن ہائیڈن کے گروپ انچارج مائیک کو جانتا تھا جبکہ مائیک کے خیال کے مطابق میرا گروپ صرف مخبری کا کام کرتا ہے اس لئے روکسن نے جب مائیک سے یہاں اس کی موجودگی کے بارے میں پوچھا تو اس نے پھر بھی یہی سمجھا کہ روکسن کی مخبری کی وجہ سے معلومات حاصل کر رہا ہے۔ اس نے اسے بتا دیا کہ وہ یہاں ایک خصوصی مشن پر آیا ہے اور اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے کوئی سائنسی فارمولا حاصل کرنا ہے۔ اس پر روکسن کنفرم ہو گیا اور چونکہ مائیک اور اس کے چار ساتھی بہرحال روکسن اور اس کے ساتھیوں سے زیادہ تربیت یافتہ، فعال اور تیز تھے۔ اس لئے روکسن نے مجھے کال کیا اور صورت حال بتائی تو میں نے روکسن کو ہدایت دے دی کہ وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ جائے اور جب مائیک پاکیشیائی ایجنٹوں سے فارمولا حاصل کر لے تو پھر اچانک ان پر ریڈ کر کے ان سے فارمولا حاصل کر لیا جائے۔ چنانچہ روکسن نے ایسا ہی کیا۔ مائیک کو اطلاع مل چکی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تعداد پانچ ہے جن میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں اور یہ پانچوں ایکریمی بنے ہوئے ہیں۔ شاید اسے حلیئے بھی بتا دیے گئے تھے۔ وہ بار بار ٹرانسمیٹر کال رسیور کر رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد پانچ ایکریمی کلب سے باہر آئے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ کار لے کر کلب سے باہر نکلے تو مائیک نے اپنے ساتھیوں سمیت نیلے رنگ کی کار میں ان کا تعاقب شروع کر دیا۔

روکسن نے بھی اپنے ساتھیوں سمیت اس کا تعاقب کیا۔ مائیک بڑے ماہرانہ انداز میں تعاقب کر رہا تھا لیکن شاید اسے روکسن کی طرف سے تعاقب کی کوئی توقع ہی نہ تھی۔ میرا گروپ بہر حال نگرانی کرنے اور مخبری کرنے میں تو ماہر ہے اس لئے روکسن اور اس کے ساتھی انہیں چیک نہ کر سکے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی کار اور مائیک کی کار ایک غیر آباد علاقے کی طرف مڑ گئیں۔ اس سڑک پر ٹریفک خاصی کم تھی۔ پھر اچانک مائیک نے عجیب وار کیا۔ اس کی کار سے کوئی میزائل نما چیز نکلی اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی کار کے نیچے جا گری اور خوفناک دھماکے کے ساتھ کار فضا میں اچھل کر قلابازی کھاتی ہوئی سڑک کی دوسری سائیڈ پر جا گری تو ٹریفک رک گئی اور وہ لوگ کاروں سے اتر کر اس الٹی ہوئی کار کی طرف بڑھنے لگے جبکہ مائیک اور اس کے ساتھی سب سے پہلے اس الٹی ہوئی کار تک پہنچے اور انہوں نے اندر موجود زخمیوں اور بے ہوش افراد کو باہر نکالا۔ باقی افراد بھی ان کی مدد کرنے لگے۔ اچانک مائیک اور اس کے ساتھی انہیں چھوڑ کر واپس پلٹے اور اپنی کار میں بیٹھ گئے اور روکسن سمجھ گیا کہ وہ فارمولا حاصل کر چکے ہیں۔ مائیک نے کار آگے بڑھا دی۔ روکسن نے اس کا پیچھا کیا اور پھر ایک غیر آباد علاقے میں اس نے کار کے ٹائروں پر فائر کی اور کار رک گئی۔ مائیک اور اس کے ساتھی باہر نکلے ہی تھے کہ روکسن اور اس کے ساتھیوں نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ سنبھلنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گئے۔ روکسن نے مائیک کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے یہ پیکٹ مل گیا اور وہ یہ پیکٹ لے کر فوراً وہاں سے نکل آیا اور پھر اس نے یہ پیکٹ مجھ تک پہنچا دیا اور پوری رپورٹ بھی دے دی۔ میں نے انہیں کچھ عرصے کے لئے انڈر گراؤنڈ ہونے کا کہہ دیا ہے تاکہ اگر پولیس تک ان کے بارے میں معلومات پہنچ بھی جائیں تو وہ انہیں تلاش نہ کر سکے''...... ہیری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا''...... جیرٹو نے پوچھا۔

''روکسن نے بتایا تھا کہ وہ جس انداز میں زخمی تھے شاید ہی بچ سکیں''...... ہیری نے جواب دیا۔

''لیکن یہ ہائیڈن کا گروپ کیوں اس فارمولے کے پیچھے تھا۔ کیا وہ بلیک سروس کے لئے کام کر رہا تھا''...... جیرٹو نے کہا۔

''اوہ نہیں باس۔ بلیک سروس نے تو فارمولا فروخت کر دیا اور رقم وصول کر لی ہے۔ اگر ان کی نیت خراب ہوتی تو وہ فارمولا ہی واپس نہ کرتے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہیں کلب کے اندر آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ پھر بلیک سروس کے اپنے گروپ ہیں، انہیں ہائیڈن کو ہائر کرنے کی کیا ضرورت تھی''۔ ہیری نے جواب دیا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن پھر اور کون سی پارٹی اس فارمولے کے پیچھے تھی اور اسے کیسے یہ سب کچھ معلوم تھا کہ فارمولا پاکیشیائی ایجنٹ کس وقت اور کہاں سے حاصل کر رہے ہیں''۔ جیرٹو نے کہا۔

''کیا یہ معلوم کرنا ضروری ہے باس''...... ہیری نے کہا۔

''ہاں۔ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ یہ کون لوگ ہیں اور ہم ان سے نمٹ سکیں ورنہ یہ لوگ لامحالہ ہمارے پیچھے بھی پڑ سکتے ہیں اور سنو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بھی معلوم کرو کہ ان کا کیا ہوا۔ اگر وہ زخمی ہیں تو انہیں بھی ہلاک کرا دو''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔ اس کے لئے ہائیڈن کو اغواء کرانا پڑے گا اور اس پر تشدد کرنا ہوگا۔ پھر ہی وہ زبان کھولے گا ورنہ ویسے تو معلوم نہیں ہو سکتا''...... ہیری نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہائیڈن اب اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ ٹاسکو سے معاملات چھپائے۔ اس کی یہ جرأت۔ میں اس کو اس کے پورے گروپ سمیت تباہ کر دوں گا''...... جیرٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

''یس باس''۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سمجھ کارپوریشن کے ہائیڈن سے میری بات کراؤ''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ ہیری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر ساتھ ہی اس نے لاؤڈ سپیکر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ شاید وہ ہیری کو ہائیڈن سے ہونے والی بات چیت سنوانا چاہتا تھا۔

''یس''...... جیرٹو نے کہا۔

''ہائیڈن لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس۔ ہائیڈن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہائیڈن۔ کیا اب تمہاری یہ جرأت ہوگئی ہے کہ تم ہمارے مال پر ہاتھ صاف کرلو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ جو فارمولا سٹار کلب سے حاصل کررہے ہیں وہ ہماری ملکیت ہے۔ پھر تم نے اپنا گروپ وہاں کیوں بھیجا۔ بولو''...... جیرٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ مجھے تو ٹاسک دیا گیا تھا اور معاوضہ لے کر میں نے کام کی حامی بھری۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اس کام میں ہاتھ ہی نہ ڈالتا۔ تو کیا میرے گروپ کو آپ کے آدمیوں نے ہلاک کیا ہے''...... ہائیڈن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہم نے فارمولا ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے حاصل کرنا تھا لیکن درمیان میں تمہارے آدمی کود پڑے اس لئے مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ کس نے تمہیں ٹاسک دیا تھا''۔ جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''ویسے تو شاید میں کبھی نہ بتاتا لیکن آپ سے نہیں چھپا سکتا۔ مجھے ٹاسک حکومت ساڈان کے ایجنٹ سٹارک نے دیا تھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تم نے یہ بات کرکے اپنی زندگی اور اپنے باقی گروپ کو بچا لیا ہے۔ بہرحال تمہارے آدمیوں کی ہلاکت کا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا''...... جیرٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''سٹارک سے میری بات کراؤ''۔ جیرٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ تو سٹارک نے یہ چکر چلایا تھا''...... جیرٹو نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اس طرح وہ شاید بالا ہی بالا فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا''...... ہیری نے کہا۔ اسی لمحے گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جیرٹو نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

''سٹارک لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف کی آواز ہیری کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں سٹارک۔ تم نے ہائیڈن کے گروپ کے ذریعے بالا ہی بالا سی ٹاپ فارمولا اڑانے کی کوشش کی تھی۔ کیوں''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''کوشش کرنا تو فرض ہوتا ہے جیرٹو۔ اب یہ اور بات کہ کوشش کامیاب ہوتی ہے یا نہیں''...... دوسری طرف سے سٹارک کی آواز سنائی دی۔

''تمہارا تعلق چونکہ حکومت ساڈان سے ہے سٹارک اس لئے میں نے تمہاری یہ گستاخی معاف کردی ہے لیکن آئندہ اگر تم نے ٹاسکو کے مقابل آنے کی کوشش کی تو کسی حقیر کیڑے کی طرح کچل دیئے جاؤ گے۔ سمجھے''...... جیرٹو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''اس کے لئے یہ سزا کافی ہے کہ اب یہ فارمولا حکومت ساڈان کسی قیمت پر بھی نہ خرید سکے گی۔ او کے تم جاسکتے ہو ہیری۔ تمہیں تمہارا انعام پہنچ جائے گا''...... جیرٹو نے کہا تو ہیری اٹھا اور سلام کرکے واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔ جب سرر کی آواز کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ ہوا تھا اور عمران کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے محسوس ہوا تھا جیسے وہ کار سمیت فضا میں کسی پرندے کی طرح اڑتا چلا جا رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ البتہ اس کے جسم نے معمولی سی حرکت کی تھی۔ اس نے سر ادھر ادھر گھمایا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کسی ہسپتال کے بڑے سے وارڈ میں بستر پر موجود ہے۔ ساتھ والے بیڈز پر اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے اپنے جسم پر اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر سرخ رنگ کے کمبل موجود تھے۔ وارڈ میں کئی نرسیں موجود تھیں جو ادھر ادھر مریضوں کو چیک کر رہی تھیں۔ عمران کے سارے ساتھیوں کی آنکھیں بند تھیں۔

''میں کہاں ہوں''...... عمران نے ایک نرس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہا تو وہاں موجود تمام نرسیں بے اختیار چونک پڑیں۔

''اوہ۔ اس مریض کو بھی ہوش آ گیا ہے۔ گڈ گاڈ''...... ایک نرس نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کے بیڈ کی طرف آئی۔

''میں کس ہسپتال میں ہوں سسٹر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سٹی ہسپتال میں۔ تم کافی دیر سے بے ہوش تھے اور ڈاکٹروں کی کوشش کے باوجود تمہیں ہوش نہ آ رہا تھا اس لئے تمہارا کیس سیریس ہوتا جا رہا تھا لیکن اب تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ اب تم خطرے سے باہر ہو۔ میں ڈاکٹر ریمنڈ کو رپورٹ دے دوں''۔ نرس نے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف بنے ہوئے چھوٹے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جس پر فون موجود تھا جبکہ عمران دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا جس نے اسے اس قدر خوفناک حادثے کے باوجود زندگی بخش دی تھی۔

''میرے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے نرس کے واپس بیڈ کے پاس پہنچنے کے بعد کہا۔

''تم سمیت سب شدید زخمی تھے لیکن اب یہ سب ٹھیک ہیں البتہ انہیں ریسٹ دینے کے لئے بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے ہیں''...... نرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا جسم حرکت نہیں کر رہا۔ کیا ہوا ہے اسے''...... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے ہال کا دروازہ کھلا اور ایک سفید بالوں والا ڈاکٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

''تمہیں ہوش آ گیا۔ اچھا ہوا۔ ورنہ ہم تو اب مایوس ہوتے جا رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ تمہیں سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا جائے''...... ڈاکٹر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کا معائنہ شروع کر دیا۔

''مجھے کتنے گھنٹے بعد ہوش آیا ہے ڈاکٹر ریمنڈ''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ریمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا''...... ڈاکٹر نے کہا۔

''سسٹر نے آپ کا نام لیا تھا''...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر نے ایک طویل سانس لیا۔

''اوہ اچھا۔ بہرحال تمہاری اس بات سے ثابت ہو گیا ہے کہ تم ذہنی طور پر ہر لحاظ سے اوکے ہو۔ البتہ تمہیں چار روز بعد ہوش آیا ہے''...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

''چار روز بعد۔ خاصا وقت گزر گیا ہے۔ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا''...... عمران نے کہا۔

''تم اور تمہارے ساتھی خاصے زخمی تھے اس لئے تمہارے جسم کلپ کر دیئے گئے تھے لیکن اب تم سب ٹھیک ہو۔ میں کلپ کھلوا دیتا ہوں''...... ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نرس سے کہا کہ وہ عمران کے کلپ کھول دے اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔

''ہمیں یہاں کس نے پہنچایا ہے''......عمران نے نرس سے پوچھا۔

''وہاں سے گزرتے ہوئے شہریوں نے۔ پولیس کیس ہے۔ پولیس کے مطابق اس کار کے نیچے سولو بم فائر کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تمہاری کار ہوا میں اچھل کر قلا بازی کھاتی ہوئی سائیڈ پر جا گری لیکن چونکہ بڑی اور مضبوط باڈی کی کار تھی اس لئے تم لوگ بچ گئے ورنہ شاید تمہاری ساری ہڈیاں ٹوٹ جاتیں''......نرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سولو تو سورج کی انرجی کو کہتے ہیں۔ یہ سولو بم کیا ہوتا ہے''۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو بس یہ نام سنا ہوا ہے''......نرس نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میرے ساتھی کب ہوش میں آئیں گے اور ہمیں یہاں سے کب رخصت ملے گی''......عمران نے کہا۔

''اس کا فیصلہ تو ڈاکٹر ریمنڈ ہی کر سکتے ہیں۔ ویسے پولیس تم سے بیان لے گی۔ تمہارے ساتھیوں نے تو صرف اتنا بیان دیا ہے کہ وہ سب سٹار کلب میں تفریح کے لئے گئے تھے۔ وہاں سے واپس جا رہے تھے کہ اچانک دھماکہ ہوا اور پھر وہ بے ہوش ہو گئے''......نرس نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کچھ دیر بعد ڈاکٹر ریمنڈ دو پولیس آفیسروں کے ساتھ واپس آیا۔ ان پولیس آفیسروں نے رسمی سا بیان لیا اور پھر واپس چلے گئے۔ عمران کے اصرار پر ڈاکٹر ریمنڈ نے انہیں ہسپتال سے رخصت ہونے کی منظوری دے دی۔

عمران کے ساتھیوں کو انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہسپتال کا لباس اتار کر اپنا لباس پہن کر ایک ٹیکسی کے ذریعے اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ راگونا میں اسلحہ رکھنا ممنوع نہ تھا اس لئے ان کے لباسوں میں موجود اسلحے کے بارے میں نہ ان سے پولیس نے کچھ پوچھا تھا اور نہ ہی ان کا اسلحہ ضبط کیا گیا تھا اور یہ اسلحہ ان کے لباسوں اور سامان کے ساتھ انہیں واپس کر دیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت بھی اسلحہ ان کی جیبوں میں موجود تھا۔ کوٹھی پر پہنچ کر عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کر کے بھیج دیا اور وہ سب کوٹھی میں داخل ہو گئے۔

''خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں نئی زندگیاں دی ہیں ورنہ جس انداز میں کار پر بم مارا گیا تھا ہمارا بچ جانا محال تھا''......صفدر نے کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔ وہ شاید ابھی ہم سے مزید کام لینا چاہتا ہے''......عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں کافی بنا لاتی ہوں''......جولیا نے ان کے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ اسے زیادہ چوٹیں نہ آئی تھیں اس لئے اس کی حالت ان سب کی نسبت زیادہ بہتر تھی۔

''عمران صاحب۔ یہ کارروائی کیا ٹاسکو گروپ کی تھی''۔کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''ظاہر ہے اور کون ایسا کر سکتا ہے۔ بلیک سروس نے تو فارمولا فروخت کر دیا۔ وہ ایسی حرکت کیوں کرے گی''......عمران نے جواب دیا۔

''لیکن عمران صاحب انہوں نے صرف فارمولا حاصل کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے حالانکہ وہ ہمیں وہاں سڑک پر نہ سہی ہسپتال میں بھی ہلاک کر سکتے تھے''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ انہیں کرنا تو ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ اس طرح وہ ہم سے آسانی سے پیچھا چھڑا سکتے تھے''......عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

''عمران صاحب۔ ہمیں وہ فارمولا فوری طور پر واپس لینا ہو گا ورنہ اگر وہ کسی سپر پاور کو فروخت کر دیا گیا تو خاصی مشکل ہو گی''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پہلے یہ تو معلوم ہو کہ فارمولا کس کے پاس ہے۔ یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ یہ بات کس طرح معلوم کی جائے''......عمران نے کہا اور پھر وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آ گیا ہو۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف آواز سنائی دی۔

''سٹار کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''تو آپ کیلارڈ سے یہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں لیکن کیا وہ بتا دے گا''...... صفدر نے کہا۔

''اسے بتانا تو چاہئے کیونکہ اب اس کا کوئی انٹرسٹ فارمولے میں باقی نہیں رہا''...... عمران نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اسی لمحے جولیا کافی کی پیالیوں سے بھری ہوئی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی اور پھر اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھ دی اور ایک پیالی خود لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

''سٹار کلب''۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیلارڈ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیائی بول رہا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''پاکیشیائی۔ کیا مطلب''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تم کیلارڈ تک یہ لفظ پہنچا دو۔ وہ خود ہی سمجھ جائے گا۔'' عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کیلارڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد کیلارڈ کی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیائی علی عمران بول رہا ہوں۔ وہی پاکیشیائی جس نے آپ سے فارمولے کا سودا کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ بچ گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ ویسے مجھے جو اطلاع ملی تھی اس کے مطابق تو آپ اس قدر زخمی ہو گئے تھے کہ آپ کے بچنے کے امکانات کم تھے۔ بہر حال اچھا ہوا آپ بچ گئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں بچا لیا۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اگر تم نے فارمولا ہم سے اس انداز میں لینا تھا تو ویسے ہی نہ دیتے۔ اس طرح ہماری جانوں سے کھیل کر فارمولا واپس لینے کا کیا مطلب ہوا''...... عمران کا لہجہ بات کے آخر میں خاصا سرد پڑ گیا تھا اور اس کے ساتھی جو لاؤڈر پر بات چیت سن رہے تھے عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ پھر ان کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اس انداز میں کیلارڈ سے اصل بات اگلوانا چاہتا ہے۔

''اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر عمران۔ ہمیں کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی''۔ کیلارڈ نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''دوسری کسی پارٹی کو اس انداز میں کام کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی''...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اصل بات بتانا پڑے گی ورنہ آپ خواہ مخواہ بلیک سروس کے پیچھے پڑے رہے ہیں گے۔ آپ سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے سٹار کلب کے باہر دو پارٹیاں موجود تھیں۔ ایک پارٹی ٹاسکو کے مخبری کرنے والے گروپ ہیری کے خاص آدمی تھے جبکہ دوسری پارٹی سمتھ کارپوریشن کے مینجر ہائیڈن کا گروپ تھا۔ آپ کی کار پر سولو بم ہائیڈن کی پارٹی نے فائر کیا اور آپ سے وہ فارمولا حاصل کر لیا لیکن ٹاسکو کی پارٹی ان کے پیچھے تھی۔ انہوں نے ان پر فائر کھول کر انہیں ہلاک کر دیا اور فارمولا لے اڑے اور اب میری انکوائری کے مطابق اب یہ فارمولا ٹاسکو کے چیف جیرٹو کے پاس ہے''...... کیلارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹاسکو کی حد تک تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن دوسری پارٹی کس کے لئے کام کر رہی تھی''...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

''میری انکوائری کے مطابق یہ پارٹی سٹارک نے ہائر کی تھی کیونکہ وہ یہ فارمولا بالا بالا ہی اڑانا چاہتا تھا''...... کیلارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو تاکہ میں وہاں جا کر ان سے فارمولا واپس حاصل کر سکوں۔ اس طرح تم پر ہمارا شک ختم ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری مسٹر علی عمران۔ یہ ہمارے معاہدے کے خلاف ہے۔'' کیلارڈ نے جواب دیا۔

''چلو پتہ مت بتاؤ۔ جیرٹو کا فون نمبر بتا دو۔ میں اس سے فون پر بات کرلوں گا۔ تمہارا حوالہ نہیں آئے گا'' ...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ فون نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ٹاسکو خاصی بڑی اور خوفناک تنظیم ہے۔ اس لئے آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ آپ جیرٹو کو دس کروڑ ڈالرز دے کر اس سے فارمولا حاصل کرلیں۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس اور کوئی صورت نہیں ہے'' ...... کیلارڈ نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''تم نمبر بتاؤ۔ پہلے یہ کنفرم ہو جائے کہ اس کے پاس فامولا ہے بھی سہی یا نہیں'' ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کیلارڈ نے نمبر بتا دیا۔

''اوکے'' ...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز'' ...... رابطہ قائم ہوتے ہی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور عمران کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ نمبر تو کیلارڈ نے بتا دیا تھا پھر عمران نے انکوائری کے نمبر کیوں پریس کئے تھے۔

''ملٹری انٹیلی جنس آفس سے کرنل مائیکل بول رہا ہوں''۔ عمران انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''یس۔ حکم سر'' ...... دوسری طرف سے بولنے والی خاتون نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک فون نمبر نوٹ کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کا ہے اور کہاں نصب ہے۔ لیکن خیال رہے کہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ حکومتی معاملہ ہے اس لئے کوئی غلطی تمہارے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے'' ...... عمران نے اسی طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''میں پوری طرح محتاط رہوں گی سر'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کیلاڈ کا بتایا ہوا نمبر بتا دیا۔

''ہولڈ کریں سر'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں'' ...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس'' ...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سر۔ یہ نمبر میلکم فورڈ کے نام ہے اور ونٹر پیلس روڈ پر واقع سنوڈاؤن کلب میں نصب ہے'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے'' ...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ''۔ عمران نے کہا۔

''یس سر'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک بار کریڈل کو دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سنوڈاؤن کلب'' ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ٹاسکو کے چیف جیرٹو سے میری بات کراؤ۔ میں نے ان سے سودا کرنا ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''پاکیشائی کیا مطلب'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مطلب تمہارا باس سمجھ جائے گا''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشائی ایجنٹ علی عمران بول رہا ہوں مسٹر جیرٹو۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ سی ٹاپ فارمولا تمہارے پاس پہنچ چکا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے بھی بہر حال اس فارمولے کو فروخت کرنا ہے۔ پہلے ہم نے بلیک سروس سے دو کروڑ ڈالرز میں اس کا سودا کیا تھا لیکن

ساڈان حکومت کے ایجنٹ نے ہم پر قاتلانہ حملہ کرا کر ہم سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن پھر تمہارے آدمیوں نے انہیں ہلاک کر کے فارمولا حاصل کر لیا۔ ہم بھی خدا کے فضل و کرم سے بچ گئے ہیں لیکن ہم ٹاسکو سے ٹکرانا نہیں چاہتے ہیں اس لئے ہم تمہیں بھی دو کروڑ ڈالرز دینے کے لئے تیار ہیں۔ تم یہ فارمولا ہمیں فروخت کر دو"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو عمران نے اس کوٹھی کا نمبر اور پتہ درست طور پر بتا دیا جہاں وہ موجود تھے۔

"ہونہہ۔ تم نے اپنا پتہ درست بتایا ہے اس لئے مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم کوئی گیم نہیں کھیل رہے۔ لیکن میں کنگ کی طرح احمق نہیں ہوں کہ اتنا قیمتی فارمولا صرف دو کروڑ ڈالرز میں فروخت کر دوں۔ گو تم نے پہلے یہ فارمولا میرے بینک لاکر سے چوری کیا تھا لیکن بہرحال میں اسے بھول سکتا ہوں لیکن اس فارمولے کے لئے تمہاری حکومت کو بیس کروڑ ڈالرز اور خرچ کرنا پڑیں گے"۔ جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھنڈے ذہن سے میری بات پر غور کرو۔ حکومت چند افراد پر مشتمل نہیں ہوا کرتی۔ حکومت کے پاس بے شمار ایجنٹس اور ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ تم زیادہ سے زیادہ چند افراد کو ہلاک کر دو گے اور یہ فارمولا کسی بھی دوسری حکومت کو زیادہ سے زیادہ تین چار کروڑ ڈالرز میں فروخت کر دو گے لیکن پاکیشیا حکومت بہرحال تمہارے پیچھے پڑی رہے گی اور تم اور تمہاری تنظیم کب تک لڑے گی جبکہ تم ہمارے ساتھ سودا کر کے رقم بھی کما لو گے اور تمہارا پیچھا بھی ہمیشہ کے لئے پاکیشیائی حکومت سے چھوٹ جائے گا اس لئے میری آخری آفر سن لو۔ میں تمہیں سی ٹاپ فارمولے کے بدلے تین کروڑ ڈالرز دے سکتا ہوں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو تاکہ میں حکومت پاکیشیا کو فون پر رپورٹ دے دوں۔ پھر حکومت جانے اور تم جانو"...... عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن یہ رقم بے حد کم ہے۔ میری آخری آفر سن لو۔ دس کروڑ ڈالرز۔ اس سے ایک ڈالر بھی کم نہیں لوں گا۔ جہاں تک حکومت پاکیشیا کی ایجنسیوں کا تعلق ہے تو یہاں راگونا میں وہ ٹاسکو کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔ جیرٹو نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یہی چاہتے ہو کہ تمہارے ہاتھ رقم بھی نہ آئے اور ٹاسکو مسلسل عذاب میں مبتلا رہے تو تمہاری مرضی۔ بہرحال میں آخری آفر لگا رہا ہوں اور وہ ہے پانچ کروڑ ڈالرز۔ صرف ہاں یا نہ میں جواب دو۔ اس کے بعد معاملات کسی اور طریقے سے حل کئے جائیں گے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مجھے دھمکیاں مت دو ایشیائی۔ میں اس لہجے میں بات سننے کا عادی نہیں ہوں۔ سمجھے اور میری بھی آخری آفر سن لو۔ دس کروڑ ڈالرز۔ اس سے ایک ڈالر بھی کم نہیں لوں گا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تمہارے بتانے سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تم لوگ کس جگہ سے بات کر رہے ہو۔ میرے آدمیوں نے تمہاری رہائش گاہ کو گھیرے میں لے لیا ہے اور میرے ایک اشارے پر تمہاری یہ رہائش گاہ میزائلوں سے اڑائی جا سکتی ہے"...... جیرٹو نے غصے کی شدت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا تو ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کا چہرہ اس کی بات سن کر غصے کی شدت سے عنابی سا پڑ گیا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ شاید جیرٹو کا یہ انداز اور دھمکیاں اس کے لئے ناقابل برداشت ہو گئیں تھیں لیکن عمران ہاتھ اٹھا کر اس انداز سے اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

"مجھے منظور ہے لیکن لین دین کہاں ہو گا اور تمہیں اس کے لئے ہمیں وقت دینا ہو گا"...... عمران نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کتنا وقت لینا چاہتے ہو"۔ جیرٹو نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"صرف آٹھ گھنٹے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آٹھ گھنٹوں کا مطلب ہے کہ تم آج رات کو یہ ڈیل کرنا چاہتے ہو"...... جیرٹو نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ اب ہم جلد از جلد فارمولا لے کر واپس جانا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ رات کو دس بجے میرے آدمی تمہاری رہائش گاہ پر پہنچیں گے۔ تم نے انہیں رقم دینی ہے۔ رقم جب میرے پاس پہنچ

جائے گی تو تمہیں فارمولا بھجوا دیا جائے گا''...... جیرٹو نے جواب دیا۔

''نہیں۔اتنی بڑی رقم میں کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا۔اس کے لئے تمہیں خود مجھ سے ڈیل کرنا ہوگی اور فارمولا بھی ساتھ ہی دینا ہوگا۔تم چاہو تو یہ ڈیل تمہاری مرضی کے کسی بھی مقام پر ہوسکتی ہے اور بے شک تمہارے آدمی ہماری تلاشی بھی لے سکتے ہیں۔ہماری نیت صاف ہے اور ہم واقعی یہ ڈیل کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔رات کو دس بجے اسی فون نمبر پر رابطہ ہوگا اور تمہیں پروگرام کی اطلاع دے دی جائیگی''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تم نے کیا بزدلانہ کام شروع کر دیئے ہیں۔کیا مطلب ہوا ان باتوں کا۔کیا ہم اب ان عام گھٹیا غنڈوں سے ڈیل کریں گے''۔عمران کے رسیور رکھتے ہی تنویر بے اختیار پھٹ پڑا۔

''زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے تنویر۔میں پہلے ہر قیمت پر فارمولے کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب جو کچھ سوچ رہے ہیں درست سوچ رہے ہیں۔یہ بدمعاش گروپ ہیں۔ان کا مطمع نظر اس فامولے سے صرف دولت حاصل کرنا ہے اور ان کے اڈے نجانے کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔اگر ہم نے ان سے لڑنا شروع کر دیا تو فارمولا کسی بھی لمحے غائب ہوسکتا ہے۔جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے ان سے تو کسی بھی وقت نمٹا جاسکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن بعد میں عمران نے کہنا ہے کہ اب بدمعاشوں سے لڑنے کا کیا فائدہ''...... تنویر نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔تمہیں لڑنے کا پورا موقع ملے گا کیونکہ یہ جیرٹو دس کروڑ ڈالر لے کر بھی فارمولا نہیں دے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا۔کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ انتہائی گھٹیا ٹائپ کے لوگ ہیں۔کنگ نے فارمولا اس لئے دے دیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ فارمولا ٹاسکو کا ہے اور ٹاسکو خاصا بڑا گروپ ہے اس لئے اگر فارمولا فوری طور پر نہ نکالا گیا تو ٹاسکو اور بلیک سروس کے درمیان مسلسل لڑائی شروع ہو جائے گی اس لئے اس نے دو کروڑ ڈالرز کے عوض فارمولا دے دیا لیکن اس جیرٹو کو ایسا کوئی خدشہ نہیں ہے۔وہ بڑی آسانی سے دس کروڑ ڈالرز بھی ہم سے وصول کرسکتا ہے اور ہمیں اپنے خیال کے مطابق ہلاک بھی کرا سکتا ہے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے اسے کیوں یہ آفر دی ہے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ اب ہم سے دس کروڑ ڈالرز وصول کرنے تک وہ کسی دوسرے سے اس فارمولے کا سودا نہیں کرے گا''...... عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم آخر اتنے ٹھنڈے دماغ سے یہ ساری باتیں کیسے سوچ لیتے ہو۔تمہیں غصہ کیوں نہیں آتا''...... تنویر نے کہا تو سب لوگ ہنس پڑے۔

''کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جولیا کو غصہ دکھانے والا آدمی پسند نہیں ہے۔کیوں جولیا''۔عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''مگر مجھے آئس کریم طبیعت رکھنے والا آدمی تو بالکل بھی پسند نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

☆☆☆☆

کنگ بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیلارڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا بات ہے''...... کنگ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''ایک اہم معاملہ ڈسکس کرنا ہے باس۔ آپ اجازت دیں تو میں خود آ جاؤں''...... دوسری طرف سے کیلارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کس پوائنٹ پر''...... کنگ نے چونک کر پوچھا۔

''فون پر بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ اجازت دیں تو زبانی بات ہو جائے گی''...... دوسری طرف سے کیلارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ آ جاؤ''...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں کیونکہ کیلارڈ نے اس سے پہلے ایسی رازداری کم ہی برتی تھی۔ کنگ نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور اپنے کسی آدمی کو کہا کہ وہ سٹار کلب اور ہیڈ کوارٹر کے درمیان راستہ کھول دے تاکہ کیلارڈ اس کے آفس پہنچ سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور کیلارڈ اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو کیلارڈ۔ کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی رازداری برت رہے ہو۔ کیا کوئی ایسی خاص بات ہے''...... کنگ نے کہا۔

''یس باس''...... کیلارڈ نے جواب دیا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ بولو کیا بات ہے''...... کنگ نے آگے جھکتے ہوئے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ سی ٹاپ فارمولے کے بارے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے''...... کیلارڈ نے کہا تو کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سی ٹاپ فامولا۔ لیکن وہ تو ہم پاکیشائی ایجنٹوں کو فروخت کر چکے ہیں۔ پھر اس بارے میں کیا اطلاع مل سکتی ہے''...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپکو معلوم نہیں ہے کہ ان پاکیشائی ایجنٹوں پر کیا بیتی اور فارمولا کہاں پہنچ گیا ہے''...... کیلارڈ نے کہا تو کنگ ایک بار پھر چونک پڑا

''اوہ۔ تو کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کیلارڈ نے فارمولا لے کر پاکیشائی ایجنٹوں کے سٹار کلب سے باہر جانے سے لے کر ان پر ہونے والے حملوں کی تفصیل سمیت سب کچھ بتا دیا۔

''ہونہہ۔ تو سٹارک نے بالا ہی بالا فارمولا اڑانے کی کوشش کی لیکن بقول تمہارے فارمولا جیرٹو کے پاس پہنچ گیا ہے تو اب کیا ہو گیا۔ ہم تو بہرحال اس کی قیمت وصول کر چکے ہیں اور اب اس فارمولے کے لئے جیرٹو سے لڑنا سوائے حماقت کے اور کیا ہے''۔ کنگ نے کہا۔

''باس۔ یہی سوچ کر میں بھی خاموش ہو گیا تھا لیکن اب ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ پاکیشائی ایجنٹ زخمی ہو کر ہلاک ہو چکے ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ بچ گئے ہیں۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر ان کے لیڈر علی عمران نے مجھے فون کیا۔ اس کا خیال تھا کہ میں نے ان کے خلاف سازش کی ہے جس کی وضاحت کے لئے میں نے اسے تمام تفصیل بتا دی جس پر اس نے مجھ سے ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے فون نمبر پوچھا تو میں نے بتا دیا کیونکہ فون نمبر سے وہ بہرحال ہیڈ کوارٹر ٹریس نہیں کر سکتا۔ لیکن میں سمجھ گیا کہ اب وہ فون نمبر پر جیرٹو سے اس بارے میں بات کرے گا چنانچہ میں نے فوری طور پر ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص آدمی سے رابطہ کیا اور اسے کہا کہ وہ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سے مجھے آگاہ کرے۔ پھر اس کی کال آئی اور اس نے بتایا کہ پاکیشائی ایجنٹ علی عمران نے جیرٹو سے دس کروڑ ڈالرز میں فارمولے کا سودا کر لیا ہے اور آج رات دس بجے رقم اور فارمولے کا لین دین ہو گا لیکن جیرٹو رقم بھی وصول کرنا چاہتا ہے اور فارمولا بھی واپس نہیں دینا چاہتا اس لئے اس نے راگونا کے شمال مشرق میں واقع اپنے ایک ویران پوائنٹ پر اس لین دین کو مکمل

کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ خود وہاں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ جائے گا اور رقم لے کر فارمولا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دے گا۔ اس کے بعد اس کے آدمی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو راستے میں ہلاک کر کے فارمولا ان سے حاصل کر لیں گے۔ اس طرح وہ دس کروڑ ڈالرز کی خطیر رقم بھی وصول کر لے گا اور فارمولا بھی اسے واپس مل جائے گا اور پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور اس پر اس سلسلے میں کوئی الزام بھی نہ آئے گا۔ وہ اس لین دین کی باقاعدہ فلم بنائے گا جس کا بندوبست اس پوائنٹ پر جسے جیرٹو سپیشل ایکس پوائنٹ کہتا ہے پہلے سے ہے تاکہ بعد میں اگر پاکیشیائی حکومت احتجاج کرے یا مزید پاکیشیائی ایجنٹ آئیں تو انہیں یہ فلم دکھا کر مطمئن کیا جا سکے اور پھر وہ فارمولا سٹارک کو یا کسی بھی ملک کو فروخت کر کے مزید رقم کما لے گا''۔ کیلارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ واقعی جیرٹو اس قسم کے دھوکے دینے کا ماہر ہے لیکن ہمارا اس سے کیا تعلق بن گیا ہے۔ یہ بتاؤ''...... کنگ نے کہا۔

''باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ فارمولا ہم حاصل کر لیں''۔ کیلارڈ نے کہا تو کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ وہ کیسے۔ کیا مطلب''...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ جیرٹو کو اس بات کا خیال تک نہ ہو گا کہ ہمیں بھی اس بارے میں کچھ علم ہو سکتا ہے۔ یہ سپیشل ایکس پوائنٹ اس کا خفیہ ترین پوائنٹ ہے لیکن جیرٹو کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہمارے آدمی کو اس بارے میں تفصیل کا علم تھا اس لئے اس نے مجھے اس کے محل وقوع کے بارے میں بتا دیا ہے۔ یہ پوائنٹ شہر سے دور ایک علیحدہ علاقے میں ہے اور بظاہر ایک متروک شدہ زرعی فارم ہے۔ یہ پوائنٹ مین روڈ سے ہٹ کر تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اس ساری سڑک کے گرد اور اس پوائنٹ کے گرد قدیم اور گھنے درخت ہیں۔ جیرٹو نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے بڑی ذہانت سے پلان بنایا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ انتہائی چوکنا ہوں اس لئے اس نے اپنے آدمی اس پوائنٹ کے گرد تعینات کرنے کی بجائے مین روڈ سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تعینات کیے ہیں۔ یہ لوگ درختوں میں چھپے ہوئے ہوں گے اور پاکیشیائی ایجنٹ ظاہر ہے اتنا طویل فاصلہ بغیر کسی رکاوٹ کے طے کر لینے کے بعد مطمئن ہو چکے ہوں گے اس لئے جب ان پر اچانک حملہ ہو گا تو وہ آسانی سے مارے جا سکیں گے۔ پھر ان کی لاشیں بھی غائب کر دی جائیں گی اور فارمولا واپس جیرٹو کے پاس پہنچ جائے گا اور میں نے جو پلان سوچا ہے اس کے مطابق اپنے آدمی ساتھ لے کر وہاں پہلے پہنچ جاؤں گا۔ جب جیرٹو رقم لے کر واپس چلا جائے گا تو اس کے آدمی وہاں پہنچیں گے تو ہم خاموشی سے انہیں ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی ہلاک کر دیں گے اور فارمولا حاصل کر کے ان کی لاشیں غائب کر دیں گے۔ اس کے بعد جیرٹو خود ہی پاگلوں کی طرح کھوج لگاتا پھرے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے کہاں غائب ہو گئے اور ظاہر ہے وہ ان تک پہنچ ہی نہ سکے گا اس لئے وہ یہی سوچے گا کہ یہ لوگ پراسرار انداز میں راگونا سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور فارمولا بھی لے گئے ہیں جبکہ ہم فارمولا خاموشی سے سٹارک کے ہاتھ مزید رقم لے کر فروخت کر دیں گے۔ چونکہ سٹارک پہلے ہی بالا بالا فارمولا اڑانے کی کوشش کر چکا ہے اس لئے وہ لامحالہ اس سودے کو جیرٹو سے خفیہ رکھے گا اور ویسے بھی جیرٹو دس کروڑ ڈالرز کی خطیر رقم وصول کر چکا ہو گا اس لئے وہ زیادہ چھان بین میں نہیں پڑے گا اور ہم اس فارمولے سے مزید رقم آسانی سے کما لیں گے''...... کیلارڈ نے اپنا پلان تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ سوچ لو کہ اگر معاملہ الٹ گیا تو ٹاسکو اور بلیک سروس کے درمیان مستقل لڑائی شروع ہو جائے گی''...... کنگ نے کہا۔

''آپ قطعاً بے فکر رہیں باس۔ میں نے سب سوچ لیا ہے۔ نتیجہ وہی نکلے گا جو میں نے آپ کو بتایا ہے۔ مجھے صرف آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی''...... کیلارڈ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے اس لئے تمہیں اس آپریشن کی پوری اجازت ہے لیکن سٹارک سے فوری طور پر رابطہ نہ کرنا۔ جب جیرٹو تھک ہار کر خاموش ہو جائے گا تو پھر سٹارک سے بات ہو سکتی ہے''...... کنگ نے کہا اور کیلارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆

دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے راگونا شہر سے باہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھیں۔ آگے جانے والی کار میں دو مقامی آدمی تھے جبکہ پچھلی کار میں عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ آگے جانے والی کار عمران اور اس کے ساتھیوں کی راہنمائی کررہی تھی۔ جیرٹو نے رقم اور فارمولا کے لین دین کے لئے شہر سے باہر اپنا کوئی خاص پوائنٹ منتخب کیا تھا جسے وہ سپیشل ایکس پوائنٹ کہہ رہا تھا اور اس نے دو آدمی عمران کی رہائش گاہ پر بھجوائے تھے کہ وہ انہیں اس پوائنٹ پر پہنچا دیں گے۔ جیرٹو اپنے ساتھیوں سمیت خود وہاں پہنچے گا اور ان سے رقم لے کر فارمولا ان کے حوالے کر کے واپس چلا جائے گا اور عمران نے بغیر کسی حیل وحجت کے اس کی یہ بات مان لی تھی اس لئے اب وہ سب کار میں سوار اس سپیشل ایکس پوائنٹ کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔

''عمران صاحب۔ مجھے جیرٹو کی نیت میں فرق محسوس ہورہا ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ جولیا اپنی حفاظت کرسکتی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''بکواس مت کیا کرو۔ سمجھے ورنہ منہ توڑ دوں گی۔ صفدر کا یہ مطلب نہیں تھا''...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اچھا تو اب تمہیں صفدر کا مطلب پیشگی سمجھ میں آنے لگ گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ پھر تو مجھے آئندہ چیف کی منت کرنا پڑے گی کہ جب بھی وہ صفدر کو بھیجا کرے ساتھ صالحہ کو بھی ضرور بھیج دیا کرے''...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ میرا مطلب تھا کہ جیرٹو ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے''...... صفدر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے مزید ایسی باتیں کرنے سے نہیں رکنا اور جولیا کا غصہ اور جھنجھلاہٹ بڑھتی چلی جارہی تھی۔

''اگر وہ ہمیں ہلاک کرنا چاہتا تو وہ اس رہائش گاہ میں بھی کرسکتا تھا۔ اس کے لئے اسے اتنی دور ہمیں لے جانے کی کیا ضرورت تھی''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کا خیال ہوگا کہ وہ اپنے پوائنٹ پر زیادہ آسانی سے یہ کارروائی کرلے گا''...... صفدر نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ کر دیکھے کارروائی۔ تنویر ہمارے ساتھ ہے۔ پھر ہمیں کیا ڈر ہوسکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''میری مانو تو تم اسے ایک ڈالر بھی مت دو۔ میں خود فارمولا اس جیرٹو سے حاصل کرلوں گا''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے اور بحیثیت مسلمان ہمیں معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن اگر جیرٹو نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو پھر''۔ صفدر نے کہا۔

''تو پھر وہ اس کی سزا بھی خود ہی بھگتے گا''...... عمران نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم ہر لحاظ سے محتاط رہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ہم بدمعاشوں کے ایک گروپ سے ڈیلنگ کررہے ہیں۔ یہ لوگ کسی بھی لمحے کچھ بھی کرسکتے ہیں اور ہم نے بہرحال فارمولا حاصل کرنا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ لوگ کہاں کارروائی کرسکتے ہیں''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ گھٹیا درجے کے بدمعاش ہیں اس لئے یہ لمبی چوڑی پلاننگ میں نہیں پڑیں گے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ یہ کارروائی رقم کی وصولی کے بعد ہی ہوسکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہاں ہمارے پہنچتے ہی وہاں کسی بھی ذریعے سے بے ہوش کردینے والی گیس فائر کردیں اور پھر ہم سے رقم لے کر

ہمیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیں‘‘ ...... جولیا نے کہا۔

’’ہاں ۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے اس لئے تنویر کے پاس جو بیگ ہے اس میں ان گولیوں کا پیکٹ موجود ہے جنہیں کھانے کے بعد دو گھنٹے تک ہم پر بے ہوشی کی کوئی گیس یا انجکشن اثر نہیں کرے گا‘‘ ۔ عمران نے کہا۔

’’تو کیا۔ یہ گولیاں ہم وہاں جا کر کھائیں ان کے سامنے‘‘ ۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں ۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا وقفہ زیادہ سے زیادہ ہمارے کام آئے ۔ نجانے یہ پوائنٹ کتنے فاصلے پر ہوں‘‘ ...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ کاریں مسلسل ایک دوسرے کے آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں اور اب وہ شہر سے کافی فاصلے پر آ چکے تھے کہ اچانک آگے جانے والی کار نے دائیں ہاتھ پر مڑنے کا انڈیکیٹر دینا شروع کر دیا اور اس کی رفتار بھی کم ہونے لگی تو عمران نے بھی رفتار کم کر دی اور انڈیکیٹر دینا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں دائیں طرف ایک پختہ سڑک پر مڑ گئیں جس کے دونوں طرف گھنے درخت تھے ۔ اس سڑک پر بھی تقریباً چھ سات کلومیٹر سفر کے بعد وہ ایک قدیم اور بظاہر شکستہ نظر آنے والے زرعی فارم کی عمارت تک پہنچ گئے ۔ یہ عمارت ایک وسیع احاطے میں بنی ہوئی تھی اور اس احاطے میں بھی قدیم دور کے گھنے اور چوڑے درخت کثرت سے موجود تھے ۔ آگے والی کار عمارت کے سامنے جا کر رک گئی اور اس میں سوار دونوں افراد کار سے باہر نکل آئے ۔ عمران نے بھی کار ان کے پیچھے لے جا کر روکی اور پھر وہ سب بھی کار سے نیچے اتر آئے ۔ صفدر اور تنویر کے ہاتھوں میں بیگ تھے۔

’’آیئے جناب‘‘ ...... ان میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی چلتے ہوئے ان کے پیچھے اندر داخل ہوئے ۔ پھر وہ ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں خاصے قدیم دور کا فرنیچر موجود تھا لیکن یہ فرنیچر صاف ستھرا تھا جیسے اس کی باقاعدہ صفائی کی گئی ہو۔

’’یہاں الماری میں شراب کی بوتلیں موجود ہیں جناب ۔ آپ اپنی مرضی کی شراب پی سکتے ہیں‘‘ ...... انہیں اندر لے آنے والے نے کہا۔

’’ہم شراب نہیں پیتے ۔ البتہ ہمیں پانی چاہیے‘‘ ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’پانی کی بوتلیں نچلے خانے میں پڑی ہیں‘‘ ...... اسی آدمی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ایک سائیڈ پر موجود بڑی سی الماری کھول دی ۔ اس میں واقعی تین خانوں میں ہر قسم کی شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں جبکہ نچلے خانے میں منرل واٹر کی پیکڈ بوتلیں بھی موجود تھیں ۔ شاید شراب میں ملانے کے لئے انہیں وہاں رکھا گیا تھا۔

’’تمہارا باس کب آئے گا‘‘ ...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’ہمیں باس کو آپ کے یہاں پہنچنے کی اطلاع دینا ہوگی ۔ پھر باس یہاں کے لئے روانہ ہوگا لیکن پہلے تم ہمیں وہ رقم دکھاؤ تا کہ ہم باس کو بتا سکیں کہ رقم موجود ہے‘‘ ...... ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

’’انہیں رقم دکھا دو‘‘ ...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں موجود بڑا سا بریف کیس میز پر رکھ کر اسے کھول دیا ۔ بریف کیس ڈالروں کی گڈیوں سے بھرا ہوا تھا۔

’’اگر چاہو تو بیٹھ کر باقاعدہ گنتی کر لو‘‘ ...... عمران نے کہا۔

’’نہیں ۔ ان کی تعداد بتا رہی ہے کہ رقم پوری ہوگی‘‘ ...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈ سپیکر کا بٹن پریس کر دیا۔

http://www.kitaabghar.com

''را کی بول رہا ہوں باس۔ سپیشل ایکس پوائنٹ سے''...... اس آدمی نے دوسری طرف سے رسیور اٹھتے ہی کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے جیرٹو کی چیختی ہوئی مخصوص آواز سنائی دی۔

''مہمان۔ سپیشل ایکس پوائنٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے رقم بھی چیک کر لی ہے۔ رقم موجود ہے''...... را کی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''او کے۔ ہم پہنچ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو را کی نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

''آپ لوگ یہاں باس سے ملاقات کریں گے۔ ہمیں اجازت دیں''...... را کی نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں کوئی آدمی نہیں رہتا''...... عمران نے کہا۔

یہاں دو آدمی رہتے تھے لیکن آپ کی وجہ سے انہیں پہلے ہی یہاں سے بھجوا دیا گیا ہے۔ باس مکمل راز داری چاہتے ہیں''...... را کی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دوسرا آدمی خاموشی سے اس کے پیچھے مڑا اور پھر ان کی کار تیزی سے احاطے سے باہر نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''صفدر اور تنویر۔ تم باہر جا کر چیکنگ کرو جبکہ کیپٹن شکیل یہاں رہے گا۔ میں اور جولیا اس پوائنٹ کی تلاشی لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس سے بچنے والی گولیاں کھا لینی چاہئیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے۔ مجھے اس کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ حالانکہ میں نے پانی کے بارے میں پوچھا بھی خاص طور پر اسی لئے تھا۔ عمران نے کہا اور پھر تنویر نے اپنے ہاتھ میں موجود بیگ کھولا اور اس میں سے گولیوں کا پیکٹ نکال کر اس نے باہر رکھ دیا جبکہ جولیا نے الماری کھول کر اس میں سے پانی کی ایک بڑی سی بوتل اٹھائی اور ساتھ پڑا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے دونوں کو میز پر رکھ دیا۔ پھر سب نے باری باری دو دو گولیاں کھا کر پانی پی لیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اسلحہ وغیرہ سنبھال لینا چاہیے''۔ صفدر نے کہا۔

''پہلے ہم چیک کر لیں کہ اس پوائنٹ میں آخر ایسی کیا خوبی ہے کہ جیرٹو نے رقم اور فارمولا کے لین دین کے لئے اسے منتخب کیا ہے اور پھر ہمیں خاص طور پر یہاں اکیلے کیوں چھوڑا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بارودی اسلحہ زیرو کرنے کیلئے یہاں کوئی خاص انتظامات ہوں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر صفدر اور تنویر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''اس کمرے میں فلم بنانے والا خصوصی لینز تو موجود ہے''۔ عمران نے چھت کے درمیان بنے ہوئے بظاہر ایک لائٹ شیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ہاں واقعی۔ لیکن فلم کیوں بنائی جائے گی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''اس لئے تاکہ بعد میں آنے والے پاکیشیائی ایجنٹوں یا پاکیشیا حکومت کو بتایا جاسکے کہ لین دین فیئر ہوا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ کرسی پر بیٹھا کیپٹن شکیل بھی چونک پڑا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ بے ایمانی پر تلے ہوئے ہیں۔ پھر تو''...... جولیا نے کہا۔

''ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بہرحال یہ صرف میرا آئیڈیا ہے''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس پوری عمارت کی تلاشی لی جاسکے۔ جولیا بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔ جبکہ کیپٹن شکیل رقم کی حفاظت کے لئے وہیں موجود رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

''باہر کوئی نہیں ہے۔ ہم نے دور دور تک چیکنگ کر لی ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''کتنی دور تک''......کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''کافی فاصلے تک۔ باہر واقعی کوئی نہیں ہے''......صفدر کی بجائے تنویر نے کہا اور اسی لمحے عمران اور جولیا بھی اندر داخل ہوئے۔

''نیچے تہہ خانوں میں اسلحہ موجود ہے لیکن یہ عام اسلحہ ہے اور یہ بھی عام سا پوائنٹ ہے جیسے اکثر مجرم گروپوں کے پوائنٹ ہوتے ہیں۔ البتہ فلم بنانے والے کیمرہ جدید ترین ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اسے ابھی حال ہی میں یہاں نصب کیا گیا ہے''......عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر فلم اور کیمرے کے الفاظ سن کر چونک پڑے تو عمران نے انہیں چھت میں موجود لائٹ شیڈ کے بارے میں بتایا۔

''لیکن اسکی وجہ''......صفدر نے کہا۔

''وجہ کچھ بھی ہوسکتی ہے۔ بہرحال یہ ہے کیمرہ ہی۔ بہرحال تم بتاؤ باہر کی کیا پوزیشن ہے''......عمران نے کہا۔

''باہر دور دور تک کوئی آدمی موجود نہیں ہے''......صفدر نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ اس کیمرے کو توڑ دیا جائے''......تنویر نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اسے آن ہی نہ کریں اور اس کے ٹوٹنے سے وہ لوگ مشکوک ہو گئے تو فارمولا بھی رسک میں پڑ جائے گا''......عمران نے کہا۔

''فارمولا وہ ساتھ لے آئیں گے۔ اسے ویسے بھی ہم حاصل کر چکے ہوں گے''......تنویر نے کہا۔

''پہلے فارمولا مل جائے پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا''......عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ایک کار کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران اور جولیا دونوں باہر احاطے والے حصے میں آ گئے جبکہ ان کے باقی ساتھی وہیں اندر ہی رہ گئے۔ چند لمحوں بعد سیاہ رنگ کی بڑی سی کار عمارت کے سامنے آ کر رک گئی اور اس میں سے چار آدمی باہر نکل آئے جن میں سے ایک اپنے انداز سے ہی جیرٹو لگ رہا تھا۔

''میرا نام جیرٹو ہے''......اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا جبکہ ایک آدمی کار کے ساتھ کھڑا رہا اور باقی دو آدمی جیرٹو کے ساتھ آگے بڑھ آئے تھے۔

''میرا نام عمران ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ''۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''رقم اندر ہے''......جیرٹو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آؤ''......عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے۔ جیرٹو کے ساتھ اس کے دونوں آدمی بھی تھے۔

''کہاں ہے رقم''......جیرٹو نے ایک بار پھر بے چین سے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم فارمولے کے بارے میں ہماری تسلی کراؤ۔ رقم کے بارے میں تمہارے آدمی پہلے ہی تسلی کر چکے ہیں''......عمران نے خشک لہجے میں کہا تو جیرٹو نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی پیکٹ باہر نکال لیا جو اس سے پہلے کیلارڈ نے عمران کو دیا تھا۔ یہ وہی پیکٹ تھا جو عمران نے خود بنا کر کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا کے لئے بک کرایا تھا۔ جیرٹو نے بھی اسے نہ کھولا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ تم نے پیکٹ کھول لیا ہوگا اس لئے میں اپنے ساتھ پروجیکٹر لے آیا تھا کہ فلم کو چیک کرسکوں لیکن پیکٹ ویسے ہی بند ہے اس لئے اب اسے چیک کرنے کی ضرورت نہیں رہی''۔عمران نے پیکٹ کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ ہے رقم۔ سنبھال لو''......عمران نے پیکٹ کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے میز پر موجود اس بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں رقم موجود تھی اور جیرٹو کسی ایسے معصوم بچے کی طرح بیگ پر جھپٹا جیسے کافی عرصے بعد بچے کو اپنا پسندیدہ کھلونا ملا ہو۔ اس نے بیگ کھولا اور گڈیاں نکال کر باہر میز پر رکھنے لگا۔ پھر اس نے باقاعدہ گڈیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

''ٹھیک ہے'' ...... تھوڑی دیر بعد جیرٹو نے مطمئن لہجے میں کہا اور رقم کو واپس بیگ میں ڈال کر اس نے بیگ بند کیا اور اسے اٹھا کر اپنے ایک آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

''ایک منٹ جیرٹو'' ...... عمران نے کہا تو جیرٹو ایک جھٹکے سے مڑا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے خصوصی طور پر اس دور دراز پوائنٹ کو اس لین دین کے لئے کیوں منتخب کیا ہے جبکہ یہ لین دین تو شہر میں کسی جگہ بھی ہوسکتا تھا'' ...... عمران نے کہا۔

''یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے سمجھے۔ میں نے جو مناسب سمجھا ہے وہی کیا ہے'' ...... جیرٹو نے قدرے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ یہ بتادو کہ یہاں خفیہ کیمرہ نصب کرانے اور لین دین کی باقاعدہ فلم بنانے کی کیا ضرورت تھی'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''صرف اس لئے کہ کل کو حکومت پاکیشیا یہ نہ کہہ سکے کہ اسے فارمولا نہیں ملا'' ...... جیرٹو نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے واپس مڑ گئے اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی احاطے میں آگئے۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت ان کے پیچھے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد جیرٹو کی کار سٹارٹ ہو کر مڑی اور پھر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی احاطے سے باہر نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''عمران صاحب۔ چیک کر لیں ایسا نہ ہو کہ پیکٹ کے اندر فارمولا تبدیل کر دیا گیا'' ...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ پیکٹ کو کھولا ہی نہیں گیا۔ اس پر میری مخصوص نشانیاں موجود ہیں'' ...... عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا پروگرام ہے۔ فارمولا تو مل گیا ہے'' ...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کچھ دیر ٹھہر جاؤ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ضرور ہے جو نظر نہیں آ رہی'' ...... عمران نے کہا۔

''محسوس تو مجھے بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لیکن گڑ بڑ کہاں ہوسکتی ہے۔ یہ لوگ تو واقعی واپس چلے گئے ہیں'' ...... جولیا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمارے خلاف راستے میں کہیں نہ کہیں پلاننگ کی گئی ہوگی'' ...... صفدر نے کہا۔

''جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اب یہاں سے تو چلیں'' ...... تنویر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے۔ لیکن بہر حال ہمیں محتاط رہنا ہوگا'' ...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب دوسرا بیگ اٹھا کر اپنی کار میں لے آئے اور دوسرے لمحے کار تیز رفتاری سے احاطے سے نکل کر واپس مین روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ شروع شروع میں تو وہ لوگ بے حد چوکنا رہے لیکن جب زرعی فارم سے وہ کافی فاصلے پر پہنچ گئے تو ان کے اعصاب خود بخود ڈھیلے پڑ گئے۔ مین روڈ اس زرعی فارم سے سات آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا اس لئے انہیں مین روڈ تک پہنچتے پہنچتے تقریباً نصف گھنٹہ لگ گیا لیکن ابھی مین روڈ تھوڑے فاصلے پر ہی تھا کہ اچانک عمران نے پوری قوت سے بریک لگائے اور ٹائر ایک طویل چیخ مار کر سڑک پر جم سے گئے۔ کار ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی تھی کیونکہ سڑک پر ایک بڑا سا درخت سڑک کی چوڑائی میں گرا ہوا تھا۔

''خبردار۔ ہاتھ اٹھا کر باہر آجاؤ ورنہ ایک لمحے میں ہلاک کر دیئے جاؤ گے'' ...... اسی لمحے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دونوں اطراف کے درختوں کی اوٹ سے چار چار مشین گنوں سے مسلح افراد سامنے آ گئے۔

''لو بھئی جو خطرہ ہمارے اعصاب پر سوار تھا وہ سامنے آ ہی گیا'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسی اطمینان سے کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے البتہ اس نے اپنی پشت کار سے لگا رکھی تھی۔

''وہ فارمولا کہاں ہے جو تم نے جیرٹو سے حاصل کیا ہے'' ...... ایک آدمی نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔ عقبی سیٹ سے صفدر بھی باہر نکل کر

عمران کے ساتھ کھڑا ہوگیا جبکہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل دوسری طرف سے باہر نکلے تھے اور ظاہر ہے وہ دوسری طرف موجود ہوں گے۔

''پہلے یہ بتادو کہ تمہارا تعلق جیرٹو سے ہے یا کسی اور سے''۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

''جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ میں فائر کھول دوں گا اور پھر فارمولا تمہاری لاش سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے''...... اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''تو تم لوگوں کا خیال ہے کہ فارمولا ہم جیب میں ڈال کر چل پڑے ہوں گے۔ ہمیں پہلے سے اندازہ تھا کہ ایسی کوئی کاروائی رقم لینے کے بعد ہمارے ساتھ ہوسکتی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ کیا فارمولا تم زرعی فارم میں چھوڑ آئے ہو''۔ اس آدمی نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے چینی تھی۔

''تم پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا تعلق کس سے ہے تاکہ میں اندازہ کرسکوں کہ تمہیں مزید کتنی رقم دے کر بات ختم کی جاسکتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہمارا تعلق ایسے گروپ سے ہے جسے تم نہیں جانتے اور ہمیں رقم نہیں فارمولا چاہیے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''فارمولے کیلئے تمہیں ہمارے ساتھ واپس جانا ہوگا ورنہ تم قیامت تک فارمولا تلاش نہ کرسکو گے اور یہ بھی بتادوں کہ اگر تم نے ہم پر فائر کھولنے کی حماقت کی تو پھر تم کبھی بھی فارمولا حاصل نہ کرسکو گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم لوگ کار سے ہٹ کر ہماری طرف منہ کرکے قطار میں کھڑے ہوجاؤ''...... اس آدمی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''اوکے۔ جیسا تم چاہو''...... عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ مسلسل سر پر رکھے ہوئے تھے۔ صفدر نے بھی اس کی پیروی کی جبکہ دوسری طرف سے جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی عمران اور صفدر کی طرح چلتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر وہ سب ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہوگئے۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ تنویر کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ شاید عمران کی وجہ سے خاموش تھا۔

''ان کی تلاشی لو''...... اس آدمی نے اپنے ان ساتھیوں سے کہا جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں موجود تھے۔

''تلاشی ہماری لے سکتے ہو لیکن ہمارے ساتھ خاتون بھی ہے اسے ہاتھ مت لگانا ورنہ معاملہ بگڑ جائے گا''...... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے جسم یکلخت مزید تن گئے کیونکہ وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئے تھے۔

''اس عورت کی تلاشی علیحدہ لی جائے گی۔ ابھی ان چاروں کی تلاشی لو لیکن محتاط رہنا''...... اس آدمی نے کہا۔

''اور صرف تلاشی لینا۔ گدگدیاں مت نکالنا ورنہ میں دوڑ کر تمہارے باس کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ میں گدگدیوں سے الرجک ہوں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''زیادہ بکواس مت کرو۔ خاموش رہو''...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے پھر گدگدی۔ میں کہہ دیتا ہوں''...... اچانک عمران کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی جیسے کمان تیر سے نکلتا ہے اس طرح عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے سامنے موجود چار مسلح افراد پر ٹوٹ پڑے۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ عمران اس آدمی پر جھپٹا تھا جو اس سے بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے ایک لمحے میں اسے اٹھا کر زمین پر اس انداز میں پٹخ دیا تھا کہ اس کی گردن میں مخصوص بل آگیا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا جبکہ باقی ساتھیوں نے باقی تین افراد کو ان کے سنبھلنے سے پہلے انہیں پوری قوت سے دھکے دے کر اچھال دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل گئیں تھیں۔ ایک بار پھر مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ماحول انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ تینوں ختم ہو چکے تھے اور یہ فائرنگ صفدر نے کی تھی جس نے دوڑتے ہوئے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔

انہیں اپنے عقب میں موجود افراد کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے عقب میں ہونے والی فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سن چکے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ فائرنگ جولیا نے کی ہوگی۔ ظاہر ہے تلاشی لینے کے لئے ان لوگوں نے اپنی مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوں گی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے اچانک دوڑ پڑنے کی وجہ سے وہ سنبھل ہی نہ سکے تھے۔ ادھر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس آدمی کے سر اور گردن پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر اس نے سیدھا کھڑا ہو کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''گڈ جولیا۔ تم نے بروقت کاروائی کی ہے''...... عمران نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارا اشارہ سمجھ گئی تھی''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ تنویر کے سامنے تو یہ بات مت کرو ورنہ ابھی میری لاش بھی ان کے پاس پڑی ہوئی نظر آ رہی ہوگی''...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو باقی ساتھیوں کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار نارمل ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ جیرٹو گروپ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''دیکھو۔ اب اسی سے معلوم کرنا ہوگا۔ تم لوگ ادھر ادھر پھیل کر چیک کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے دوسرے ساتھی کہیں اور ہوں اور فائرنگ کی آوازیں سن کر اچانک ہمارے سروں پر نہ پہنچ جائیں''...... عمران نے کہا صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے مڑے اور پھر آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ جولیا وہیں عمران کے ساتھ ہی کھڑی رہی۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو کر اس نے اپنا پیر اس کی گردن کی سائیڈ پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کا پیر آہستہ سے مخصوص انداز میں گھوما تو اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا اور اس کے منہ سے بے اختیار خرخراہٹ کی تیز آوازیں نکلنے لگ گئیں۔

''کیا نام ہے تمہارا اور کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے''۔ عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

''ہٹا لو۔ پیر ہٹا لو۔ مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں''...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی بے چارگی سی تھی۔

''بولو۔ جواب دو ورنہ''...... عمران نے پیر کو اور پیچھے کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے پیر ہٹایا نہیں تھا۔

''مم۔ مم۔ میرا نام راسکر ہے۔ میرا تعلق بلیک سروس سے ہے۔ مجھے یہاں باس کیلارڈ نے بھیجا تھا''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا دونوں کے چہروں پر راسکر کی بات سن کر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیلارڈ یا بلیک سروس کا فارمولے سے کیا تعلق اور انہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہاں کیا کارروائی ہو رہی ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو کیلارڈ نے حکم دیا تھا کہ میں اپنے ساتھ سات آٹھ آدمی لے کر یہاں پہنچوں اور یہاں اگر پہلے سے کچھ لوگ موجود ہوں تو انہیں ہلاک کر دوں اور پھر تمہاری کارروائی کر کر تم سے فارمولا حاصل کروں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ تم لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہو اس لئے میں اندھا دھند کارروائی نہ کروں ورنہ فارمولا غائب بھی ہو سکتا ہے۔ پھر میں یہاں پہنچا تو یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے ہم یہاں چھپ گئے تاکہ تم سے فارمولا حاصل کیا جا سکے''...... راسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم فارمولا حاصل کر کے کیا کرتے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں فارمولا حاصل کر کے سٹار کلب جا کر کیلارڈ کے حوالے کر دیتا''...... راسکر نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر واپس آ گیا۔

''عمران صاحب۔ یہاں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ''......عمران پیر ہٹاتے ہوئے کہا تو راسکر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''مم۔مم۔مجھے چھوڑ دو۔پلیز''......راسکر نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔جاؤ''......عمران نے کہا اور راسکر تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت جولیا کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں نکلیں اور راسکر چیخ مار کر اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

''ارے یہ چھوٹی مچھلی تھی۔خواہ مخواہ گولیاں ضائع کیں''۔عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجرموں پر رحم کھانے کی عادت تمہیں کب سے پڑ گئی ہے۔میں چیف کو رپورٹ کروں گی ورنہ تمہاری یہ عادت کسی روز ہم سب کو لے بیٹھے گی''......جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے ایک ڈاکٹر کا مضمون پڑھا تھا کہ مجرم دراصل مریض ہوتے ہیں اس لئے انہیں مریض کے طور پر ٹریٹ کیا جائے۔اب تم خود بتاؤ کہ مریضوں کو گولی ماری جاتی ہے''......عمران نے مڑ کر واپس کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔میں بھی کافی عرصے سے محسوس کر رہا ہوں کہ آپ میں مجرموں پر رحم کھانے کی عادت پڑتی جا رہی ہے''......صفدر نے کہا۔

''ارے ارے۔مجرم خود تو نہیں بن جاتے۔انہیں معاشرہ مجرم بناتا ہے اس لئے اصل میں تو معاشرے کو ٹھیک کرنا چاہئے''۔عمران نے کہا۔

''ہم نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا معاشرے کو ٹھیک کرنے کا۔اب کیا پروگرام ہے''......جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''راسکر نے جو کچھ بتایا ہے اس کا مطلب ہے کہ بلیک سروس کو اس ساری کارروائی کا پہلے سے علم تھا کہ جیرٹو دس کروڑ ڈالر لے کر فارمولا واپس کر رہا ہے۔اس پر انہوں نے دوبارہ فارمولا حاصل کرنا چاہا وہ اسکے پیچھے پھر پاگل ہو رہے ہیں''......عمران نے کہا۔اس دوران کیپٹن شکیل اور تنویر بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

''پاگل تو ہونا ہی ہے تم جو اتنی بڑی بڑی رقمیں انہیں دیتے چلے آ رہے ہو''......تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے تم سب نے آج کیا میرے خلاف محاذ بنا لیا ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب چلو یہاں سے اور فارمولا پاکیشیائی سفارت خانے کے حوالے کرو تاکہ سفارتی بیگ کے ذریعے یہ پاکیشیا پہنچ جائے۔اس کے بعد ان دونوں تنظیموں سے حساب کتاب بھی چکانا ہے''۔جولیا نے اس طرح تحکمانہ لہجے میں کہا جیسے مشن کی اصل لیڈر وہی ہو۔

''حساب کتاب۔کیا مطلب۔وہ رقومات پاکیشیا کی نہیں تھیں اس لئے کیسا حساب کتاب''......عمران نے چونک کر کہا جبکہ اس دوران کیپٹن شکیل نے سڑک پر پڑے ہوئے درخت کو دھکیل کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔

''یہ رقومات ان مجرموں کی بجائے یہاں کے کسی خیراتی ادارے کو بھی دی جا سکتی ہیں ورنہ ان رقومات سے یہ مجرم مزید جرائم کریں گے اور اس طرح ان کے جرائم کا گناہ ہمارے کھاتے میں پڑتا رہے گا''......جولیا نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔یہ بات تم نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔اوہ۔یہ تو واقعی صدقہ جاریہ کی طرح گناہ جاریہ والا سلسلہ بن جائے گا۔اوہ۔ویری بیڈ''......عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر دی۔باقی ساتھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

''تم کسی کی سنتے ہی نہیں ہو۔تمہیں کیا بتایا جائے''......جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے وہ تو میں اس لئے نہیں سنتا کہ باقی ساری عمر سننا ہی تو ہے اس لئے چلو جتنا عرصہ نہیں سنتا وہ فائدے میں ہی جائے''۔عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو تیزی سے ٹرن دے کر اسے واپس زرعی فارم کی طرف موڑ دیا۔

''کیا مطلب ۔تم واپس کیوں جا رہے ہو''...... جولیا نے حیرت سے کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے

''تم خود ہی تو کہہ رہی ہو کہ حساب کتاب چکانا ہے''۔عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو اس کے لئے واپس جانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جہاں حساب کتاب ہوا ہے وہیں چکایا جا سکتا ہے۔اب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ حساب کتاب تو زرعی فارم میں ہو اور اسے چکایا شہر کی کسی دوسری جگہ پر جائے''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔آپ کی اس طرح واپسی نے واقعی ہمیں حیران کر دیا ہے۔کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے''......صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اتنی آسانی سے جولیا کو وہ کچھ نہیں بتائے گا جو وہ جاننا چاہتی ہے اور جولیا کی جھنجھلاہٹ بڑھ کر غصے میں تبدیل ہو جائے گی۔

''خاص ہی نہیں بلکہ خاص الخاص''......عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب کو فارمولے پر شک پڑ گیا ہے''......اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو نہ صرف باقی ساتھی بلکہ خود عمران بھی کیپٹن شکیل کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔کیا مطلب۔فارمولے پر شک۔کیا کہہ رہے ہو''۔جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے یہ، کیونکہ ان لوگوں نے جس انداز میں حملہ کیا ہے اور ان کا تعلق جس طرح بتایا گیا ہے کہ بلیک سروس سے ہے اور اس آدمی نے بتایا ہے کہ انہیں یہی بتایا گیا تھا کہ ٹاسکو کے آدمی یہاں چھپے ہوں گے لیکن وہ یہاں موجود نہیں تھے۔اس کے بعد عمران صاحب کی زرعی فارم واپسی سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں جا کر پروجیکٹر پر فارمولا چیک کرنا چاہیے''......کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن تمہیں پوری تفصیل کس نے بتائی۔میرے ساتھ تو جولیا ہی تھی۔تم تو باقی ساتھیوں کے ساتھ گھوم پھر رہے تھے''۔عمران نے کہا۔

''میں نے بتایا تھا انہیں''......جولیا نے کہا۔

''لیکن ان باتوں سے یہ نتیجہ کیسے اخذ کر لیا تم نے''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ٹاسکو کے چیف جیرٹو نے پہلے یہی پلاننگ بنائی تھی کہ ہمیں اصل فارمولا دیا جائے اور پھر یہاں جب ہم پہنچیں تو اس کے آدمی ہمیں ہلاک کر کے ہم سے فارمولا لے جائیں۔اس نے یہ دور دراز زرعی فارم بھی اسی لئے منتخب کیا اور اتنے فاصلے کے بعد حملے کا مطلب ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے زرعی فارم میں بے حد چوکنا ہوں گے اور اردگرد کے علاقے کو بھی چیک کر لیں گے لیکن انسانی نفسیات کے مطابق پانچ چھ کلومیٹر کا فاصلہ طے ہو جانے کے بعد ہم مطمئن ہو چکے ہوں گے اور ایسے وقت میں ہمیں آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے اور اس نے پلاننگ بھی یہی بنائی ہوگی۔ایسی تنظیموں کے آدمی ایک دوسرے کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوتے ہیں اس لئے یہ پلاننگ بلیک سروس کے کنگ یا کیلارڈ تک پہنچ گئی اور اس نے فارمولا حاصل کر کے اس سے مزید رقم کمانے کے لئے اپنے آدمی بھیج دیئے لیکن شاید عین وقت پر کسی بھی وجہ سے جیرٹو کا ارادہ تبدیل ہو گیا اور اس نے اصل کی بجائے جعلی فارمولا یا جعلی پیکٹ ہمارے حوالے کر دیا۔اس طرح اب اسے ہم پر حملہ کرنے کی ضرورت ہی نہ رہی اسی لئے اس نے فلم بھی بنائی تھی کہ فلم کے مطابق عمران صاحب نے بھی یہی کہا کہ فارمولا اصل اور اب اس نئی سچویشن کی وجہ سے عمران صاحب کو اس فارمولے پر شک پڑا ہے۔پروجیکٹر گو بیگ میں موجود ہے۔لیکن یہ پروجیکٹر بجلی سے چلتا ہے اس لئے اس چیکنگ کے لئے قریب ترین اور مناسب ترین جگہ یہی زرعی فارم ہی ہو سکتا ہے''......کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیوں عمران۔کیا کیپٹن شکیل کا خیال درست ہے''......جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اب حقیقتاً مجھے کیپٹن شکیل کے ذہن سے خوف آنے لگ گیا ہے۔شاید اس نے ایسا کوئی خاص علم حاصل کر لیا ہے کہ یہ بغیر کسی کے

ذہن کو چیک کئے اور بغیر اسے محسوس کرائے اس کے ذہن میں ابھر آنے والے تمام خیالات اس قدر وضاحت سے پڑھ لیتا ہے۔ جو کچھ کیپٹن شکیل نے کہا ہے میں نے واقعی یہی سب کچھ سوچ کر واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے'' ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ عمران کی موت کا وقت قریب آچکا ہے''۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب لوگ اس طرح اچھلے جیسے کار میں کوئی خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے'' ...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ باقی سب ساتھی بھی اس طرح تنویر کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں تنویر کے دماغی توازن پر شک پڑ گیا ہو۔

''کیپٹن شکیل۔ تم میرے ذہن کا تجزیہ تو کرتے ہو۔ اب تنویر کے ذہن کا تجزیہ بھی کر کے بتاؤ کہ اس نے یہ فقرہ کیوں اور کس پیرائے میں کہا ہے'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری سمجھ میں واقعی تنویر کی بات نہیں آئی'' ...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہارا علم صرف میرے ذہن کہ پڑھنے تک محدود ہے۔ بہر حال میں بتا دیتا ہوں کہ تنویر یہ بات کس پیرائے میں کی ہے جس طرح تم نے میرے ذہن کا تجزیہ کر کے نتیجہ نکالا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی میرے جیسا دماغ دیا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ میں خوش قسمتی سے ٹیم کا لیڈر بنا دیا گیا ہوں جبکہ تم لیڈر نہیں ہو۔ اگر لیڈر بن جاؤ تو تمہارا ذہن بھی میری طرح فوری انداز میں کام کر سکتا ہے اور تنویر کی اس بات کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ میرا متبادل سامنے لے آیا ہے اس لئے اب میری چھٹی ہونے والی ہے۔ کیوں تنویر۔ میں نے درست کہا ہے'' ...... عمران نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا واقعی یہی مطلب تھا لیکن اب اپنا فقرہ واپس لیتا ہوں'' ...... تنویر نے جواب دیا تو سب لوگ ایک بار پھر چونک پڑے۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے'' ...... اس بار عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

''اگر کیپٹن شکیل تمہاری طرح میری بات کا مطلب سمجھ جاتا تو مجھے اس بات پر یقین آ جاتا۔ اب ایسا نہیں ہے کیونکہ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ کیپٹن شکیل کا ذہن ابھی تمہارے ذہن سے بہت پیچھے ہے'' ...... تنویر نے کہا۔

''اللہ کرے کیپٹن شکیل کا ذہن ہمیشہ پیچھے ہی رہے'' ...... جولیا نے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اس دوران کار زرعی فارم کے احاطے میں داخل ہو کر عمارت کے سامنے رک گئی تھی۔

''جولیا تم بیگ لے کر اندر میرے ساتھ آؤ جبکہ باقی ساتھی ادھر ادھر پھیل کر نگرانی کریں گے کیونکہ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے'' ...... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ تنویر نے عقبی طرف پڑا ہوا بیگ اٹھا کر جولیا کے حوالے کیا اور جولیا بیگ لے کر عمران کے پیچھے عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆☆

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھے ہوئے سٹارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

''سٹارک بول رہا ہوں''......دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو سٹارک بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سٹارک بول رہا ہوں''......اس نے ایک بار پھر اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

''جیرٹو بول رہا ہوں سٹارک۔کیا تم سی ٹاپ فارمولا خریدنے کے لئے تیار ہو یا نہیں''......دوسری طرف سے ٹاسکو کے چیف جیرٹو کی آواز سنائی دی۔

''میں نے سنا ہے کہ تم نے یہ فارمولا دس کروڑ ڈالرز میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کر دیا ہے۔پھر یہ آفر کیوں کر رہے ہو''......سٹارک نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں سٹارک۔میرا نام جیرٹو ہے جیرٹو۔میں نے ان پاکیشیائیوں سے دس کروڑ ڈالرز بھی وصول کر لئے ہیں اور فارمولا بھی میرے پاس ہے''......دوسری طرف سے جیرٹو نے کہا تو سٹارک بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔یہ کیسے ممکن ہے۔یہ لوگ اتنی آسانی سے تو مار کھانے والے نہیں ہوتے۔یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہوتے ہیں''......سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک تو حکومت کے ایجنٹوں کو اس بات کا خواہ مخواہ زعم ہوتا ہے کہ وہ تربیت یافتہ ہیں اور دوسرے وہ سب سے عقلمند۔میں تمہیں مختصر طور پر بتاتا ہوں کہ میں نے کیا کیا ہے تاکہ تمہاری تسلی ہو سکے''......جیرٹو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اچھا۔پھر تو واقعی میرے لئے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے''۔سٹارک نے کہا تو جیرٹو نے اسے ڈیل کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

''میرے پاس یہ فارمولا دوبارہ پہنچا ہے۔دونوں بار یہ ایک ہی پیکٹ میں بند تھا اور میں نے دیکھا کہ پیکٹ پر ایسی جگہوں پر مخصوص نشانات بنائے گئے تھے جہاں سے اس پیکٹ کو کھولا جا سکتا تھا۔ان نشانات کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک تجویز آ گئی۔میں نے ایک ماہر سے ایسے ہی نشانات علیحدہ تیار کرائے اور پھر اس پیکٹ کو کھول کر اس میں موجود مائیکرو فلم کی ڈبیہ نکال کر اس کی جگہ ایک سادہ ڈبیہ رکھ دی اور پھر اسی طرح کے پیکنگ کاغذ کے ذریعے اس کو دوبارہ پیک کر دیا گیا اور مخصوص جگہوں پر وہ مخصوص نشانات بھی بنا دیئے گئے اور اس انداز میں کہ وہ کسی صورت بھی مشکوک نہ ہو سکے۔اس ایشیائی نے جس کا نام عمران تھا اس پیکٹ کو غور سے دیکھا اور انہی نشانات کی موجودگی کی وجہ سے وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے پیکٹ کو کھولے بغیر قبول کر لیا۔اس طرح میں نے دس کروڑ ڈالرز بھی وصول کر لئے اور فارمولا بھی میرے پاس ہے اور وہ احمق جسے تم تربیت یافتہ کہہ رہے ہو سادہ مائیکرو فلم لئے پاکیشیا پہنچ جائے گا''......جیرٹو نے مزے لے کر مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہاں جا کر جب اصل بات سامنے آئے گی تو وہ دوبارہ آ جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ معاملات زیادہ بگڑ جائیں''۔سٹارک نے کہا۔

''میں نے اس لین دین کی باقاعدہ فلم بنائی ہے جس میں آوازیں بھی باقاعدہ ٹیپ شدہ ہیں۔میں یہ فلم ثبوت کے طور پر پیش کر دوں گا اور کہوں گا کہ یہ ایجنٹ خود غدار ہے۔اس نے خود ہی فارمولا تبدیل کر لیا ہے اور ایجنٹ تو بہر حال غداری کرتے ہی رہتے ہیں''۔جیرٹو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ٹھیک ہے۔لیکن اب تم کتنی رقم ڈیمانڈ کرو گے''۔سٹارک نے کہا۔

''میں یہ فارمولا باقی ملکوں کو بھی فروخت کر سکتا تھا لیکن تمہیں میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے پہلے اس فارمولے کو بالا ہی بالا اڑانے کی کوشش کی تھی۔گو میرے آدمیوں نے تمہارے ہائر شدہ آدمیوں کا خاتمہ کر کے فارمولا مجھے پہنچا دیا اور مجھے تمہاری اس کوشش پر بے حد غصہ آیا تھا لیکن اب مجھے احساس ہوا کہ تم نے بہر حال اپنے طور خاصی دلیری سے کام لیا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ فارمولا انعام کے طور پر دے دیا جائے

تا کہ تم اپنی حکومت پر اپنی کارکردگی کی دھاک بٹھا سکو'' ...... جیرٹو نے کہا۔

''انعام کے طور پر۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات''۔ سٹارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دس کروڑ ڈالرز کا مال اگر تمہیں دو کروڑ ڈالرز میں مل جائے تو یہ کوئی قیمت تو نہ ہوئی۔ انعام ہی ہوا'' ...... جیرٹو ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن دو کروڑ ڈالرز کی ادائیگی کے بعد میری دھاک کیسے حکومت سا ڈان پر بیٹھ جائے گی'' ...... سٹارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم انہیں کہہ سکتے ہو کہ تم نے پاکیشیائی ایجنٹ سے اسے دو کروڑ ڈالرز میں خرید لیا ہے جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ نے اس کے دس کروڑ ڈالرز ادا کئے ہیں اس طرح تمہاری دھاک تمہاری حکومت پر یقیناً بیٹھ جائے گی'' ...... جیرٹو نے کہا تو سٹارک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ جیرٹو کی اس بات سے سمجھ گیا تھا کہ وہ کیوں فارمولا اسے فروخت کرنا چاہتا ہے تا کہ بعد میں وہ خود ہی یہ اطلاع حکومت پاکیشیا تک پہنچا سکے کہ اس کے ایجنٹ نے یہ فارمولا دو کروڑ ڈالرز میں سٹارک کو فروخت کیا ہے۔

''تم دس کروڑ ڈالرز وصول کر چکے ہو اس لئے اب میں اس کے ایک کروڑ ڈالرز دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں'' ...... سٹارک نے کہا۔

''نہیں۔ دو کروڑ ڈالرز بھی صرف تمہارے لئے ہیں ورنہ دوسروں کے لئے تو وہی سابقہ رقم ہے'' ...... جیرٹو نے کہا۔

''لیکن جس طرح تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے فراڈ کیا ہے اس طرح تم میرے ساتھ بھی کر سکتے ہو'' ...... سٹارک نے کہا۔

''تم آدھی رقم پہلے دے دو اور فارمولا اپنے ملک بھجوا دو۔ وہاں سے جب ماہرین اس کی تصدیق کر دیں کہ یہ اصل ہے تو پھر تم آدھی رقم دے دینا'' ...... جیرٹو نے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے لیکن ایک کروڑ ڈالرز کی رقم مجھے حکومت سے وصول کرنے میں کچھ وقت تو بہر حال لگ ہی جائے گا''۔ سٹارک نے کہا۔

''میں زیادہ سے زیادہ آج رات دس بجے تک انتظار کروں گا اس کے بعد معاہدہ ختم'' ...... جیرٹو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر سودا ہو گیا۔ میں سفارت خانے کے ذریعے رقم منگواتا ہوں۔ لیکن اب تم سے رابطہ کیسے ہوگا''۔ سٹارک نے کہا۔

''میری خصوصی فریکونسی نوٹ کر لو اس پر رابطہ کر سکتے ہو''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیرٹو نے خصوصی فریکونسی بتا دی۔

''او کے۔ ٹھیک ہے'' ...... سٹارک نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور سٹارک نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''سٹارک بول رہا ہوں'' ...... سٹارک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کیلارڈ بول رہا ہوں'' ...... دوسری طرف سے بلیک سروس کے نمبر ٹو کیلارڈ کی آواز سنائی دی تو سٹارک بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''سی ٹاپ فارمولا خریدنے میں انٹرسٹڈ ہو یا نہیں'' ...... دوسری طرف سے کیلارڈ نے کہا تو سٹارک محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی پر بے اختیار اچھل پڑا۔

''سی ٹاپ فارمولا۔ کیا مطلب۔ وہ تمہارے پاس کہاں ہے۔ تم نے تو اسے پاکیشیائی ایجنٹ کو فروخت کر دیا تھا اور وہاں سے وہ جیرٹو کے پاس پہنچ گیا ہے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''ہاں اور جیرٹو نے دس کروڑ ڈالرز میں اسے پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کر دیا لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں سے یہ فارمولا اب بلیک سروس کے پاس پہنچ چکا ہے'' ...... کیلارڈ نے کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے تمہارے پاس فروخت کر دیا ہے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''نہیں۔ انہیں ہلاک کر کے ان سے یہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے'' ...... کیلارڈ نے جواب دیا۔

''تم نے اب اسے چیک کیا ہے'' ...... سٹارک نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش http://www.kitaabghar.com

''میں نے کیا چیک کرنا ہے۔ وہ وہی فارمولا ہے جو جیرٹو نے انہیں فروخت کیا ہے'' ...... کیلارڈ نے جواب دیا۔

''تو پھر پہلے اسے چیک کر لو۔ وہ فارمولا نہیں ہے بلکہ سادہ فلم کی ڈبیہ ہے۔ فارمولا جیرٹو کے پاس ہے'' ...... سٹارک نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات'' ...... کیلارڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''اس میں سمجھ میں نہ آنے والی کون سی بات ہے۔ کہہ تو رہا ہوں کہ اصل فارمولا تمہارے پاس نہیں ہے اس پیکٹ میں فارمولے کی جگہ سادہ مائیکرو فلم ہے۔ تم چیک کر لو'' ...... سٹارک نے کہا۔

''ابھی فارمولا میرے پاس نہیں پہنچا لیکن بہرحال وہ کسی بھی لمحے پہنچ سکتا ہے لیکن تم یہ بات کس بنیاد پر کر رہے ہو'' ...... کیلارڈ نے کہا۔

''اس بنیاد پر کہ جیرٹو تمہارے فون آنے سے چند لمحے قبل اس کا سودا مجھ سے کیا ہے۔ اس نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے دس کروڑ ڈالرز وصول کر کے انہیں سادہ فلم دے دی ہے اور اب اس نے مجھ سے اس کا سودا کیا ہے''۔ سٹارک نے کہا۔

''اوہ۔ اس نے یقیناً تم سے غلط بیانی کی ہے۔ وہ اب تم سے بھی رقم وصول کرنا چاہتا ہے'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سٹارک ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''اوہ۔ تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو'' ...... سٹارک نے کہا۔

''اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو اسے کیا ضرورت تھی اپنے پوائنٹ سے چھ کلو میٹر کے فاصلے پر اپنے آدمی تعینات کرنے کی کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ان سے یہ فارمولا حاصل کریں''۔ کیلارڈ نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کھل کر بات کرو کیلارڈ''۔ سٹارک نے کہا۔

''ایک شرط ہے۔ تم اسے کچھ نہیں بتاؤ گے'' ...... کیلارڈ نے کہا۔

''وعدہ رہا۔ ویسے بھی تم میری عادت جانتے ہو'' ...... سٹارک نے کہا تو کیلارڈ نے اسے جیرٹو کی ساری منصوبہ بندی تفصیل سے بتا دی جو اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود اس کے خاص آدمی نے بتائی تھی۔

''لیکن پھر تمہارے پاس یہ فارمولا کیسے پہنچ جائے گا''۔ سٹارک نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

''میرے آدمی وہاں پہنچیں گے اور وہ ٹاسکو کے آدمیوں کو ہلاک کر کے پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کریں گے اور ان سے فارمولا حاصل کر کے مجھ تک پہنچا دیں گے'' ...... کیلارڈ نے کہا۔

''اوہ۔ یہ بات ہے تو پھر پہلے فارمولا چیک کر لو۔ اگر یہ اصل فارمولا ہوا تو مجھے فون کرنا۔ میں تمہیں اس کی معقول قیمت دوں گا'' ...... سٹارک نے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے'' ...... کیلارڈ نے کہا اور سٹارک نے رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ جیرٹو اس طرح مجھ سے انتقام لینا چاہتا ہے'' ...... سٹارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ گو کیلارڈ کے فون آنے سے پہلے وہ فوری طور پر ساڈان کے سفیر سے رابطہ کر کے اس سے رقم کی بات کرنا چاہتا تھا لیکن اب اس نے یہ فیصلہ تبدیل کر دیا تھا تاکہ پہلے یہ بات کنفرم ہو جائے کہ اصل فارمولا کس کے پاس ہے اس لئے اسنے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کی۔ ☆

☆☆☆☆

کتاب گھر کی پیشکش http://www.kitaabghar.com

عمران نے کمرے میں پہنچ کر فارمولے والا پیکٹ جیب سے نکالا اور اسے ایک بار غور سے دیکھنے لگا۔ جولیا اس کے ساتھ خاموش کھڑی تھی جبکہ باقی ساتھی باہر نگرانی پر مامور تھے۔

''لگتا تو یہ ٹھیک ہے لیکن''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر ٹھیک ہے تو پھر چیک کرنے کی کیا ضرورت ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''اب چیک کرنا ضروری ہو گیا ہے کیونکہ جیرٹو کی طرف سے پہلے پروگرام سے ہٹ جانا بتا رہا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہوا ہے ورنہ وہ لازماً پہلے پروگرام کے مطابق باہر اپنے آدمی تعینات کر دیتا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کے کالر کے اندر استر میں موجود ایک باریک پھل والا استرا سا نکالا اور اس کی مدد سے اس نے پیکٹ کی ایک سائیڈ کو کاٹ دیا۔ چند لمحوں بعد پیکٹ میں سے فارمولے کی ڈبیا باہر آ گئی۔ عمران نے میز پر موجود بیگ کھولا اور اس میں موجود مائیکرو فلم پروجیکٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر اس کی لیڈ دیوار میں موجود بجلی کی ساکٹ میں لگا کر اس نے مائیکرو فلم کی ڈبیا کھول کر اندر سے مائیکرو فلم نکالی اور اسے پروجیکٹر کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ جدید پروجیکٹر کے اندر بنی ہوئی چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر روشنی کے جھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا اور پھر ہاتھ ہٹا لئے۔ اس کی اور جولیا دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اب سکرین مکمل طور پر روشن ہو چکی تھی لیکن اس پر کسی قسم کے حروف نہ ابھر رہے تھے۔ عمران نے فلم چلنے کے بارے میں نمبرز ظاہر کرنے والے خانے کو دیکھا تو اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اس خانے میں نمبر مسلسل آگے بڑھ رہے تھے لیکن سکرین خالی تھی۔

''یہ کیا مطلب ہوا۔ فلم چل کیوں نہیں رہی''...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''فلم تو چل رہی ہے۔ یہ نمبر بتا رہے ہیں کہ آدھی فلم چل چکی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

''پھر فارمولا سکرین پر کیوں نہیں آ رہا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فلم میں فارمولا موجود ہو تو سکرین پر آئے۔ یہ فلم سادہ ہے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ پیکٹ پر موجود تمہاری لگائی ہوئی نشانیاں درست ہیں اور پیکٹ کھولا ہی نہیں گیا۔ پھر''۔ جولیا نے کہا۔

''یا تو اسے کھولے بغیر کسی اور انداز میں فلم تبدیل کر دی گئی ہے یا پھر اسے اس انداز میں کھولا اور پھر بند کیا گیا ہے کہ میری نظریں بھی دھوکہ کھا گئی ہیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہو سکتی''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پروجیکٹر آف کر دیا۔

''پھر اب کیا ہو گا''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا''...... عمران نے لیڈ کو دیوار میں موجود ساکٹ سے علیحدہ کر کے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم پھر دھوکہ کھا گئے۔ حیرت ہے''۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ میں دھوکہ نہیں کھا سکتا''...... عمران نے پروجیکٹر کو لپیٹ کر واپس بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔

''اب تک تو میرا یہی خیال تھا کہ تم جیسے آدمی کو دھوکہ دینا ناممکن ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں اس قدر چالاک اور عیار ہوں کہ مجھے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا''...... عمران نے بیگ کی زپ بند کر کے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

''چالاکی اور عیاری کی بات نہیں ہے۔ عقلمندی اور ہوشیاری کی بات ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اگر میں عقلمند اور ہوشیار ہوتا تو کیا اس طرح اب تک کنوارہ ہی پھر رہا ہوتا کیونکہ اس دنیا میں جو اتنا عقلمند ہو جانے کے باوجود کنوارہ رہ جائے اسے سادہ لوح ہی کہا جا سکتا ہے''......عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''اور جو خود ہی کنوارہ رہنے کا فیصلہ کر لے اسے کیا کہا جا سکتا ہے''......جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے چارہ''......عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تم واقعی بے چارے ہو اور بے چارے ہی رہو گے''......جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر برآمدے میں پہنچ گئے۔

''بے چاروں کی ٹیم کا لیڈر بے چارہ ہی بن سکتا ہے۔ کیوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ کا موڈ بتا رہا ہے کہ معاملات درست ہیں''......ایک سائیڈ سے صفدر نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ابھی تک تو درست ہیں لیکن کسی بھی وقت بگڑ سکتے ہیں''۔ عمران نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''......صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''ابھی تمہیں جولیا ہنستی اور مسکراتی ہوئی نظر آ رہی ہے اس لئے معاملات درست ہیں لیکن کسی بھی وقت اس کا ہاتھ اس کی جوتی کی طرف بڑھ سکتا ہے اور اس وقت معاملات بگڑ جائیں گے اس لئے تو میں تنویر کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کہاں ہے تاکہ جب معاملات بگڑیں تو وہ انہیں برداشت کر سکے''......عمران نے احاطے میں پہنچ کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''میرا مطلب فارمولے سے تھا۔ اس کا کیا ہوا''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران دھوکہ کھا گیا ہے۔ پیکٹ میں سادہ فلم ہے''......جولیا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

''سادہ فلم۔ اوہ۔ لیکن عمران صاحب تو کہہ رہے تھے کہ انہوں نے پیکٹ کی مخصوص نشانیاں چیک کر لی ہیں''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیرٹو اس سے زیادہ چالاک اور ہوشیار ثابت ہوا ہے''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اور تنویر بھی کار کے پاس پہنچ گئے اور جب انہیں معلوم ہوا کہ فلم سادہ نکلی تو تنویر کا چہرہ بے اختیار بگڑ گیا۔

''اب تک بارہ کروڑ ڈالرز دے چکے ہو تم ان گھٹیا بدمعاشوں کو اور نتیجہ کیا نکلا ہے سادہ فلم''......تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں عمران صاحب۔ تنویر کی بات درست ہے۔ اس بار آپ کی ساری منصوبہ بندی غلط ثابت ہوئی ہے''......صفدر نے کہا۔

''چلو شکر ہے اب تو کسی کو میری سادہ لوحی پر یقین آ جائے گا اور پھر خزاں بہار میں بدل جائے گی ورنہ عقلمندی تو میرے لئے واقعی بلائے جان بن گئی تھی''......عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر بیگ عقبی سیٹ کے پیچھے رکھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں فوری طور پر اس جیرٹو پر ہاتھ ڈالنا ہو گا ورنہ اب اس کی حتی الوسع کوشش ہو گی کہ وہ فارمولا فروخت کر دے''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی کرنا ہو گا۔ بہرحال یہاں سے چلو''......عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تو عمران نے کار موڑ کر احاطے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دی۔

''اب کیا ہم ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹرز جا رہے ہیں''......جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ایک تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے چاہے یہ تنظیم بدمعاشوں کی ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال تنظیم ہی ہے اور دوسری بات یہ سن لو کہ ہم نے ہر قیمت پر پہلے فارمولا حاصل کرنا ہے کیونکہ ابھی ہم زخمی ہیں اور پوری طرح فٹ نہیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہ فارمولا ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں بند ہے

کتاب گھر کی پیشکش
http://www.kitaabghar.com

اور اسے کسی بھی جگہ کسی بھی کلب میں کسی بھی لاکر میں کسی بھی الماری میں یا کسی بھی سیف میں رکھا جا سکتا ہے اور ضروری نہیں کہ یہ فارمولا ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر کے سیف میں ہی رکھا گیا ہو'' ...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''او ہ واقعی۔ لیکن پھر فارمولا کیسے حاصل ہو گا'' ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ رقم دے کر'' ...... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم پھر بدمعاشوں کو رقم دینے کی سوچ رہے ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا تم واقعی احمق ہو گئے ہو'' ...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

''میں نے کہا ہے میں پہلے فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد دی ہوئی ساری رقم اگلوائی جا سکتی ہے ورنہ فارمولا ہمیشہ کے لئے بھی غائب ہو سکتا ہے اور ہم چاہے راگونا کے تمام بدمعاش ہلاک کر دیں ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا'' ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کے لئے آپ نے ظاہر ہے کہ کوئی پلاننگ تو سوچی ہو گی'' ...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایک پلان میرے ذہن میں آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ساڈان حکومت کے نمائندے سٹارک پر ہاتھ رکھا جائے پھر ہی فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے'' ...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب نے درست سوچا ہے۔ جیرٹو دس کروڑ ڈالرز کی بھاری رقم بھی حاصل کر چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہمارے ساتھ فراڈ بھی کر لیا ہے اس لئے اب وہ کوشش کرے گا کہ فارمولا کسی ایسی حکومت کے ایجنٹ کے پاس کم رقم میں فوری فروخت کر دے جس سے اسے فوری رقم بھی مل سکے'' ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ تو ضروری نہیں کہ وہ ایجنٹ سٹارک ہی ہو۔ اسرائیل کا بھی تو کوئی ایجنٹ ہو سکتا ہے'' ...... صفدر نے کہا۔

''میں نے یہ نہیں کہا کہ جیرٹو، سٹارک کو ہی فارمولا فروخت کرے گا۔ میں نے کہا ہے کہ سٹارک کے ذریعے فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے'' ...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن کس طرح۔ کیا سٹارک فارمولا حاصل کر کے ہمیں دے دے گا'' ...... جولیا نے کہا۔

''اگر سٹارک کا قد و قامت ہم میں سے کسی سے ملتا جلتا ہوا تو پھر تو سٹارک واقعی پابند ہو جائے گا ورنہ پھر اسے مجبور کیا جا سکتا ہے'' ...... عمران نے کہا اور اس بار سب نے سوائے تنویر کے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی پلاننگ سے متفق ہو گئے ہوں البتہ تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا اس کا چہرہ ویسے ہی بگڑا ہوا تھا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ سٹارک کہاں مل سکے گا'' ...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا تھا کہ وہ سٹارک ہوٹل کا مالک اور مینجر ہے اور اس کا اٹھنا بیٹھنا سٹارک ہوٹل میں ہی ہے'' ...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سٹارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ سٹارک بول رہا ہوں''...... سٹارک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیلارڈ بول رہا ہوں سٹارک۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ فارمولا ہمارے ہاتھ نہیں لگ سکا''...... دوسری طرف سے بلیک سروس کے کیلارڈ کی آواز سنائی دی تو سٹارک بے اختیار چونک پڑا۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... سٹارک نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ جیرٹو نے اپنا پلان عین آخری لمحات میں بدل دیا تھا جس کا علم مجھے نہ ہو سکا۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہمارے آدمیوں کی لاشیں وہاں سے ملی ہیں اور نہ وہاں پاکیشیائیوں کی لاشیں ہیں اور نہ ہی ٹاسکو کے آدمیوں کی۔ اس سے میں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ جیرٹو نے غلط فارمولا پاکیشیائیوں کے حوالے کیا اور ان سے رقم لے لی۔ اس لئے اس نے اپنے آدمیوں کو وہاں تعینات کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی اور اس لئے اس نے تمہیں فارمولا خریدنے کی آفر کی ہے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''جیرٹو ایسا ہی آدمی ہے۔ مجھے پہلے سے یہی خیال تھا لیکن تمہاری بات سن کر میں شک میں پڑ گیا تھا۔ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب دس بجے سے پہلے مجھے کم از کم ایک کروڑ ڈالرز کا بندوبست کرنا پڑے گا تاکہ فارمولا خریدا جا سکے''...... سٹارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ تمہاری قسمت میں تھا اس لئے تم ہی اسے حاصل کرو گے۔ مجھے تو ان بے چارے پاکیشیائی ایجنٹوں کی قسمت پر افسوس ہو رہا ہے کہ انہوں نے پہلے مجھے دو کروڑ ڈالرز ادا کئے پھر انہوں نے جیرٹو کو دس کروڑ ڈالرز ادا کئے لیکن فارمولا پھر بھی انہیں نہ مل سکا''...... کیلارڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ تو قسمت کی بات ہے۔ میں تو پہلے واقعی مایوس ہو گیا تھا''...... سٹارک نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ وش یو گڈ لک''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سٹارک نے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اتنی جلدی سفارت خانے والے ایک کروڑ ڈالرز کا بندوبست نہ کر سکیں گے کیونکہ انہیں بہرحال حکومت ساڈان کے اعلیٰ افسران سے منظوری وغیرہ لینے کی طویل کارروائی کرنا پڑے گی اور جیرٹو کے مزاج کے بارے میں بھی وہ جانتا تھا کہ اگر دس بجے تک اس نے ایک کروڑ ڈالرز ادا نہ کئے تو پھر وہ فارمولا فروخت کرنے سے ہی انکار کر دے گا اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ فوری طور پر ایک کروڑ ڈالرز کہاں سے حاصل کرے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پیراگون کمپنی''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سٹارک ہوٹل سے سٹارک بول رہا ہوں۔ مارٹی سے بات کراؤ''۔ سٹارک نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

''مارٹی۔ میں سٹارک بول رہا ہوں۔ مجھے ایک کروڑ ڈالرز نقد یا اتنی رقم کا گارنٹڈ چیک چاہئے۔ دو تین روز میں رقم بھی واپس کر دی جائے گی اور منافع بھی ادا کر دیا جائے گا''...... سٹارک نے کہا۔

http://www.kitaabghar.com

''تمہیں معلوم ہے کہ ہم دس فیصد منافع پر کام کرتے ہیں۔ اگر تمہیں منظور ہے تو بات ہو سکتی ہے''...... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

''مجھے منظور ہے لیکن رقم مجھے فوری چاہئے''...... سٹارک نے کہا۔

''اوکے۔ چونکہ تم خود یہ رقم لے رہے ہو اس لئے کسی گارنٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں گارنٹڈ چیک بھیج رہا ہوں۔ میرا آدمی آ رہا ہے اس کا نام میکملن ہے اسے رسید دے دینا اور یہ بھی بتا دوں کہ وعدے کے مطابق اگر ادائیگی نہ ہوگی تو منافع بڑھنا شروع ہو جائے گا''...... مارٹی نے اسی طرح سپاٹ اور کاروباری لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم میکملن کو بھیج دو''۔ سٹارک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''چیلسی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سٹارک بول رہا ہوں چیلسی۔ ابھی پیراگون کمپنی کا آدمی میکملن آئے گا۔ اسے فوراً میرے آفس بھجوا دینا میں انتظار کر رہا ہوں''...... سٹارک نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو سٹارک نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج کا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کیا اور اس پر جیرٹو کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ سٹارک کالنگ۔ اوور''...... فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے سٹارک نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ جیرٹو بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیرٹو کی آواز سنائی دی۔

''میں نے ایک کروڑ ڈالرز کے گارنٹڈ چیک کا بندوبست کر لیا ہے جیرٹو۔ اوور''...... سٹارک نے کہا۔

''کیا رقم تم تک پہنچ چکی ہے۔ اوور''...... جیرٹو نے چونک کر پوچھا۔

''ابھی دس بارہ منٹ میں پہنچ جائے گی۔ اوور''...... سٹارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر میں اپنا آدمی فارمولا دے کر بھیج دیتا ہوں۔ اسے چیک دے دینا اور باقی رقم کا چیک بھی ایک ہفتے کے اندر اندر مجھے مل جانا چاہیے۔ اوور''...... جیرٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن خیال رکھنا۔ کوئی دھوکہ نہ کرنا ورنہ معاملات بے حد خراب ہو جائیں گے۔ اوور''...... سٹارک نے کہا۔

''تم سے دھوکہ کر کے میں نے کیا لینا ہے۔ تمہیں اصل فارمولا مل جائے گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے جیرٹو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ کیا نام ہے تمہارے آدمی کا۔ اوور''...... سٹارک نے کہا۔

''میرا خاص آدمی ہے ایڈورڈ فشر۔ تم بھی اسے جانتے ہو۔ وہ آئے گا فارمولا لے کر۔ اوور''...... جیرٹو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں۔ کب تک پہنچ جائے گا۔ اوور''...... سٹارک نے کہا۔

''ایک گھنٹے تک پہنچ جائے گا۔ اوور''...... جیرٹو نے کہا۔

''ایک گھنٹے تک۔ اتنی دیر۔ اوور''...... سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ میرے ساتھ ہے اور اس وقت راگونا سے کافی دور ایک خاص علاقے میں موجود ہوں۔ اس لئے اسے یہاں سے تم تک پہنچنے میں

http://www.kitaabghar.com

ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ اوور''...... جیرٹو نے کہا۔

''کیا تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے راگونا سے باہر چلے گئے تھے۔ اوور''...... سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آئندہ ایسی بات سوچنا بھی نہ۔ میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے ڈروں گا۔ ویسے بھی وہ اطمینان سے پاکیشیا واپس چلے جائیں گے۔ مجھے ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں ایک اہم کام کی وجہ سے یہاں آیا ہوں اور فارمولے کی اہمیت کے پیش نظر وہ میرے پاس ہے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سٹارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کر دی۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اسے اطلاع ملی کہ پیراگون کمپنی کا آدمی میکملن پہنچ گیا ہے تو اس نے اسے آفس میں بلا لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد میکملن آفس میں آیا۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر سٹارک کی طرف بڑھا دیا۔

''بیٹھو میکملن''...... سٹارک نے لفافہ لیتے ہوئے کہا تو میکملن میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ سٹارک نے لفافہ کھولا اور اندر موجود چیک نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ یہ واقعی ایک کروڑ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک تھا۔ اس نے اطمینان بھرے انداز میں لمبا سانس لیا اور پھر چیک کو لفافے میں ڈال کر اس نے لفافہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔

''اس کی رسید دے دیں''...... میکملن نے کہا تو سٹارک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر میز پر پڑے ہوئے اپنے ہوٹل کے پیڈ کو اپنی طرف کھسکایا۔ اس نے قلمدان سے قلم نکالا اور پھر رسید لکھ کر اس نے نیچے نہ صرف اپنے دستخط کر دیئے بلکہ مخصوص مہر بھی لگا دی اور پھر رسید کا کاغذ پیڈ سے علیحدہ کر کے اس نے میکملن کی طرف بڑھا دیا۔ میکملن نے ایک نظر رسید کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور اٹھ کر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اب سٹارک کو ایڈورڈ فشر کا انتظار تھا کہ وہ اس سے فارمولا حاصل کر سکے۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح مندی کے آثار نمایاں تھے۔

☆☆☆☆

http://www.kitaabghar.com

عمران نے کار سٹارک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے ایک طرف بنی ہوئی وسیع وعریض پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں رنگ برنگی اور جدید ماڈل کی کاریں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ کار ایک سائیڈ پر روک کر وہ سب نیچے اتر آئے۔

''ہم نے کوئی ہنگامہ نہیں کرنا۔ سمجھے۔ کیونکہ ایسی اطلاعات بہت دور تک اور فوری پہنچ جاتی ہیں۔ اگر ہنگامے کی اطلاع جیرٹو تک پہنچ گئی تو پھر ہمارا سارا پلان ختم ہو جائے گا''...... عمران نے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے آہستہ سے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیکن کیا سٹارک آسانی سے کام پر تیار ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''دیکھو۔ فی الحال اس سے ملاقات تو ہو''...... عمران نے گول مول سے لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہو گئے۔ یہاں خاصا رش تھا لیکن شور وغل نہیں تھا۔ ہال کی سجاوٹ اور وہاں موجود افراد کو دیکھ کر صاف معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ ہوٹل جرائم پیشہ افراد کا اڈا نہیں ہے بلکہ متوسط اور شریف لوگوں کا ہوٹل ہے۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے تین نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے دو ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک سامنے فون رکھے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کاؤنٹر کے قریب پہنچے اس لڑکی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''یس سر''...... لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم ناراک سے آئے ہیں اور سٹارک سے ملنا ہے ایک بزنس ٹاک کے سلسلے میں''۔ عمران نے بڑے مہذبانہ لیکن خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کی ملاقات باس سے طے ہے''...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

''طے تو نہیں ہے لیکن طے ہو سکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ نکال کر اس لڑکی کی طرف اچھال دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے''...... لڑکی نے چونک کر کہا اور اسکے ساتھ ہی اسنے واقعی انتہائی چابکدستی سے نوٹ لے کر اسے کاؤنٹر کے نیچے غائب کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ کاؤنٹر کی دوسری لڑکیوں کو شاید اس کا احساس تک نہ ہو سکا تھا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے چیلسی بول رہی ہوں باس''...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ ناراک سے ایک خاتون اور چار مرد تشریف لائے ہیں۔ وہ آپ سے کسی بڑے بزنس کے سلسلے میں معاملات طے کرنا چاہتے ہیں''...... چیلسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ خالصتاً کاروباری افراد ہیں''...... چیلسی نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

''انہیں باس کے آفس تک پہنچا دو اور مسٹر مائیکل آپ دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیں گے''...... چیلسی نے پہلے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نوجوان کی طرف مڑ گیا۔

''آیئے جناب''...... اس نوجوان نے کہا اور سائیڈ پر بنی ہوئی ایک راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک باوردی آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں آتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''مس چیلسی نے بھیجا ہے انہیں۔ باس سے بات کرنے کے لئے''۔ اس نوجوان نے اس باوردی آدمی سے کہا۔

''یس سر۔ تشریف لے جائیں سر''...... اس باوردی نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کر کے خود ہی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

''شکریہ''...... عمران نے چپڑاسی اور اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر تھا اور اس کے جسم پر شربتی رنگ کا سوٹ تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میرا نام سٹارک ہے۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں''۔ اس ادھیڑ عمر نے سب سے آگے موجود عمران کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں''...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ عمران کے ساتھی سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے سٹارک سے مصافحہ نہ کیا تھا۔ سٹارک بھی واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

''جی فرمایئے مسٹر مائیکل''...... سٹارک نے کاروباری انداز میں کہا۔

''ٹاسکو کے چیف جیرٹو سے ایک سائنسی فارمولا خریدنا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو اور تمہیں تمہارا منہ مانگا کمیشن نقد دے سکتے ہیں''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو سٹارک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ اب بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیسا فارمولا اور کون جیرٹو''۔ سٹارک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''مسٹر سٹارک۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ حکومت ساڈان کے ایجنٹ ہیں اور ساڈان کے لئے آپ ٹاسکو کے چیف جیرٹو سے سی ٹاپ فارمولا خریدنا چاہتے تھے لیکن جیرٹو اس کے لئے بھاری رقم طلب کر رہا ہے۔ جو رقم حکومت ساڈان ادا نہیں کرنا چاہتی جبکہ حکومت کافرستان اس سلسلے میں بھاری رقم ادا کرنے کے لئے تیار ہے اور آپ کو اس کا معقول معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ بھی تو ایکریمی ہیں اس کے باوجود آپ ساڈان کے لئے کام کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی کافرستان کے لئے کام کرتے ہیں''۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ لیکن آپ کو میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا''۔ سٹارک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسی باتیں ایجنٹوں سے چھپی نہیں رہ سکتیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو پھر آپ کو یہ اطلاع بھی مل جانی چاہیے تھی کہ جیرٹو نے یہ فارمولا دس کروڑ ڈالرز میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کر دیا ہے''۔ سٹارک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کیا واقعی''...... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں میں درست کہہ رہا ہوں''...... سٹارک نے جواب دیا۔

''ویری سیڈ۔ ورنہ ہم جیرٹو کو دس کروڑ ڈالرز اور آپ کو دو کروڑ ڈالرز کمیشن کے طور پر دینے کے لئے تیار ہو کر آئے تھے۔ ٹھیک ہے بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

''کیا آپ واقعی اتنی رقم اس فارمولے کے لئے خرچ کر سکتے ہیں''...... سٹارک نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کہا تھا اور اس نے اتنی بھاری رقم کا سن کر سٹارک کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک بھی دیکھ لی تھی۔

''ہاں۔حکومت کافرستان تو اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کر سکتی تھی لیکن اب تو بہر حال یہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے''......عمران نے کہا۔

''بیٹھیں''......سٹارک نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔اب صرف وقت ضائع ہو گا اور کیا ہو سکتا ہے۔اس لئے ہمیں اجازت دیں''......عمران نے کہا۔

''آپ بیٹھیں تو سہی۔ہو سکتا ہے آپ کا کام ہو جائے''۔سٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔اوہ۔اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہمیں اور کیا چاہئے''۔عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کمیشن کے طور پر مجھے پانچ کروڑ ڈالرز دے سکیں تو آپ کا کام ہو سکتا ہے''......سٹارک نے کہا۔

''نہیں سوری۔اتنی بڑی کمیشن کیسے دی جا سکتی ہے''۔عمران نے کہا۔

''سوچ لیں اور دوسری بات یہ کہ آپ اس ساری رقم کا گارنٹڈ چیک مجھے دکھائیں۔اس کے بعد بات آگے بڑھ سکے گی''۔سٹارک نے کہا۔

''جب آپ خود کہہ رہے ہیں کہ جیرٹو دس کروڑ ڈالرز کے عوض فارمولا پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کر چکا ہے تو پھر اس سلسلے میں مزید آپ کیا کر سکتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''آپ کو فارمولا چاہئے۔پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیا فروخت ہوا ہے اور کیا نہیں اس بات کو چھوڑیں''......سٹارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے ہمیں واقعی فارمولا چاہئے لیکن اصل''......عمران نے کہا۔

''اصل ہی ملے گا۔اس بات کی فکر مت کریں۔پہلے رقم شو کریں''......سٹارک نے کہا۔

جب ہم خود چل کر آپ کے پاس آئے ہیں اور ہم نے آپ کو خود ہی آفر کی ہے تو اس بارے میں آپ کو کسی الجھن میں نہیں پڑنا چاہئے۔ گارنٹڈ چیک بک ہمارے پاس موجود ہے البتہ آپ پہلے مجھے بتائیں کہ آپ یہ فارمولا کیسے حاصل کریں گے......ہمیں مطمئن کریں''۔عمران نے کہا۔

''فارمولا ابھی پہنچ جائے گا۔ اس بات کی فکر نہ کریں''۔سٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہاں پہنچ جائے گا ابھی۔کیا مطلب''......عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سٹارک کی بات پر سرے سے ہی یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''اصل بات یہ ہے کہ جیرٹو نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے فراڈ کیا ہے اس نے انہیں نقلی فارمولا دے کر ان سے دس کروڑ ڈالرز وصول کر لئے ہیں اور خود وہ راگونا سے باہر کسی خفیہ مقام پر شفٹ ہو گیا ہے۔اس نے مجھ سے بات کی ہے کہ میں حکومت ساڈان کے لئے یہ فارمولا خرید لوں۔ میں نے اس سے سودا کر لیا ہے۔کتنے میں کیا ہے اس سے آپ کو کوئی دلچسپی نہیں ہونی چاہئے۔جو رقم میں نے جیرٹو کو دینی ہے اس کا بندوبست فوری طور پر مجھے اپنے ذرائع سے کرنا پڑا ہے اس لئے حکومت ساڈان کو ابھی تک اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ میں جیرٹو سے فارمولے کا سودا کر چکا ہوں۔جیرٹو کا خاص آدمی ابھی یہاں پہنچنے والا ہے وہ اصل فارمولا مجھے دے گا اور میں رقم اسے دے دوں گا۔اس کے بعد میں اس فارمولے کا مالک ہوں۔اب یہ میری مرضی ہے کہ میں اسے حکومت ساڈان کو فروخت کروں یا آپ کو۔اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر آپ مجھے ساری رقم شو کرا دیں تو میں یہ فارمولا آپ کو دے سکتا ہوں''۔سٹارک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہو گی کہ جس طرح جیرٹو نے پہلے بقول آپ کے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ فراڈ کیا ہے اسی طرح اب وہ آپ سے بھی فراڈ نہیں کرے گا اور اصل فارمولا ہی آپ کو بھجوائے گا''......عمران نے کہا۔

''اس بات کی میں آپ کو گارنٹی دوں گا''......سٹارک نے کہا۔

''ہمارے پاس پروجیکٹر موجود ہے۔باہر ہماری کار میں موجود ہے۔ہم اسی لئے اسے ساتھ لے آئے تھے کہ اگر یہ فارمولا مل جائے تو اسے چیک کیا جا سکے۔اگر آپ اجازت دیں تو میرا ساتھی پروجیکٹر لے آئے۔ہم یہاں آپ کے آفس میں اسے چیک کریں گے۔اگر یہ اصل ہوا تو آپ کو گارنٹڈ چیک دے کر اور فارمولا لے کر ہم چلے جائیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس سودے کا کسی کو علم نہیں ہو گا کیونکہ حکومت کافرستان بھی اسے خفیہ رکھنا چاہتی ہے''......عمران نے کہا۔

’’لیکن یہ تو سائنسی فارمولا ہے۔ اسے آپ کیسے چیک کریں گے‘‘۔ سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہمیں اس بارے میں باقاعدہ بریفنگ دی گئی ہے تاکہ ہم غلط چیز نہ خرید لیں‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے‘‘۔ سٹارک نے کہا۔

’’رچرڈ تم جا کر کار سے بیگ لے آؤ‘‘...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’یس باس‘‘...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

’’آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں فارمولا خریدنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں‘‘...... سٹارک نے صفدر کے باہر جانے کے بعد کہا۔

’’میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایسی خبریں ہم جیسے لوگوں تک بہرحال پہنچ جاتی ہیں‘‘...... عمران نے کہا تو سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور سٹارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... سٹارک نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ اسے بھجوا دو‘‘...... سٹارک نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا لیکن جیسے ہی اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

’’یہ۔ یہ تو‘‘...... آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ جیرٹو کا خاص آدمی ایڈورڈ فشر تھا۔

’’یہ میرے مہمان ہیں۔ تم لے آئے ہو مال‘‘...... سٹارک نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کہا۔

’’یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ یہ‘‘...... ایڈورڈ فشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سٹارک بے اختیار اچھل پڑا۔

’’پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب ایڈورڈ‘‘...... سٹارک کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

’’مسٹر ایڈورڈ۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے‘‘...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’تم فارمولا لے آئے ہو یا نہیں۔ یہ بتاؤ‘‘...... سٹارک نے کہا تو ایڈورڈ بے اختیار چونک پڑا۔

’’ہاں۔ لیکن اب مجھے پہلے چیف سے بات کرنا ہو گی۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ میں چیف کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا۔ یہ وہی ہیں۔ میں پھر آؤں گا‘‘...... ایڈورڈ نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ یہ کارروائی تنویر نے کی تھی۔ نیچے گر کر ایڈورڈ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ تنویر کی لات گھومی اور ایڈورڈ ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات حرکت میں آئی اور ایڈورڈ کے پہلو میں پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے دوبارہ اٹھنے کے قابل نہ چھوڑا۔ یہ سب کچھ جیسے پلک جھپکنے میں ہی ہو گیا تھا۔ جولیا اٹھ کر ایک سائیڈ پر ہو گئی تھی۔

’’یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ یہ جیرٹو کا خاص آدمی ہے۔ وہ تو مجھے اور میرے ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دے گا۔ نکل جاؤ تم۔ میں تم سے کوئی سودا نہیں کر سکتا‘‘...... اچانک سٹارک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب ایک بھاری ریوالور نظر آ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران کا جسم پارے کی طرح تڑپا اور دوسرے لمحے سٹارک کا جسم کسی گیند کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا دروازے کی ساتھ والی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور سٹارک دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو وہ کسی مردہ چھپکلی کی طرح بے حس و حرکت پڑا رہ گیا۔

’’کیا۔ کیا ہوا باس‘‘...... اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باہر موجود باوردی چپڑاسی چیختا ہوا اندر داخل ہوا لیکن دروازے کے ساتھ کھڑے کیپٹن شکیل کا بازو گھوما اور باوردی آدمی بھی سٹارک کی طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات گھومی اور وہ آدمی ایک بار پھر چیخ مار کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے ایڈورڈ کی طرف بڑھا اور اس نے اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد عمران اس کی جیب سے ایک پیکٹ برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

''صفدر کو دیکھو۔ وہ آ رہا ہو گا اور تم باہر کا بھی خیال رکھو۔ میرا خیال ہے کہ یہ فارمولا ہے لیکن اب ہم اسے چیک کر کے ہی جائیں گے''...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''واقعی اب چیکنگ ضروری ہے''...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی البتہ کیپٹن شکیل اندر نہ آیا تھا۔ وہ شاید باہر ہی پہرہ داری کے لئے رک گیا تھا۔

''یہ کیا ہو گیا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جولیا۔ جلدی سے پروجیکٹر نکال اس کی لیڈ الیکٹرانک ساکٹ میں لگاؤ۔ جلدی کرو۔ کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے''...... عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے جولیا سے کہا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئی۔ اس نے بیگ میں سے پروجیکٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اس کی تار سائیڈ دیوار میں موجود ساکٹ میں لگا دی تو عمران آگے بڑھا۔ وہ اس دوران پیکٹ کھول کر اس میں موجود مائیکرو فلم رول نکال چکا تھا۔ اس نے مائیکرو فلم پروجیکٹر میں ڈالی اور پھر خود ہی پروجیکٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر حروف ابھرنے شروع ہو گئے اور عمران کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات ابھر آئے جو بڑے غور سے ان الفاظ کو دیکھ رہا تھا۔

''یہ اصل سی ٹاپ فارمولا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پروجیکٹر سے فلم نکالی اور اسے واپس پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''جولیا۔ پروجیکٹر کو بیگ میں بند کر دو''...... عمران نے جولیا سے کہا اور خود وہ مڑ کر میز کی عقبی طرف موجود کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر پہلے سٹارک بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے میز کی درازیں کھول کر انہیں چیک کرنا شروع کر دیا تو اوپر والی دراز میں اسے ایک لفافہ نظر آ گیا۔ اس نے لفافہ اٹھا کر کھولا تو اس میں ایک کروڑ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک موجود تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے چیک لفافے میں ڈال کر لفافہ جیب میں ڈال لیا۔ باقی درازوں میں ہوٹل کے سلسلے کے کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ عمران واپس آ گیا۔

''اس ایڈورڈ کو اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں کر دو''...... عمران نے صفدر سے کہا۔

''تم اس سے اب کیا پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہو۔ ان دونوں کو ختم کرو اور نکل چلو۔ فارمولا تو مل ہی گیا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''میں نے بارہ کروڑ ڈالرز خرچ کئے ہیں۔ وہ واپس نہیں لینے۔ دو کروڑ ڈالرز بلیک سروس سے اور دس کروڑ ڈالرز ٹاسکو سے''۔ عمران نے کہا۔

''فی الحال یہاں سے چلیں عمران صاحب۔ رقم کے بارے میں بعد میں دیکھا جائے گا۔ ہم نے ابھی اس فارمولے کو محفوظ کرنا ہے اور یہاں کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اچھا۔ تمہاری مرضی۔ ٹھیک ہے۔ ان دونوں کا خاتمہ کر دو اور چلو''...... عمران نے اس انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کی مرضی کا پابند ہو اور اس کے ساتھ ہی تنویر اور صفدر دونوں قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے سٹارک اور ایڈورڈ پر جھک گئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سیدھے ہوئے تو وہ دونوں ان کے ہاتھوں گردنیں تڑوا کر ہلاک ہو چکے تھے۔ تنویر سیدھا ہو کر اس باوردی آدمی کی طرف بڑھنے لگا۔

''نہیں۔ یہ بے چارہ ملازم ہے۔ اسے زندہ رہنے دو''...... عمران نے تنویر سے کہا۔

''یہ ہمارے حلئے سب کو بتا دے گا اس لئے اس کی موت ضروری ہے''...... تنویر نے کہا۔

''حلئے تو ہال میں موجود افراد بھی بتا دیں گے۔ اسے چھوڑ دو اور نکل چلو''...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ کیپٹن شکیل باہر موجود تھا۔

''آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار اپنی اس رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں سے وہ جیرٹو سے فارمولا لینے کی غرض سے روانہ ہوئے تھے۔

☆☆☆☆

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا۔

''یس''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہنری کی کال ہے باس۔ سٹارک ہوٹل سے''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو جیرٹو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سٹارک ہوٹل میں اس نے ایڈورڈ فشر کو سی ٹاپ فارمولا دے کر بھیجا تھا تا کہ وہ سٹارک سے ایک کروڑ ڈالرز میں گارنٹڈ چیک لے آئے اور فارمولا اسے دے آئے اور اس وقت وہ ایڈورڈ کی واپسی کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ اس لئے ہنری کی کال کا سن کر وہ اختیار چونک پڑا تھا۔

''ہنری کیوں کال کر رہا ہے۔ وہ ایڈورڈ فشر کیوں نہیں آیا وہاں سے''...... جیرٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں کیا کہہ سکتی ہوں باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کراؤ بات''...... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔ سٹارک ہوٹل سے''۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے''...... جیرٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

''ایڈورڈ فشر کو ہلاک کر دیا گیا ہے باس''...... دوسری طرف سے ہنری نے کہا تو جیرٹو اس طرح اچھلا جیسے اچانک کرسی کی سیٹ میں کانٹے نکل آئے ہوں۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا''...... جیرٹو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ اسے سٹارک کے آفس میں گردن توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا سٹارک نے ایسا کیا ہے۔ کیا اس کی اتنی جرأت ہو سکتی ہے''...... جیرٹو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''سٹارک تو خود ہلاک ہو چکا ہے باس''...... دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا تو جیرٹو کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔ میں سٹارک کے ہوٹل کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے وہاں پولیس کی گاڑیاں دیکھیں۔ چونکہ سٹارک ہوٹل میں پہلے کبھی اس قسم کی سرگرمی نظر نہ آئی تھی اس لئے میں حیران ہوا اور پھر کار اندر لے گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ سٹارک کے آفس سے سٹارک اور ایڈورڈ فشر کی لاشیں ملی ہیں۔ ان دونوں کو گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ آفس سے سٹارک کے آفس کا اٹنڈنٹ بھی بے ہوشی کے عالم میں ملا ہے۔ اسے جب ہوش میں لایا گیا تو اس نے پولیس کو بیان دیا کہ چار ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت سٹارک سے ملنے آئے تھے۔ انہیں کاؤنٹر پر موجود کاؤنٹر گرل چیلسی نے ایک سپروائزر کے ساتھ بھیجا تھا۔ یہ پانچوں آفس میں چلے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد ان سے ایک ایکریمی مرد آفس سے نکل کر ہال کی طرف چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایڈورڈ فشر آ گیا اور وہ بھی آفس میں چلا گیا۔ پھر اس نے اچانک اندر سے دھماکے اور انسانی چیخ کی آواز سنی تو اسے گڑبڑ کا احساس ہوا اور وہ دروازہ کھول کر اندر گیا تو اس کو ضرب لگائی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ کاؤنٹر گرل چیلسی نے بھی پولیس کو بیان دیا ہے۔ اس کے مطابق چار ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت کاؤنٹر پر آئے اور انہوں نے اسے کہا کہ وہ ناراک سے آئے ہیں اور سٹارک سے ایک بڑے سودے کی بات کرنا چاہتے ہیں جس پر اس نے سٹارک کو فون کیا تو اس نے انہیں آفس بھیجنے کا کہہ دیا۔ جس پر اس نے سپروائزر کے ذریعے انہیں آفس میں بھیج دیا اور پھر اس نے ان میں سے ایک آدمی کو ہال سے باہر جاتے دیکھا۔ چند لمحوں بعد ایڈورڈ فشر کاؤنٹر پر آیا تو اس نے سٹارک کو فون کر کے اطلاع دی۔ سٹارک نے اسے بھی آفس میں بھیجنے کا کہا تو اس نے ایڈورڈ فشر کو بھی اندر بھیج دیا۔ کچھ دیر بعد ہال سے باہر جانے والا ایکریمی مرد ایک بیگ اٹھائے واپس آیا اور آفس میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ چاروں ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت آفس سے نکل کر ہال میں پہنچے اور پھر ہوٹل سے باہر چلے گئے۔ اس کے کچھ دیر بعد جب اس نے سٹارک سے

فون پر بات کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے کال ہی ریسیو نہ کی گئی جس پر اس نے سپروائزر کو معلوم کرنے آفس بھیجا۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ آفس میں سٹارک اور ایڈورڈ فشر کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ آفس اٹنڈنٹ بے ہوشی کے عالم میں اندر موجود ہے۔ اس نے پولیس کو ان پانچوں ایکریمیوں کے حلیئے بھی بتا دیئے ہیں۔ پارکنگ بوائے نے بھی پولیس کو ان ایکریمیوں کی کار کی تفصیل اور ان کے بارے میں بتایا ہے''...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ سٹارک اور ایڈورڈ فشر کو ان ایکریمیوں نے ہلاک کیا ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس۔ سب کا اور پولیس کا بھی یہی خیال ہے۔'' دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''ایڈورڈ کی لاش کہاں ہے''...... جیرٹو نے پوچھا۔

''ابھی وہ سٹارک کے آفس میں ہی موجود ہے۔ پولیس وہاں کام کر رہی ہے''...... ہنری نے جواب دیا۔

''وہاں پولیس کا انچارج کون ہے''...... جیرٹو نے پوچھا۔

''پولیس کمشنر خود پہنچا ہوا ہے باس۔ سٹارک کے تعلقات بہت اونچی سطح پر تھے''...... ہنری نے جواب دیا۔

''پولیس چیف سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے۔ جاؤ اور مجھ سے اس کی بات کراؤ''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیرٹو نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ ایکریمی کون ہو سکتے ہیں۔ یہ سب کیا چکر ہو سکتا ہے''۔ جیرٹو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے کہا۔

''پولیس کمشنر سے بات کریں باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ میں جیرٹو بول رہا ہوں''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس۔ راکسن بول رہا ہوں جیرٹو۔ پولیس چیف کمشنر۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایڈورڈ فشر تمہارا خاص آدمی تھا لیکن وہ وہاں کیا کر رہا تھا''...... پولیس چیف نے کہا۔

''یہ انکوائری تم کرتے رہنا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے آدمیوں نے ایڈورڈ فشر کے لباس کی تلاشی لی ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تو رسمی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد لاشوں کو یہاں سے لے جایا جائے گا۔ تلاشی کا کام تو بعد میں ہو گا۔ کیوں''...... پولیس کمشنر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے آدمی ہنری نے ایڈورڈ فشر کی تلاشی لینی ہے۔ اسکے پاس میری ایک اہم چیز موجود ہے۔ اسے ساتھ لے جاؤ''...... جیرٹو نے کہا۔

''کیا چیز ہے''...... پولیس چیف نے چونک کر پوچھا۔

''زیادہ تجسس اچھا نہیں ہوا کرتا راکسن اس لئے تجسس میں مت پڑو اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو ورنہ تم جانتے ہو کہ تم چند لمحوں بعد پولیس چیف کمشنر سے عام آدمی بنائے جا سکتے ہو۔ ویسے بے فکر رہو تمہارا انعام پہنچ جائے گا''...... جیرٹو نے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو''...... پولیس چیف نے جواب دیا۔

''ہنری سے بات کراؤ میری''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس۔ میں ہنری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ہنری کی آواز سنائی دی۔

''ہنری۔ ایڈورڈ فشر کی تلاشی لو۔ اس کی جیب میں ایک پیکٹ ہو گا سرخ رنگ کا۔ اس کے اندر ایک مائیکرو فلم ہے۔ وہ پیکٹ تم نے احتیاط سے لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے۔ انتہائی احتیاط سے۔ وہ انتہائی قیمتی پیکٹ ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے جواب دیا۔

''جلدی پہنچو۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں''...... جیرٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ ایکریمی کون ہو سکتے ہیں اور انہوں نے کیوں سٹارک اور ایڈورڈ فشر کو ہلاک کیا ہے''...... جیرٹو نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن کافی دیر تک سوچنے کے باوجود اسے اس بات کا اطمینان بخش جواب نہ مل سکا۔ وہ ابھی اس پوائنٹ پر مزید سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے کہا۔

''ہنری کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''کراؤ بات''...... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہنری بول رہا ہوں باس''...... چند لمحوں بعد ہنری کی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔ ایڈورڈ فشر کی جیب میں وہ پیکٹ موجود نہیں ہے۔ ویسے اس کی جیبوں میں عام سا تمام سامان موجود ہے مگر وہ پیکٹ موجود نہیں ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا حکم ہے''...... ہنری نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پیکٹ سٹارک کو دے چکا تھا جب اسے ہلاک کیا گیا۔ تم سٹارک کی تلاشی لو۔ اس کے آفس کی تلاشی لو۔ وہ پیکٹ وہاں موجود ہوگا۔ اسے لے کر جلدی سے میرے پاس پہنچو''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیرٹو نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ایک بار پھر ہنری کی کال آ گئی۔

''مل گیا پیکٹ''...... جیرٹو نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے وہاں کی مکمل اور تفصیلی تلاشی لے لی ہے لیکن پیکٹ موجود نہیں ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیرٹو کو ایسے محسوس ہوا جیسے ہنری نے اس کے سر پر ہتھوڑا مار دیا ہو۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں گیا وہ پیکٹ۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... جیرٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔''

''باس۔ ہو سکتا ہے کہ پیکٹ وہی ایکریمی لے گئے ہوں''۔ ہنری نے جواب دیا تو جیرٹو بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایسے ہی ہوا ہوگا۔ ان کے حلئے کیا ہیں۔ مجھے بتاؤ۔ میں انہیں پاتال سے بھی کھینچ لاؤں گا''...... جیرٹو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''جب پارکنگ بوائے ان کے حلئے بتا رہا تھا تو میں وہاں موجود تھا۔ وہ حلئے میں بتا دیتا ہوں''...... ہنری نے کہا۔

''جلدی بتاؤ اور تفصیل سے''...... جیرٹو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے ہنری نے حلئے بتانے شروع کر دیئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیائی ایجنٹوں کے حلئے ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کاروائی پاکیشیائی ایجنٹوں نے کی ہے اور وہی اصل فارمولا لے گئے ہیں لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ان کے پاس نقل فارمولا ہے اور اصل فارمولا ایڈورڈ فشر سٹارک کے پاس لے جا رہا ہے۔ ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اب ان کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے''...... جیرٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو تین بار دبا کر چھوڑ دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''آرنلڈ سے میری بات کراؤ۔ جلدی اور فوراً''...... جیرٹو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''اوہ۔ تو یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی واردات ہے۔ ویری بیڈ۔ انہوں نے ایڈورڈ کو ہلاک کر کے اور فارمولا اڑا کر ٹاسکو کو چیلنج کیا ہے اور اب انہیں اس کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ عبرتناک سزا۔ ایسی سزا کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک ماتم کرتی رہیں گی''...... جیرٹو نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''آرنلڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''آرنلڈ۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی رہائش گاہ چیک کی تھی جہاں سے انہوں نے مجھے کال کیا تھا''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا تفصیل ہے اس کی جلدی بتاؤ''...... جیرٹو نے کہا۔

''باس۔ وہ ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں موجود تھے۔ وہاں سے انہوں نے فون کیا تھا''...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے''...... جیرٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے دو تین بار کریڈل کو دبا کر چھوڑ دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''راجر سے بات کراؤ۔ فوراً''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''راجر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''راجر اپنے گروپ کو لے کر فوراً ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ پہنچو۔ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ ایکریمی روپ میں موجود ہوں گے۔ تم نے اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے اور پھر اندر جا کر چیک کرنا ہے کہ وہاں کتنے افراد ہیں۔ ان سب کی تلاشی لینا۔ اگر وہاں سے سرخ رنگ کا پیکٹ تمہیں مل جائے تو پھر ان بے ہوش افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دینا اور اگر پیکٹ نہ ملے تو پھر مجھے وہیں سے فون کر کے مجھ سے مزید ہدایات لے لینا۔ جلدی جاؤ اور تیزی سے کام کرو''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیرٹو نے رسیور رکھ دیا۔ پھر طویل انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بجی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیرٹو نے کہا۔

''راجر بول رہا ہوں باس۔ ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ سے۔ کوٹھی میں ایک ایکریمی عورت اور چار ایکریمی مرد موجود ہیں لیکن ان کے پاس سے سرخ رنگ کا پیکٹ نہیں مل سکا۔ میں نے پوری کوٹھی اور ان کے سامان کی بھی تلاشی لی ہے لیکن ایسا پیکٹ کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے''...... راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم نے اچھی طرح سے تلاشی لی ہے''...... جیرٹو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ جانتے تو ہیں کہ میں کس انداز میں کام کرتا ہوں''...... راجر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ان سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہیڈ کوارٹر لے آؤ اور بلیک روم میں جارج کے حوالے کر دو۔ میں ان کی روحوں سے بھی اگلوا لوں گا کہ فارمولا کہاں ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس۔ دوسری طرف سے راجر نے کہا اور جیرٹو نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے دو تین بار کریڈل کو پریس کیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''معلوم کرو کہ ائیرپورٹ پر چیف کسٹمز آفیسر اس وقت کون ہے اور اس سے میری بات کراؤ''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیرٹو نے رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''جارج بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک کرخت اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

''جیرٹو بول رہا ہوں جارج''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس۔حکم باس''...... جارج کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

''راجر چار ایکریمی مردوں اور ایک ایکریمی عورت کو لے کر ہیڈ کوارٹر آ رہا ہے۔ یہ پانچوں بے ہوش ہیں۔انہیں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔میں خود ان سے آ کر بات کروں گا''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس باس۔دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جیرٹو نے انٹر کام کا رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

''یس باس''...... جیرٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ایئر پورٹ پر چیف کسٹمز آفیسر انتھونی ہے۔بات کریں۔وہ لائن پر ہے''...... پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔جیرٹو بول رہا ہوں''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس۔انتھونی بول رہا ہوں چیف کسٹمز آفیسر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر انتھونی۔میری پرسنل سیکرٹری نے تم سے میرا تفصیلی تعارف کرادیا ہے یا نہیں''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس سر۔میں تو ویسے بھی آپ کا خادم ہوں۔حکم کریں''۔دوسری طرف سے کہا گیا

''سنو۔اگر تم نے میرے احکامات کی تعمیل کی تو تمہیں اتنا انعام ملے گا کہ تم کیا تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں بھی لارڈ بن کر زندگی گزاریں گی''...... جیرٹو نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں جناب۔یہ آپ کی مہربانی ہوگی''...... کسٹمز آفیسر نے کہا۔

''پاکیشیا کے لئے کوریئر سروس کے ذریعے جو مال یہاں سے بک کرایا جاتا ہے کیا تم اسے چیک کرتے ہو''...... جیرٹو نے کہا۔

''یس سر۔پاکیشیا کے لئے کیا جہاں کے لئے بھی مال بک کرایا جائے وہ باقاعدہ چیک ہوتا ہے''...... کسٹمز آفیسر نے جواب دیا۔

''تو سنو۔پاکیشیا کے لئے کسی بھی کوریئر سروس کے ذریعے جو مال بھی بک ہو اسے میرا آدمی چیک کرے گا۔میرا ایک پیکٹ چوری ہوا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسے کسی کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا جاتا ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''یہاں سے براہ راست تو پاکیشیا کے لئے کوئی فلائٹ نہیں جاتی جناب۔البتہ یہاں سے مال کسٹم کے بعد ولنگٹن بھجوایا جاتا ہے اور وہاں سے پاکیشیا بھجوایا جاتا ہے۔البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ میں پاکیشیا کے لئے بک ہونے والی آئٹمز کو علیحدہ رکھوا دوں گا تاکہ آپ کا آدمی چیک کرسکے۔آپ کا آدمی کب ایئر پورٹ پہنچے گا۔کسٹمز آفیسر نے کہا۔

''وہ جلد ہی تم تک پہنچ جائے گا۔اس کا نام ڈیک ہے۔وہ ایئر پورٹ پر ہی کام کرتا ہے۔میں اسے حکم دے دیتا ہوں''۔جیرٹو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔میں جانتا ہوں ڈیک کو۔آپ بے فکر رہیں۔آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیرٹو نے اوکے کہہ کر کریڈل دبادیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے کریڈل کو دو تین بار دبادیا۔

''یس باس''...... پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ایئر پورٹ پر موجود ڈیک سے میری بات کراؤ''...... جیرٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔اسے یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے زیادہ سے زیادہ یہی کیا ہوگا کہ فارمولا کسی کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوادیا ہوگا اور اگر نہیں بھجوایا اور کسی لاکر میں یا کسی بھی دوسری جگہ رکھا ہوا ہے تو وہ ان ایجنٹوں سے یہاں ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں آسانی سے سب کچھ اگلوالے گا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

☆☆☆☆

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سٹارک ہوٹل سے نکل کر سیدھا اپنی رہائشی کوٹھی میں پہنچا اور پھر اس نے تنویر کو کار اس کالونی سے کچھ فاصلے پر کسی پارکنگ میں چھوڑ آنے کا کہا اور تنویر کار لے کر چلا گیا تو عمران نے اپنے علاوہ اپنے سب ساتھیوں کا دوسرا میک اپ کیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سٹارک اور ایڈورڈ کی لاشیں جلد دستیاب ہو جائیں گی اور پھر پولیس نے نہ صرف ان کے حلئے معلوم کر لینے ہیں بلکہ پارکنگ سے انہیں کار کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم ہو جانی ہیں۔

''عمران صاحب۔ کار پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو اس سے وہ اس ادارے تک پہنچ جائے گی جس سے آپ نے یہ کوٹھی اور کار لی ہے اس طرح انہیں آسانی سے اس کوٹھی کے بارے میں معلومات مل جائیں گی''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ میں صرف تنویر کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں تاکہ اس کا میک اپ کر کے ہم یہاں سے کسی اور جگہ شفٹ ہو جائیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس فارمولے کا کیا کرنا ہے۔ ظاہر ہے ٹاسکو کا آدمی ایڈورڈ بھی وہاں مارا گیا ہے اور سٹارک بھی اور جب انہیں فارمولا نہیں ملا تو لامحالہ جیرٹو نے ہماری تلاش شروع کر دینی ہے اس لئے ہمیں بہرحال اس فارمولے کے بارے میں پہلے سوچنا چاہئے''۔ صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے سیدھے ائیر پورٹ پہنچیں اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن نکل جائیں۔ پھر ہمیں پرواہ نہیں ہوگی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''جیرٹو نے سب سے پہلے ائیر پورٹ ہی آدمی بھیجے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو کیا ہوا۔ ہم مختلف میک اپ میں ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اگر وہاں تفصیلی تلاشی لی گئی اور فلم دستیاب ہو گئی تب''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''پھر تم نے کیا سوچا ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دینا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ کوریئر سروس پر اگر ٹاسکو کا نہیں تو بلیک سروس کا بہرحال ہولڈ موجود ہے اور فارمولا ایک بار پھر بلیک سروس کے ہاتھ لگ سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی۔

''تنویر ہوگا''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں اندر داخل ہوئے۔

''کیپٹن شکیل تم تنویر کا میک اپ کرو ورنہ اگر میں نے اس کا میک اپ کیا تو تنویر کو شکایت ہوگی''...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شکایت ہوگی۔ کیوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ میں نے بہرحال اپنے رقیب روسفید کو روسیاہ ہی بنانا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں تو جب بنوں گا سو بنوں گا تم تو پہلے سے ہی بنے ہوئے ہو''...... تنویر نے بھی خلاف توقع مسکراتے ہوئے جواب دیا کیونکہ عمران نئے میک اپ میں قدرے سانولے رنگ کا ایکریمی تھا۔ یہ مخلوط نسل کا رنگ تھا جو ایکریمیا میں عام نظر آتا تھا اور تنویر نے اسی وجہ سے عمران پر چوٹ کی تھی اور شاید اسی وجہ سے عمران کی بات پر اس کا موڈ خراب نہ ہوا تھا۔

''یہی تو اصل بات تھی جو تم نہیں سمجھ سکے اور تم نے دیکھا نہیں کہ جولیا سفید فام ایکریمین ہے اور سفید فام ایکریمی لڑکیاں اس رنگ کی دیوانی

ہوتی ہیں اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ شاید اس طرح بہار آ جائے اور تمہارا میک اپ بھی اس انداز میں کر کے میں اپنا بنا بنایا سکوپ تو ختم نہیں کر سکتا تھا''......عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''مجھے تو اس میک اپ میں تم انتہائی برے لگ رہے ہو''۔ جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا جبکہ کیپٹن شکیل تنویر کو اس دوران ساتھ لے کر دوسرے کمرے میں چلا گیا تا کہ اس کا میک اپ تبدیل کر سکے۔

''ارے ارے کہیں میں نے تمہارے چہرے کے میک اپ کے ساتھ ساتھ تمہاری آنکھوں کے لینز تو نہیں بدل دیئے''......عمران نے پریشان ہو کر کہا اور اس بار جولیا بھی صفدر کے ساتھ ہی ہنس پڑی۔

''آپ نے بتایا نہیں عمران صاحب کہ آپ کا پروگرام کیا ہے''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب بہتر ہے کہ میں اپنا پروگرام بتا دوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ فارمولا کوریئر سروس کے ذریعے نہیں بھیجا جا سکتا ہے ورنہ اگر ٹاسکو نہیں تو بلیک سروس کی تحویل میں پہنچ سکتا ہے اور یہاں چونکہ سفارت خانہ نہیں ہے اس لئے سفارت خانے کے ذریعے بھی فارمولا یہاں سے باہر نہیں بھجوایا جا سکتا۔ چارٹرڈ طیارے یا عام طیارے سے جانے میں بھی خدشات موجود ہیں کہ کسی بھی ذریعے سے اگر تلاشی لے لی گئی اور فارمولا ضبط کر لیا گیا تو ہم وہاں کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ طیارے سے ہٹ کر ٹرین یا بس کے ذریعے بھی یہاں سے نکلا جا سکتا ہے لیکن وہاں بھی ٹاسکو کے آدمیوں کے حملے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پورے شہر میں ٹاسکو کے آدمی ہماری تلاش میں ہو سکتے ہیں۔ ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر میرے ذہن میں فارمولے کی حفاظت کا ایک ہی پلان آتا ہے کہ ہم اس فارمولے کو اس کوٹھی میں کسی جگہ چھپا کر خود طیارے کے ذریعے یہاں سے چلے جائیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہاں تلاشی لی بھی گئی تب بھی ہمیں کوئی فکر نہ ہو گی اور پھر ہم میں سے کوئی بھی اکیلا کسی بھی میک اپ میں آ کر خاموشی سے یہاں سے فارمولا لے کر جا سکتا ہے''......عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم علیحدہ علیحدہ فلائٹ سے یہاں سے نکل جائیں اور فارمولا کسی ایک کے پاس ہو۔ ظاہر ہے ان لوگوں کی نظروں میں تو گروپ مشکوک ہو گا۔ اکیلا آدمی تو نہیں ہو سکتا''......صفدر نے کہا۔

''یہ ٹاسکو اور بلیک سروس دونوں یہاں خاصی با اثر تنظیمیں نظر آتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ائیر پورٹ پر ہر آدمی کی تلاشی لی جائے اور مائیکرو فلم بڑی آسانی سے چیک کی جا سکتی ہے۔ البتہ اس قسم کی تلاشی زیادہ عرصے نہیں لی جا سکتی ہے اس لئے دو تین روز بعد آسانی سے ہم فارمولا نکال کر لے جائیں گے''......عمران نے کہا۔

''پلان تو ٹھیک ہے لیکن اس طرح فارمولا بہرحال رسک میں رہے گا۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے اور ہمیں بہرحال یہ رسک نہیں لینا چاہئے''......جولیا نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ ویسے بھی مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب اس فارمولے کو ایسی جگہ چھپائیں گے کہ وہاں کسی کا خیال تک نہ جائے گا اور میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے''......صفدر نے کہا۔

''اگر تم بھی عمران کی حمایت کر رہے ہو تو ٹھیک ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''تو پھر تنویر اور کیپٹن شکیل کی واپسی تک میں یہ کام کر ڈالوں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''پہلی بار میں نے عمران کو اس قسم کا پلان بناتے دیکھا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ ایجنٹ بھی نہیں ہے عام سے بدمعاش ہیں''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں ایسے خدشات ہوں جن کا ذکر کرنا انہوں نے مناسب نہ سمجھا ہو''......صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی واپس آ گئے۔ تنویر کا میک اپ تبدیل ہو چکا تھا۔

''عمران صاحب کہاں گئے''......کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اسے ساری بات چیت کی تفصیل بتادی۔

''اس کی کیا ضرورت تھی۔ ہونہہ۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس عام سے بدمعاشوں سے بھی خوفزدہ ہونے لگ گئی ہے''......تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا عمران کمرے میں داخل ہوا۔

''چھپا آئے ہو فارمولا''......جولیا نے کہا۔

''ہاں''......عمران نے مختصر سا جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تنویر کہہ رہا ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس عام سے بدمعاشوں سے بھی خوفزدہ ہونے لگ گئی ہے''......صفدر نے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم یہ فارمولا مجھے دو میں دیکھوں گا کہ کون اسے مجھ سے لے سکتا ہے''......تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''اگر تم اپنی ذمہ داری پر لینا چاہتے ہو تو میں لا دیتا ہوں لیکن یہ بات سن لو کہ اگر کوئی گڑ بڑ ہو گئی تو چیف کو جواب خود ہی دینا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دے دوں گا جواب۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے تمام خدشات غلط ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بلیک سروس اور ٹاسکو دونوں بھاری رقومات وصول کر چکی ہیں''......تنویر نے کہا۔

''بلیک سروس نے تو ہمارے ساتھ فراڈ نہیں کیا تھا لیکن اس جیرٹو نے تو ہمارے ساتھ فراڈ کیا ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم عین اس وقت وہاں پہنچے جب ایڈورڈ فشر فارمولا سٹارک کو دینے آیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیرٹو انتہائی لالچی اور کمینہ فطرت آدمی ہے۔ وہ اب بھی آسانی سے باز نہیں آئے گا''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہ باز آئے گا تو مارا جائے گا اور کیا ہوگا''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر تیز دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ دھماکے ایسے تھے جیسے کسی نے کافی تعداد میں میزائل فائر کیے ہوں۔

''اوہ۔ یہ کیا ہوا''......عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے تھے لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران قدم بڑھاتا اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا چمکا اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ جیسے ہی عمران کے ذہن میں روشنی پوری طرح پھیلی عمران کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے کمرے میں موجود تھا کہ باہر سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر اس کے ساتھی بھی راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک آدمی عمران سے تیسرے نمبر پر موجود کیپٹن شکیل کی ناک سے ایک شیشی لگائے کھڑا تھا۔ پھر اس نے شیشی ہٹائی اور آگے تنویر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ عمران کے ساتھ والی کرسی پر صفدر موجود تھا جبکہ سب سے آخر میں جولیا تھا اور عمران نے یہ دیکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا کہ اس کے سارے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

''یہ ہم کہاں ہیں''......عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے سر گھما کر عمران کی طرف دیکھا۔

''تم بلیک روم میں ہو''......اس آدمی نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔ عمران نے دیکھا کہ اس آدمی کا جسم ورزشی سا تھا اور اس کے چہرے پر موجود زخموں کے آڑھے ترچھے نشانات تھے اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کی ساری عمر لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔ ویسے اپنے چہرے کے خدوخال اور چہرے پر چھائی ہوئی سختی سے صاف دکھائی دیتا تھا کہ یہ شخص خاصی سفاک طبیعت کا مالک ہے۔

''کیا تمہارا تعلق ٹاسکو سے ہے''......عمران نے کہا۔

''ہاں''...... اس آدمی نے اسی طرح کرخت لہجے میں جولیا کی ناک سے شیشی ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔صفدر اس دوران ہوش میں آ چکا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

''ہمارے میک اپ بھی صاف کر دیے گئے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کے خدشات درست تھے''......صفدر نے اس آدمی کے باہر جاتے ہی کہا۔

''یہ ہم کہاں ہیں''......اسی لمحے تنویر کی آواز سنائی دی اور صفدر نے اسے جواب دے دیا جبکہ عمران اس دوران راڈز کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔وہ چونکہ سائیڈ پر تھا جس کے صرف ایک طرف کرسی تھی دوسری سائیڈ خالی تھی اس لئے عمران اپنی ٹانگ موڑ کر عقبی طرف لے گیا اور پھر معمولی سی کوشش کے بعد اس کا پیر کرسی کے عقبی پائے پر آسانی سے پہنچ گیا۔اسے اس بٹن کی تلاش تھی جس کے ذریعے وہ راڈز کو ہٹا سکتا تھا لیکن باوجود پوری کوشش کے اسے بٹن نہ مل رہا تھا۔

''ان راڈز کا سسٹم سامنے سوئچ بورڈ پر ہے عمران صاحب''۔صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر ٹانگ واپس موڑ لی اور اس کی نظریں دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل پر پڑ گئیں۔وہاں ایسے کوئی بٹن نظر نہ آ رہے تھے جیسے کہ راڈز سسٹم کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔

''تم نے کیسے اندازہ کیا ہے۔بٹن سوئچ پینل پر نظر نہیں آ رہے''......عمران نے گردن موڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا پیر ایک تار سے ٹکرایا ہے''......صفدر نے کہا۔

''اوہ۔تو پھر اس تار کو توڑ دو۔جلدی کرو۔ان لوگوں کے آنے سے پہلے ہمیں آزاد ہو جانا چاہئے''......عمران نے کہا۔

''میں کوشش تو کر رہا ہوں لیکن نجانے یہ تار کس میٹریل سے بنی ہوئی ہے۔ٹوٹ ہی نہیں رہی''......صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور جیرٹو اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔جیرٹو سے پہلے چونکہ وہ مل چکے تھے اس لئے وہ اسے پہچانتے تھے۔جیرٹو کے چہرے پر انتہائی سختی طاری تھی۔وہ کچھ فاصلے پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ وہ آدمی اس کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''تم نے دیکھ لیا پاکیشیائی ایجنٹو کہ تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔تم نے میرے خاص آدمی ایڈورڈ فشر کو ہلاک کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے لیکن میں اس صورت میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں کہ تم وہ فارمولا میرے حوالے کر دو جو تم نے ایڈورڈ فشر سے یا سٹارک سے حاصل کیا ہے''......جیرٹو نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو جیرٹو۔تم نے خود ہی ہم سے دھوکہ کیا ہے کہ ہم سے دس کروڑ ڈالرز بھی لے لئے اور ہمیں سادہ فلم رول دے دیا اور تم کہہ رہے ہو کہ فارمولا ہمارے پاس ہے اور تم نے ہمیں یہاں کیوں جکڑ رکھا ہے''......عمران نے کہا۔

''گو تم نے میک اپ تبدیل کر لئے تھے لیکن بہرحال تم اسی کوٹھی میں تھے جہاں سے تم نے مجھے پہلے کال کیا تھا اور تمہارے ان تبدیل شدہ میک اپ کی وجہ سے مجھے تمہارے چہرے بے ہوشی کے عالم میں میک اپ واشر کے ذریعے چیک کرانا پڑے اور یہ بھی سن لو کہ جو کار تم نے استعمال کی تھی وہ پولیس کو ایک پارکنگ سے مل گئی ہے اور اس کار کے ذریعے وہ اس کمپنی تک پہنچ گئے جس نے تمہیں کار اور کوٹھی دی تھی۔گو پولیس تم کوٹھی پر نہ مل سکے کیونکہ اس دوران تمہیں بے ہوش کر کے یہاں شفٹ کیا جا چکا تھا لیکن میں بہرحال اس اطلاع کے بعد کنفرم ہو گیا تھا کہ ایڈورڈ فشر کو ہلاک تم نے ہی کیا ہے اور فارمولا تم لے گئے ہو''......جیرٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ایڈورڈ فشر نے ہماری توہین کی تھی اس لئے ہمیں اسے ہلاک کرنا پڑا اور اس کی ہلاکت پر سٹارک نے مزاحمت کرنا چاہی تھی اس لئے اسے بھی ہلاک کرنا پڑا''......عمران نے اس بار خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ ہوا وہ علیحدہ بات ہے۔وہ فارمولا کہاں ہے''......جیرٹو نے کہا۔

''ہمیں کسی فارمولے کا علم نہیں ہے۔ہم تو سٹارک سے اس لئے ملنے گئے تھے کہ سٹارک کے ذریعے تم سے بات کی جائے کہ تم نے ہمیں

دھوکہ کیوں دیا۔ پھر ایڈورڈ فشر وہاں آ گیا اور اس نے سٹارک سے کہا کہ ہمیں باہر نکالا جائے اور پھر اس نے خود ہی ہمیں باہر جانے کا سختی سے کہا تو ہم اس سے جھگڑ پڑے اور نتیجہ یہ کہ وہ مارا گیا۔ سٹارک نے ہمیں مارنا چاہا تو ہم نے اسے بھی ہلاک کر دیا۔ پھر سٹارک کا اٹنڈنٹ آ کر ہم سے الجھ پڑا۔ ہم نے اسے بے ہوش کر دیا۔ ہمیں تو فارمولے کا علم ہی نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''سنو۔ ایڈورڈ فشر سٹارک کو فارمولا دینے گیا تھا۔ فارمولا اس کی جیب میں تھا اور بقول تمہارے ایڈورڈ فشر وہاں پہنچتے ہی مارا گیا اور سٹارک بھی۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا اس کی جیب میں ہونا چاہئے تھے لیکن فارمولا اس کی جیب سے نہیں ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ فارمولا تم نے حاصل کیا ہے اور سنو۔ اب بہت باتیں ہو گئی ہیں اب فارمولا نکالو ورنہ''...... جیرٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم شاید طویل وقت تک بے ہوش رہے ہیں۔ اتنے وقت تک کہ تم نے ہمیں ہماری کوٹھی سے یہاں شفٹ کرایا اور پھر ہمارے میک اپ بھی صاف کرا دیئے لیکن ہمیں ہوش نہ آیا۔ اب تمہارے آدمی نے اس حالت میں ہوش دلایا ہے۔ اگر فارمولا ہمارے پاس ہوتا تو لازماً تم اسے حاصل کر چکے ہوتے''...... عمران نے کہا۔

''فارمولا تمہارے پاس نہیں ہے اور میرے آدمیوں نے پوری کوٹھی بھی کھنگال ڈالی ہے۔ فارمولا وہاں بھی نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم لوگ اس لئے زندہ بھی ہو ورنہ اگر فارمولا تم سے مل جاتا تو تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جاتا''...... جیرٹو نے جواب دیا۔

''جب تم نے تمام چیکنگ کر لی ہے تو پھر تم اس بات پر کیوں بضد ہو کہ فارمولا ہمارے پاس ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ چیکنگ تو میں نے واقعی تفصیل سے کی ہے حتیٰ کہ ائیر پورٹ پر بھی میرا آدمی پاکیشیا کے لئے بک ہونے والے اس سامان کی چیکنگ کر رہا ہے جو کہ کوریئر سروس سے پاکیشیا بھیجا گیا ہے اور ائیر پورٹ پر تمام افراد اور ان کے سامان کی بھی خصوصی طور پر چیکنگ ہو رہی ہے لیکن وہ فارمولا ابھی تک نہیں مل سکا۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا تمہارے پاس ہے''...... جیرٹو نے کہا۔

''کیا تم اس قدر طاقتور ہو کہ تمہاری مرضی سے ائیر پورٹ پر اس انداز میں چیکنگ ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''دولت سب کچھ کرا سکتی ہے اور دولت کی ہمارے پاس کمی نہیں ہے''...... جیرٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر دولت خرچ کر کے فارمولا بھی تلاش کرا لو''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں بتانا ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے ورنہ جارج کو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ پتھروں سے بھی بات اگلوا لیتا ہے''...... جیرٹو نے اپنے عقب میں موجود اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

''سنو جیرٹو۔ تم نے ہم سے دھوکہ کیا ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم دس کروڑ ڈالرز ہمیں واپس کر دو یا پھر ہمیں اصل فارمولا دے دو۔ تم اس فراڈ کو چھپانے کے لئے سارا ڈرامہ کر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''جارج''...... جیرٹو نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جارج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''الماری سے کوڑا نکالو اور ان کی ساتھی عورت پر اس وقت تک کوڑے برساتے رہو جب تک یہ فارمولے کے بارے میں نہ بتا دیں اور اگر پھر بھی نہ بتائیں تو اس عورت کی ہلاکت کے بعد ان سب پر باری باری کوڑے برساؤ''...... جیرٹو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جارج نے کہا اور تیزی سے دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو جیرٹو۔ اب تک تم نے بہت حماقتیں کر لی ہیں لیکن اب میری بات سن لو کہ اگر تم نے ہم میں سے کسی کو انگلی بھی لگائی تو تمہارا اور تمہاری تنظیم سب کا ایسا عبرتناک حشر ہو گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابھی تمہارے فرشتے بھی بتائیں گے کہ فارمولا کہاں ہے''۔ جیرٹو نے کہا۔ اس دوران جارج الماری سے کوڑا نکال کر واپس جولیا کی طرف بڑھنے لگ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں بتاتی ہوں کہ فارمولا کہاں ہے۔ رک جاؤ''۔ جولیا نے یکلخت انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو جیرٹو نے ہاتھ اٹھا کر جارج کو روک دیا۔

''اگر تم بتا دو لڑکی اور فارمولا ہمیں مل گیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا''...... جیرٹو نے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں ضرور بتا دوں گی۔ میں نہ ہی کوڑے کھانا چاہتی ہوں اور نہ مرنا چاہتی ہوں۔ تم مجھے یہاں سے نکال کر کسی اور کمرے میں لے چلو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں یہیں بتانا پڑے گا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے ڈرامہ بازی پسند نہیں ہے۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے سکتا ہوں۔ بتاؤ''...... جیرٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

''اچھا تو پھر سن لو کہ فارمولا کوٹھی میں ہی ہے۔ کوٹھی کے عقبی کمرے کے نیچے تہہ خانہ ہے۔ اس تہہ خانے میں ایک خفیہ سیف میں فارمولا رکھا گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تہہ خانہ اور خفیہ سیف۔ اوہ اچھا۔ تہہ خانے کا تو ہمیں خیال ہی نہ آیا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے اب تمہارے ساتھیوں کے زندہ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ البتہ تم اس وقت تک زندہ رہو گی جب تک فارمولا مل نہیں جاتا''...... جیرٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

''یہ عورت غلط کہہ رہی ہے۔ تہہ خانہ اور سیف تو البتہ وہاں موجود ہے لیکن بے شک چیک کر لو۔ وہاں فارمولا نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں درست کہہ رہی ہوں۔ یہ میرے سامنے فارمولا لے کر تہہ خانے میں گیا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے چیکنگ کرا لی جائے۔ ٹھیک ہے''...... جیرٹو نے ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''جارج۔ تم واپسی تک یہیں رہو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک ان کی گردنیں توڑ دینا''...... جیرٹو نے جارج سے کہا اور تیزی سے مڑ کر ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیرٹو کے کمرے سے جانے کے بعد جارج اسی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا جس پر پہلے جیرٹو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوڑا بدستور موجود تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ جولیا نے صرف وقت لینے کی غرض سے یہ چکر چلایا ہے اور چونکہ جیرٹو اسے اور اس کے ساتھیوں کو گولی مارنے لگا تھا اس لئے اس نے معاملے کو مشکوک کر دیا تھا اور نتیجہ اس کے حق میں نکلا تھا لیکن اصل مسئلہ یہ راڈز تھے اور اب یہ جارج بھی تھا جو سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

''مسٹر جارج۔ یہ راڈز ڈھیلے نہیں ہو سکتے۔ میری تو پسلیاں دب کر ٹوٹنے لگی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں''...... جارج نے درشت لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ پھر انہیں کھول ہی دو۔ میرا وعدہ کہ میں ایسے ہی بے حس و حرکت بیٹھا رہوں گا''...... عمران نے کہا۔

''اب یہ اس وقت تک نہیں کھل سکتے جب تک باس نہ چاہے''۔ جارج نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تمہارے ہاتھوں میں سکت نہیں کہ تم سامنے سوئچ پینل پر موجود بٹن دبا کر انہیں کھول دو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جارج طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

''یہاں ایسا کوئی بٹن نہیں ہے۔ ان کا آپریٹنگ سسٹم ساتھ والے کمرے میں ہے اور وہاں صرف باس ہی جا سکتا ہے۔ میں نہیں جا سکتا ہے''...... جارج نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تو کیا جیرٹو پہلے یہاں آ کر ہمیں جکڑ گیا تھا اور اب پھر دوبارہ آیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ جکڑے تو یہیں سے جاتے ہیں لیکن کھلتے اس کمرے سے ہیں''...... جارج نے جواب دیا۔

''کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو''...... اچانک جولیا نے کہا۔

''نہیں۔خاموش بیٹھی رہو۔میں اس کمرے سے باہر نہیں جا سکتا ہے''...... جارج نے تیز لہجے میں کہا۔

''اس الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں۔ میں نے دیکھ لی ہیں۔ایک بوتل اٹھا کر مجھے دے دو پلیز''...... جولیا نے کہا تو جارج اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔اس کے ہاتھ میں کوڑا موجود تھا۔اس الماری کو کھول کر پہلے اس نے کوڑے کو پلیٹ کراس کی مخصوص جگہ پر رکھا اور پھر الماری کے نچلے خانے میں موجود پانی کی بوتلوں میں ایک بوتل نکال کراس نے الماری بند کر دی اور پھر وہ جولیا کی طرف بڑھنے لگا۔عمران اور اس کے ساتھی تجسس بھری نظروں سے جولیا کو دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جولیا نے پانی کسی خاص مقصد کے لئے ہی طلب کیا ہوگا لیکن یہ مقصد کیا ہوسکتا تھا اس بات کی انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔جارج جولیا کی کرسی کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو جولیا کے منہ سے لگا دیا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک قدم پیچھے ہٹا تو اس کے ہاتھ میں موجود پانی کی بوتل ٹیڑھی ہوئی اور بوتل کا پانی جولیا کے جسم پر گر گیا۔

''یہ کیا کیا تم نے''...... جولیا نے جسم کو اس انداز میں سکیڑتے ہوئے کہا جیسے اسے پانی پڑنے کی وجہ سے سردی لگ گئی ہو۔

''تم نے میری پنڈلی پر ٹھوکر لگائی تھی''...... جارج نے غصیلے لہجے میں کہا۔البتہ اس نے بوتل سیدھی کر لی تھی۔

''وہ۔وہ تو میں نے ٹانگ سیدھی کی تھی۔پانی مجھے پلاؤ''۔جولیا نے کہا لیکن جارج نے بجائے پانی پینے کے پانی کی بوتل جولیا کے سر پر رکھ کر اسے الٹا دیا اور پانی بوتل سے نکل کر جولیا کے جسم پر دھار کی صورت گرنے لگا۔

''یہ تمہاری سزا ہے''...... جارج نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر خالی بوتل ایک طرف پھینک کر وہ واپس کرسی کی طرف مڑ گیا۔عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ جولیا کا جسم تیزی سے اوپر کی طرف کھسکتا جا رہا تھا اور عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے پانی کیوں مانگا تھا اور کیوں جارج کی پنڈلی پر ضرب لگا کر اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔پانی پڑنے سے جولیا کا لباس بھیگ گیا تھا اور اس طرح جولیا جو راڈز میں قدرے پھنسی ہوئی تھی لباس بھیگ جانے سے قدرتی طور پر سکڑنے کی وجہ سے اسے اوپر کھسکنے کا موقع مل گیا تھا۔چونکہ جولیا ایکریمین بنی ہوئی تھی اس لئے اس نے عام سی پینٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی۔جارج چونکہ کرسی کی طرف جا رہا تھا اس لئے اس کی پشت جولیا کی طرف تھی۔پھر جارج جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں جیسے جولیا کی طرف مڑیں وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ جولیا کا جسم کافی حد تک اوپر کو اٹھ چکا تھا۔

''اوہ۔اوہ۔تم یہ کیا کر رہی ہو''...... جارج نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے جولیا کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جولیا تک پہنچتا جولیا ایک جھٹکے سے کرسی پر کھڑی ہو چکی تھی۔جارج نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ ریوالور نکال سکے لیکن اسی لمحے جولیا اڑتی ہوئی اس کی طرف آئی اور جارج چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا جبکہ جولیا اسے دھکیل کر تیزی سے ایک طرف جا کھڑی ہوئی تھی۔

''ویل ڈن جولیا۔ویل ڈن''...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔اسی لمحے جارج اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جولیا نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور اس بار جارج کے سینے پر اس نے دونوں پیر موڑ کر مارے اور قلابازی کھا کر ایک بار پھر کھڑی ہو گئی جبکہ جارج نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے لگا ہی تھا کہ جولیا کی لات گھومی اور کمرہ جارج کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور پھر وہ دھم سے نیچے گر گیا۔اس کے ساتھ ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی لوہے کی کرسی اٹھا کر پوری قوت سے جارج کے سر پر ماری۔جارج کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

''میں تمہارے راڈز کھولتی ہوں''...... جولیا نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا دروازہ کھول کر باہر چلی گئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز خود بخود غائب ہو گئے۔جولیا کی کرسی کے راڈز بھی ساتھ ہی غائب ہو گئے تھے اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اس جارج کو ختم کر دو اور آؤ۔ہم نے اس جیرٹو کو کور کرنا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اسے کچھ فاصلے پر پہلے گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر جولیا کی چیخ سنائی دی تو وہ تڑپ کر آگے بڑھا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر سے گولی چلنے کی آواز اور جولیا کی چیخ سنائی دی تھی۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں لیکن سیڑھیوں کے ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور گولی چلنے کی آواز اور جولیا کی چیخ کی آواز ادھر سے ہی سنائی دی تھی۔ابھی عمران تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اس دروازے سے یکلخت جیرٹو نکل کر عمران کی طرف مڑا۔اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔اسی لمحے عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور جیرٹو کے حلق سے چیخ سی نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا۔عمران نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ جیرٹو کے ہاتھ سے گرا ریوالور اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے اس دروازے کی طرف مڑا جہاں سے جولیا کی چیخ سنائی دی تھی۔اسے دراصل جیرٹو سے زیادہ جولیا کی فکر تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوا تو جیرٹو ایک دھماکے سے دروازے کی سائیڈ سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔گولی چلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی جیرٹو کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ فرش پر تڑپنے لگا لیکن عمران تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے جولیا کو فرش پر ساکت پڑے ہوئے دیکھا۔اس کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔عمران نے ریوالور ایک طرف پھینکا اور جھپٹ کر اس نے جولیا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر راہداری میں پہنچ کر وہ دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔وہ شاید اس لئے باہر نہ آئے تھے عمران نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا نہ کہا تھا۔

''اوہ۔اوہ۔یہ کیا ہو گیا ہے''......عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھیوں نے چونک کر کہا۔

''جولیا کو گولی مار دی گئی ہے۔اس کی حالت خطرناک ہے۔کیپٹن شکیل تم میری مدد کرو تاکہ میں اس کے زخم سے گولی نکال دوں اور باقی ساتھی جائیں اور اس ہیڈ کوارٹر میں جو بھی نظر آئے گا اڑا دو۔جلدی کرو''......عمران جولیا کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا تو تنویر اور صفدر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ کیپٹن شکیل تیزی سے الماری کی طرف بڑھا۔اس نے الماری میں موجود پانی کی بوتلیں اٹھائیں اور واپس عمران کی طرف دوڑ پڑا جو جولیا پر جھکا ہوا تھا۔

''اوہ۔اوہ۔عمران صاحب۔مس جولیا کی حالت تو بے حد خراب ہے''......کیپٹن شکیل نے جولیا کی حالت دیکھ کر انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔وہ بڑا رحیم ہے''......عمران نے جواب دیا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کی مدد سے جولیا کی ٹریٹمنٹ میں مصروف ہو گیا۔

''میں دیکھوں گا۔شاید کسی ساتھ والے کمرے میں میڈیکل باکس ہو۔خالی پانی سے کام نہیں چلے گا''......کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔جولیا کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔☆

☆☆☆☆

http://www.kitaabghar.com

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر کنگ نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے کیلارڈ اندر داخل ہو رہا تھا۔

''آؤ کیلارڈ۔ کیا پھر کوئی خاص بات ہو گئی جو تم نے اس پراسرار انداز میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے''...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا

''یس باس۔ میرے پاس دو خوشخبریاں ہیں''...... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو کنگ بے اختیار چونک پڑا۔

''دو خوشخبریاں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات''۔ کنگ نے کہا۔

''ایک خوشخبری تو یہ ہے''...... کیلارڈ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک پیکٹ نکالا اور اسے کنگ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''یہ کیا ہے''...... کنگ نے پیکٹ اٹھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سی ٹاپ فارمولا''...... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

''سی ٹاپ فارمولا۔ کیا مطلب۔ یہ فارمولا تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا۔ پہلے بھی میں نے اس سے فوری جان چھڑائی تھی ورنہ ٹاسکو مسلسل ہمارے پیچھے لگا رہتا۔ تم پھر اسے لے آئے ہو''...... کنگ نے کہا۔

''دوسری خوشخبری بھی ہے باس کہ ٹاسکو ختم ہو چکی ہے۔ اب ہماری تنظیم بلیک سروس راگونا کی سب سے بڑی تنظیم ہے''۔ کیلارڈ نے کہا تو کنگ اس بار واقعی اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو''...... کنگ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ ٹاسکو کا چیف جیرٹو ہلاک ہو چکا ہے۔ ٹاسکو کا ہیڈ کوارٹر بموں کے خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور میں نے ٹاسکو اور جیرٹو کے سب سے اہم آدمی نیلسن کے ساتھ تفصیلی مذاکرات کر لئے ہیں اور نیلسن کو اس بات پر رضامند کر لیا ہے کہ میں اسے ٹاسکو میں موجود اپنے آدمیوں کے ذریعے اس کا چیف بنوا دوں گا جبکہ نیلسن ٹاسکو کے اسلحے کا تمام بزنس بلیک سروس کو منتقل کر دے گا اور اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ ٹاسکو اب عام سی بدمعاش تنظیم رہ گئی ہے۔ نیلسن اس پر خوش ہے کہ اسے ٹاسکو کے تمام جوئے خانے، کلب اور ہوٹل مل گئے ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ٹاسکو کی اہمیت اور دولت کی اصل بنیاد اسلحہ کی بین الاقوامی سپلائی تھی۔ اب یہ کام بلیک سروس کرے گی''...... کیلارڈ نے جواب دیا تو کنگ کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن مجھے تفصیل تو بتاؤ۔ مجھے تو کسی بات کا بھی علم نہیں ہے''...... کنگ کے کہا۔

''آپ چونکہ راگونا سے باہر تھے اس لئے آپ کو علم نہ ہو سکا۔ بہرحال میں بتاتا ہوں''...... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں واقعی ان دنوں راگونا کے معاملات سے خاصا لاتعلق ہو رہا ہوں۔ بہرحال بتاؤ کیا ہوا ہے''...... کنگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آپ کو تو علم ہے کہ ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر میں ہمارے آدمی موجود تھے اس لئے مجھے ساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہی ہیں۔ میں نے پہلے آپ کو بتایا تھا کہ میں یہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی تھی کہ جیرٹو نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے دس کروڑ ڈالرز کے عوض فارمولے کا سودا کیا ہے اور لین دین کے لئے اس نے راگونا شہر سے باہر ایک ویران زرعی فارم میں اپنے ایک خصوصی اڈے کو استعمال کیا۔ اس کی پلاننگ یہ تھی کہ وہ اس اڈے میں جا کر پاکیشیائی ایجنٹوں سے دس کروڑ ڈالرز کی رقم وصول کرے گا اور انہیں فارمولا دے گا لیکن کچھ فاصلے پر اس کے مسلح آدمی موجود ہوں گے جو بعد میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ان سے فارمولا حاصل کر لیں گے۔ اس پلان کے معلوم ہوتے ہی میں نے جوابی

پلان بنایا اور اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجا تا کہ وہ ٹاسکو کے آدمیوں کو ختم کر کے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ان سے فارمولا حاصل کر لیں۔ اس طرح جیرٹو کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور فارمولا ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ میں نے اس فارمولے کی فوری فروخت کے لئے سٹارک سے بھی بات کر لی لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ جیرٹو نے پلان آخری لمحے میں بدل دیا تھا اور اس نے نقلی فارمولا پاکیشیائی ایجنٹوں کو دے کر ان سے رقم وصول کر لی اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے الٹا ہمارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح میرا پلان ناکام ہو گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ سٹارک نے جیرٹو سے سودا کر کے اس سے فارمولا حاصل کر لیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سٹارک کے ہوٹل میں پہنچ کر سٹارک اور جیرٹو کے خاص آدمی ایڈورڈ فشر کو ہلاک کر دیا اور فارمولا لے کر نکل گئے۔ جیرٹو کو بھی اس کی اطلاع مل گئی۔ اسے پاکیشیائی ایجنٹوں کے اڈے کا علم تھا۔ اس نے فوری طور پر وہاں ریڈ کیا اور ان ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے وہاں کی تلاشی لی لیکن فارمولا نہ مل سکا جس پر جیرٹو نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہیڈ کوارٹر منگوا لیا تا کہ ان سے فارمولا کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ فارمولا ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے لامحالہ اس کوٹھی میں ہی چھپایا ہو گا۔ شاید انہیں بھی جیرٹو کی طرف سے خطرہ تھا۔ چنانچہ میں نے فشر کو کہا کہ وہ جا کر اس کوٹھی سے فارمولا تلاش کرے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ فشر ایسی چیزیں تلاش کرنے میں انتہائی مہارت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس نے واقعی فارمولا تلاش کر لیا۔ یہ فارمولا ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ایک پرنالے کے پائپ کے اندر چھپایا ہوا تھا لیکن اب یہ ان کی بدقسمتی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ فشر نے جب تلاشی کے لئے سب پائپوں کو چیک کیا تو اسے فارمولا مل گیا۔ بہرحال فشر نے فارمولا مجھے پہنچا دیا۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ ٹاسکو کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے۔ چونکہ ٹاسکو اسلحے کا دھندہ کرتی تھی اس لئے ہیڈ کوارٹر میں انتہائی حساس اسلحے کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ موجود تھا اور یہ ذخیرہ پھٹ گیا جس کے نتیجے میں پورا ہیڈ کوارٹر خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ وہاں سے جیرٹو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی دستیاب ہو گئیں۔ لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں نہ ملیں تو میں نے اس کوٹھی کی نگرانی شروع کرا دی جہاں سے فارمولا ملا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ لوگ اگر زندہ ہیں تو لامحالہ فارمولا واپس حاصل کرنے اس کوٹھی میں آئیں گے اور پھر واقعی وہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پر پہنچے اور میرے آدمیوں نے ان کی نگرانی کی۔ وہ واپس ایک ہسپتال میں گئے وہاں سے چیکنگ پر معلوم ہوا کہ ان کی ساتھی عورت انتہائی شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں لائی گئی ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی وہاں موجود ہیں اور ابھی تک وہاں موجود ہیں لیکن انہیں اب یہ کسی صورت معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ نیلسن سے مذاکرات کے بعد اور معاملات طے ہو جانے کے بعد اب میں آپ کے پاس مکمل اور تفصیلی رپورٹ دینے آیا ہوں۔ اب ہم اطمینان سے اس فارمولے کو کسی بھی سپر پاور کے پاس انتہائی بھاری رقم کے عوض فروخت کریں گے اور اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''ویری گڈ کیلارڈ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کاروائیاں کی ہیں لیکن اگر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی طرح معلوم ہو گیا کہ فارمولا ہمارے پاس ہے تو وہ بلیک سروس کے خلاف کام شروع کر دیں گے کیوں نہ انہیں ہلاک کر دیا جائے تا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے''...... کنگ نے کہا۔

''میں نے پہلے بھی یہ بات سوچی تھی باس۔ لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''کیوں۔ وجہ''...... کنگ نے چونک کر پوچھا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی طرح یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ سی ٹاپ فارمولا ہمارے پاس ہے اور ہمیں بھی جلدی نہیں کیونکہ اب ٹاسکو کا خوف بھی ختم ہو چکا ہے اسلئے ہم اسے اطمینان اور انتہائی بھاری قیمت پر جب چاہیں فروخت کر سکتے ہیں لیکن اگر ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر ہم نے حملہ کیا اور انہیں ہلاک کرایا تو ان کی جگہ پاکیشیا سے دوسرے ایجنٹ آ جائیں گے اور پھر وہ بہرحال یہ بات معلوم کر لیں گے کہ ان کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ ہے۔ اس طرح انہیں بہرحال یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا ہم نے حاصل کر لیا ہے کیونکہ اس کے بغیر ان کی ہلاکت کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اس طرح بلیک سروس اور پاکیشیائی حکومت اور ان کے ایجنٹوں کے درمیان ایک مستقل تنازعہ پیدا ہو جائے گا اس لئے میں نے ارادہ بدل دیا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''اوہ واقعی۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو اور اس قدر گہرائی میں سوچتے ہو۔ ٹھیک ہے یہ فارمولا ابھی تم اپنے پاس رکھو اور جس طرح چاہو اس

معاملے کو ڈیل کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے اور ہاں اب اسلحہ کی ڈیلنگ کے انچارج بھی تم ہی ہو گے''...... کنگ نے فارمولے کا پیکٹ کیلارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''بے حد شکریہ باس۔ آپ ایسا کریں کہ اس سلسلے میں تمام مراکز کو تحریری اطلاع دے دیں تاکہ میں کھل کر کام کرسکوں''۔ کیلارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی کر دیتا ہوں اور یہ تحریریں تم خود ہی پہنچا دو''...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنی پرسنل سیکرٹری کو کال کر لیا۔ اس نے پرسنل سیکرٹری کو ڈکٹیشن دے دی۔

''اسے ٹائپ کر کے جلدی سے لے آؤ اور شراب بھی بھجوا دو''۔ کنگ نے کہا اور سیکرٹری سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے شراب کی بوتل اور دو گلاس میز پر رکھے اور سلام کر کے واپس چلا گیا تو کیلارڈ نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں اٹھ کر اس نے گلاس کنگ کے سامنے رکھ دیا۔

''تمہاری یہی فرمانبرداری اور ذہانت مجھے بے حد پسند ہے کیلارڈ۔ تم واقعی بلیک سروس کیلئے سرمایہ ہو''...... کنگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ آپ کی مہربانی ہے باس کہ آپ میرے بارے میں ایسے خیالات رکھتے ہیں''...... کیلارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور اپنا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ جب انہوں نے گلاس ختم کئے تو کمرے کا دروازہ کھلا اور پرسنل سیکرٹری ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے فائل کنگ کے سامنے رکھی اور سلام کر کے واپس چلی گئی۔ کنگ نے فائل کھولی اس میں کیلارڈ کے بارے میں ٹائپ شدہ آرڈر موجود تھا۔ اس نے قلم اٹھا کر دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے اس نے فائل کیلارڈ کی طرف بڑھا دی۔

''تو تم نے مجھے خوشخبریاں سنائی تھیں۔ اب یہ خوشخبری میری طرف سے''...... کنگ نے کہا۔

''بے حد شکریہ باس''...... کیلارڈ نے فائل لے کر اسے کھولا اور پھر مطمئن ہو کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے کنگ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ کیلارڈ کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

''یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کیا''...... کنگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس آرڈر کے بعد میں اب بلیک سروس کا چیف بن جاؤں گا اس لئے تم اب چھٹی کرو''...... کیلارڈ نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ کنگ سنبھلتا کیلارڈ نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں کنگ کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور کنگ کے منہ سے صرف گھٹی گھٹی سی چیخ ہی نکل سکی اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

☆☆☆

ہاسٹن کالونی کی ایک کوٹھی میں عمران تنویر کے ساتھ موجود تھا۔ جولیا ابھی تک ہسپتال میں تھی البتہ اس کی حالت اب ہر لحاظ سے خطرے سے باہر تھی۔ عمران نے ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر میں جولیا کی ابتدائی بینڈ تیج تو کر دی تھی لیکن گولی اس قدر اندر جا چکی تھی کہ بغیر آپریشن کے اسے نکالا نہ جا سکتا تھا اس لئے عمران نے جولیا کو فوری طور پر ہسپتال لے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا جبکہ اس دوران عمران کے ساتھیوں نے انتہائی تیز ترین کارروائی کرتے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ اس کا ہر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ جیرٹو اور عمران کی طرف سے ہونے والی فائرنگ کا علم وہاں کسی کو بھی نہ ہو سکا تھا اور عمران کے ساتھیوں کی کارروائی کا علم بھی انہیں نہ ہو سکا اور وہ اپنے اپنے کمروں میں ہی ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ پھر عمران کیپٹن شکیل کے ساتھ جولیا کو لے کر وہاں سے کار میں روانہ ہو گیا تھا اور اس نے صفدر اور تنویر کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس ہیڈ کوارٹر کو بلاسٹ کر کے سٹی ہسپتال پہنچ جائیں۔ باقی کارروائی صفدر اور تنویر کی تھی انہیں وہاں انتہائی حساس اسلحے کی پیٹیوں سے بھرا ہوا ایک کمرہ نظر آ گیا تھا اور پھر صفدر نے اس کمرے میں ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا اور پھر وہ دونوں ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گئے اور پھر کچھ فاصلے پر جا کر انہوں نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے بم فائر کر دیا جس کے نتیجے میں پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر بلاسٹ ہو گیا۔ جولیا کو جب ہسپتال پہنچایا گیا تو اس کی حالت انتہائی تشویشناک تھی لیکن وہاں ڈاکٹروں کی بروقت کارروائی اور آپریشن کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جولیا بچ گئی۔ صفدر اور تنویر بھی ہیڈ کوارٹر بلاسٹ کر کے وہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اس کوٹھی میں وہ جگہ بتا کر بھیج دیا تھا جہاں اس نے فارمولا چھپایا تھا تاکہ فارمولا وہاں سے حاصل کر کے جولیا کے ٹھیک ہوتے ہی وہ راگونا سے نکل جائیں لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے جب واپس آ کر بتایا کہ فارمولا وہاں موجود نہیں ہے تو عمران حیران رہ گیا۔ پھر وہ صفدر کے ساتھ خود کوٹھی میں گیا لیکن وہاں واقعی فارمولا موجود نہ تھا اس لئے وہ واپس ہسپتال آ گئے اور پھر جب جولیا کی طرف سے انہیں اطمینان ہو گیا تو عمران نے اس کالونی میں ہی ایک کوٹھی ایک ڈیلر کے ذریعے حاصل کر لی اور اس وقت عمران، تنویر کے ساتھ وہاں کمرے میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں یہ معلوم کرنے گئے ہوئے تھے کہ ان کی عدم موجودگی میں کون کوٹھی میں آیا جو فارمولا لے گیا۔

''اسی لئے میں نے کہا تھا کہ فارمولا اپنے پاس رکھو''...... تنویر نے کہا۔

''اگر فارمولا ہم سے برآمد ہو جاتا تو اب تک ہم سب کی لاشیں بھی پرانی ہو چکی ہوتیں۔ ہم بچ بھی اس لئے گئے ہیں کہ جیرٹو کو ہم سے فارمولا نہیں مل سکا تھا اور اسے مجبوراً ہمیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانے اور پھر ہوش میں لے آنے کی کارروائی کرنا پڑی''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری''...... تنویر نے عادت کے مطابق فوراً ہی اعتراف کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل واپس آ گئے تو عمران ان کے چہرے دیکھ کر چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کیا کوئی کلیو ملا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایک قریبی کوٹھی کے چوکیدار سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ فنشر اپنے آدمی کے ساتھ کوٹھی میں آیا تھا اور کافی دیر تک وہ لوگ کوٹھی میں رہے اور پھر واپس چلے گئے''...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''فنشر اور اس کا ساتھی لیکن ان کا حدود اربعہ کیا ہے۔ ایک ایڈورڈ فنشر تو جیرٹو کا خاص آدمی تھا جو فارمولا لے کر سٹارک کے پاس گیا تھا اور مارا گیا تھا۔ کیا یہ بھی ٹاسکو کے آدمی تھے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں راگونا میں ایک باقاعدہ ٹریسنگ کمپنی ہے جس کا انچارج فنشر ہے۔ وہ گمشدہ افراد اور چیزوں کو تلاش کرنے کا کام کرتا ہے اور بھاری معاوضہ لیتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن تمہیں اس ساری تفصیل کا علم کیسے ہو گیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس چوکیدار سے۔ وہ کئی سالوں تک اس کمپنی میں کام کر چکا ہے''...... صفدر نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اوہ۔ وری گڈ۔ تم نے واقعی کام کر دکھایا ہے ورنہ میں نے فارمولا جس انداز میں چھپایا تھا مجھے یقین تھا کہ اسے تلاش نہ کیا جا سکے گا لیکن فشر اور اس کے ساتھی یقیناً ان کاموں میں غیر معمولی تجربہ اور مہارت رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے اسے تلاش کر لیا ہوگا اور اگر وہ چوکیدار تمہیں نہ ملتا تو ہمیں واقعی بے حد پریشانی اٹھانا پڑتی''۔عمران نے کہا۔

''تو اٹھو چلو۔ اس فشر سے ابھی پوچھ لیتے ہیں کہ اس نے فارمولا کسے دیا ہے''......تنویر نے کہا۔

''یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ فشر نے آخر کس پارٹی کے لئے کام کیا ہوگا کیونکہ ٹاسکو کا ہیڈ کوارٹر تو تباہ ہو چکا ہے اور تباہی سے پہلے وہ ہم سے فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اگر انہوں نے فشر کی خدمات حاصل کی ہوتیں تو وہ لامحالہ اس بارے میں ہم سے اس قدر سختی سے پوچھ گچھ نہ کرتے''......عمران نے کہا۔

''سوچنے کی بات چھوڑو۔ وہ فشر جب خود جواب دے گا تو پھر سوچنے میں وقت ضائع کرنے کا فائدہ''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے آؤ''......عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اب نئے میک اپ کر لینے چاہئیں''۔صفدر نے کہا۔

''ماسک میک اپ کر لیتے ہیں''......عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ اس میں زیادہ وقت نہ لگتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں موجود کار میں سوار چرچ روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں صفدر کی حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق فشر کا باقاعدہ آفس تھا۔ یہ آفس چرچ روڈ پر واقع ایک کاروباری پلازہ میں تھا جس کا نام ہی بزنس پلازہ تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد چرچ روڈ پر پہنچ گئے اور چند لمحوں بعد انہوں نے آٹھ منزلہ بزنس پلازہ کے گراؤنڈ فلور پر بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ میں کار روکی اور نیچے اتر کر وہ اس حصے کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک قطار کی صورت میں چھ لفٹیں نصب تھیں اور لوگ مسلسل لفٹوں پر آ جا رہے تھے۔ وہاں موجود ایک بڑے سے بورڈ پر بزنس پلازہ میں کمپنیوں کے بارے میں تفصیلی معلومات درج تھیں اور اس بورڈ سے انہیں معلوم ہو گیا کہ فشر کی ٹریسنگ کمپنی چوتھی منزل پر تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ چکے تھے۔ ٹریسنگ کمپنی کا خاصا بڑا آفس تھا جس کے ایک کونے میں فشر کا باقاعدہ آفس تھا جس کے باہر سیکورٹی بیضوی کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں ایک صوفے پر چار افراد موجود تھے۔

''یس سر''......سیکرٹری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم ولنگٹن سے آئے ہیں اور ہم نے تمہارے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر فشر سے ملنا ہے ایک کام کے سلسلے میں''......عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا کام ہے جناب''......سیکرٹری نے کہا۔

''دو گمشدہ افراد کو ٹریس کرنا ہے''......عمران نے جواب دیا۔

''اس کا علیحدہ سیکشن ہے جناب۔ آپ اس سیکشن کے مینجر سے مل لیں۔ مسٹر اینڈریو اس سیکشن کے انچارج ہیں''......سیکرٹری نے کاروباری لہجے میں کہا۔

''اس سے بھی مل لیں گے لیکن یہ اہم معاملہ ہے اس لئے پہلے فشر صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں''......عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو کال کر لوں گی''۔سیکرٹری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک طرف موجود صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔

''آپ سنجیدہ کیوں ہو گئے ہیں عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہے''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب کیا کروں۔ کسی طرح سکوپ تو بنے''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سکوپ۔ کس کا سکوپ''......صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھ جیسے کنوارے کا سکوپ کیا ہوسکتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ راگونا کی خواتین سنجیدگی کو پسند کرتی ہیں لیکن اس محترمہ نے باوجود سنجیدگی کے سرے سے لفٹ ہی نہیں کرائی‘‘......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

’’تم نے خواہ مخواہ اجازت لینے کا تکلف کیا ہے۔ کیا یہ ہمیں اندر جانے سے روک سکتی ہے‘‘......تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

’’فشر غیر متعلق آدمی ہے اور پھر یہ کاروباری پلازہ ہے۔ یہاں معمولی سی گڑبڑ سے پولیس آسکتی ہے اور یہاں کی پولیس آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑا کرتی جبکہ ہم میک اپ میں ہیں‘‘......عمران نے آہستہ سے کہا۔

’’عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں تنویر‘‘......صفدر نے کہا تو تنویر نے اس بار اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے بات کی سمجھ آ گئی ہو۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں کال کیا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

’’دس منٹ آپ کے پاس ہوں گے۔ پلیز۔ اس سے زیادہ وقت نہ لگائیں‘‘......سیکرٹری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر ایک قدرے ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ خاصا ذہین اور تجربہ کار آدمی ہے۔

’’میرا نام فشر ہے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں‘‘۔ اس نے اٹھ کر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’آپ خود بتا دیں کہ دس منٹ میں آپ ہماری کیا خدمت کر سکتے ہیں‘‘......عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو فشر بے اختیار چونک پڑا۔ عمران کے ساتھی بغیر مصافحہ کئے سائیڈ کے صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔

’’میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ انہوں نے اس لئے مصافحے میں وقت ضائع نہیں کیا کہ اس طرح یہ چند منٹ تو مصافحوں میں ہی پورے ہو جاتے جبکہ آپ کی سیکرٹری نے کہا ہے کہ ہمارے پاس آپ سے بات کرنے کے لئے صرف دس منٹ ہیں‘‘......عمران نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

’’اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ اصل میں‘‘......فشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’وضاحت کی ضرورت نہیں ہے ورنہ یہ چند لمحات اس وضاحت میں ہی گزر جائیں گے‘‘......عمران نے کہا تو فشر بے اختیار ہنس پڑا۔

’’آپ بے فکر رہیں اور کھل کر بات کریں۔ آپ کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہوگی میں سیکرٹری کو کہہ دیتا ہوں‘‘......فشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر سیکرٹری سے بات کی اور پھر رسیور رکھ دیا۔

’’اب آپ اطمینان سے بات کریں‘‘......فشر نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے کہا۔

’’آپ نے ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ سے ایک فارمولا حاصل کیا جو مائیکروفلم کی شکل میں تھا اور ایک ویسٹ پائپ کے اندر رکھا گیا تھا‘‘......عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو فشر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات‘‘......فشر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہے کیونکہ آپ کو چیک کر لیا گیا تھا۔ آپ صرف یہ بتا دیں کہ آپ نے یہ فارمولا کس کو بھجوایا ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’سوری آپ جا سکتے ہیں۔ نہ میں نے ایسا کوئی کام کیا ہے اور اگر کیا بھی ہو تو ہم ایسی بات کسی کو نہیں بتا سکتے‘‘......فشر نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

’’مسٹر فشر۔ آپ نے رقم لے کر یہ کام کیا ہوگا لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ اس میں حکومتیں ملوث ہیں اس لئے آپ کو، آپ کی پوری فیملی کو، آپ کے اس آفس کو، سب کو ایک لمحے میں ہلاک اور تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارمولا آپ کے لئے موت ثابت ہو سکتا ہے اس لئے آپ پلیز ہوش میں رہ کر جواب دیں اور ہمیں یہ بتا دیں کہ یہ کام ٹاسکو کے لئے آپ نے کیا ہے یا کسی اور پارٹی کے لئے‘‘۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

’’تو آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مجھے اور میرے آفس میں۔ گو آؤٹ۔ ورنہ میں پولیس کو کال کرلوں گا‘‘......فشر نے بھی انتہائی

غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ فون کی طرف بڑھایا۔

''او کے۔ٹھیک ہے۔ہم جا رہے ہیں''......عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ فشر کچھ سمجھتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے بڑھا اور فشر چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آ گرا۔پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا فشر ایک دھماکے سے واپس قالین پر گر گیا۔اس کا چہرہ یکلخت انتہائی حد تک مسخ ہو گیا اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''بولو کس کے لئے کیا تھا یہ کام۔بولو''......عمران نے پیر کو ذرا واپس موڑتے ہوتے غرا کر کہا۔

''بب۔بب۔بلیک سروس۔بلیک سروس کے لئے''......فشر نے رک رک کر کہا۔اس کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو گئی تھی۔

''کہاں پہنچایا تھا یہ فارمولا۔بولو''......عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''کک۔کک۔کیلارڈ کے پاس''......فشر نے جواب دیا تو عمران نے پیر ہٹایا اور فشر نے یکلخت دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے گلے پر رکھے اور گردن کو مسلنا شروع کر دیا۔

''اٹھ کر بیٹھ جاؤ''......عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا تو فشر کراہتا ہوا اٹھا اور پھر لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں صوفے پر ڈھیر سا ہو گیا۔اس نے ہاتھ ابھی تک گردن پر رکھے ہوئے تھے۔

''سنو فشر۔مجھے معلوم ہے کہ تمہارا اس فارمولے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔تم نے یہ کام صرف رقم کے لئے کیا ہے اس لئے میں نے تمہیں ہلاک نہیں کیا ورنہ میرے پیر کے معمولی سے دباؤ سے تمہاری روح پرواز کر جاتی''......عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''یہ۔یہ واقعی انتہائی خوفناک عذاب تھا۔انتہائی خوفناک عذاب۔پلیز مجھے کچھ مت کہو۔مجھے واقعی اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس کام میں حکومت ملوث ہے۔میں تو اسے ایک عام سا کام سمجھا تھا''......فشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم کیلارڈ کو فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ فارمولا اب کہاں ہے۔کیا اس نے اپنے چیف کنگ کو پہنچا دیا ہے یا کیلارڈ کے پاس ہی ہے''......عمران نے کہا۔

''کنگ کو کیلارڈ نے ہلاک کر دیا ہے۔اب تو کیلارڈ خود ہی بلیک سروس کا چیف بن گیا ہے اور وہ مجھے اب کسی صورت نہ بتائے گا''......فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔تو یہ بات ہے۔اس کا فون نمبر بتاؤ۔میں خود بات کرتا ہوں''......عمران نے کہا تو فشر نے اسے فون نمبر بتا دیا۔عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''فشر کا خیال رکھنا۔اگر یہ درمیان میں بولے تو اس کی گردن توڑ دینا''......عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

''یس''......ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

''فشر بول رہا ہوں''......عمران نے فشر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ فشر تم۔خیریت۔کیسے فون کیا ہے''......دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس فارمولے کا تعلق کسی ایشیائی ملک سے ہے اور ایشیائی ملک کے ایجنٹ اسے تلاش کر رہے ہیں۔مجھے اس سلسلے میں بتایا ہی نہیں گیا''......عمران نے فشر کے لہجے اور آواز میں قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''تم فکر مت کرو فشر۔وہ تم تک کسی صورت بھی پہنچ نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی جائیں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ تم بے شک انہیں بلیک سروس کا نام بتا دینا۔میں خود ہی انہیں سنبھال لوں گا''......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا اب بلیک سروس حکومتوں سے ٹکرانے کے بھی قابل ہوگئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ بات نہیں ہے۔ میں نے اسے فارمولے کو صرف فروخت کرنا ہے۔ ویسے تو سپر پاورز بھی اس فارمولے کو خریدنے کے خواہشمند ہیں اور خاص طور پر اسرائیل تو بہت دلچسپی لے رہا ہے لیکن وہ لوگ اس کی انتہائی کم قیمت آفر کر رہے ہیں جبکہ بہرحال پاکیشیائی حکومت کے ایجنٹ اس فارمولے کو تلاش کرتے رہیں گے۔ اس لئے اگر یہ فارمولا پاکیشیائی حکومت کو ہی فروخت کر دیا جائے تو پھر سارے مسئلے ہی ختم ہو جائیں گے اور ویسے بھی وہ لوگ پہلے بھی اس فارمولے کے عوض بھاری رقومات دے چکے ہیں اس لئے اب وہ مزید رقم دینے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''تو کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔ تم ان سے خود رابطہ کر لو''...... عمران کے فنشر کے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ انہوں نے ٹاسکو کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ جیرٹو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس مشن میں ان کی ساتھی عورت شدید زخمی ہوگئی اور وہ عورت اس وقت بھی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ میں چاہوں تو انہیں آسانی سے تلاش کر سکتا ہوں لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ ان سے خود رابطہ کروں کیونکہ اس طرح وہ میری مرضی کی قیمت نہیں دیں گے اور مجھے ویسے بھی کوئی جلدی نہیں ہے۔ اب مقابل تنظیم ٹاسکو ختم ہو چکی ہے اور انہیں کسی بھی طرح یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا میں نے تمہارے ذریعے تلاش کر کے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے۔ ہاں اگر وہ کسی بھی طرح تم تک پہنچ جائیں اور تم انہیں میرے بارے میں بتا دو تو وہ ظاہر ہے مجھ سے رابطہ کریں گے۔ پھر میں اپنی مرضی کی قیمت ان سے آسانی سے وصول کر لوں گا''...... کیلارڈ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ او کے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور صوفے پر خاموشی سے بیٹھے ہوئے فنشر کی طرف مڑ گیا۔

''تم۔ تم کیا چیز ہو۔ تم نے میری آواز اور لہجے کی نقل کیسے کر لی۔ وہ کیلارڈ بھی نہیں پہچان سکا''...... فنشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس لئے اب تک زندہ نظر آ رہے ہو فنشر کہ تم ہمارے نقطہ سے غیر متعلق آدمی ہو۔ میں نے تمہیں آفر کی تھی کہ تم معاوضہ لے کر ہمیں بتا دو لیکن تم نے انکار کیا جس کے نتیجے میں تمہیں عذاب بھی بھگتنا پڑا اور ہم نے بہرحال معلوم بھی کر لیا اس لئے اب سوچ سمجھ کر میری بات کا جواب دینا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''کس بات کا جواب''...... فنشر نے چونک کر کہا۔

''اس بات کا تم ہمیں یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ فارمولا کہاں ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ابھی خود کیلارڈ سے بات کی ہے اور اس نے تمہیں بتایا ہے کہ فارمولا اس کی تحویل میں ہے۔ پھر تم نے یہ بات کیوں کی ہے''...... فنشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے فارمولا جیب میں نہیں رکھا ہوا ہوگا اور جیسا کہ اس نے بتایا ہے کہ اسے کوئی جلد بھی نہیں ہے اس لئے لامحالہ اس نے فارمولا کسی جگہ پر محفوظ کر دیا ہوگا۔ کسی بینک لاکر میں یا کسی اور جگہ اور تم اسے ٹریس کر کے مجھے بتا دو۔ ہم تمہیں اس کا باقاعدہ معاوضہ دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اگر تم صرف اتنا وعدہ کر لو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے تو میں تمہیں یہیں بیٹھے بیٹھے حتمی طور پر بتا دیتا ہوں کہ فارمولا کہاں ہے اور میں کوئی معاوضہ بھی نہیں لوں گا کیونکہ زندگی سب سے بڑا معاوضہ ہے اور مجھے احساس ہو گیا ہے کہ تم لوگ ہم سے کہیں زیادہ تیز ہو۔ ہم تمہارا مقابلہ کسی طرح بھی نہیں کر سکتے اور ویسے بھی کیلارڈ نے خود کہہ دیا ہے کہ میں تمہیں اس کے بارے میں بتا سکتا ہوں تو ایسی صورت میں مجھے اپنی زندگی بچانے کی زیادہ ضرورت ہے''۔ فنشر نے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہٹ کر پیچھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''شکریہ۔ میں کیلارڈ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور چونکہ میں نے باقاعدہ ٹریسنگ کی ایجنسی بنائی ہوئی ہے۔ میں نے اور میرے آدمیوں

نے اس سلسلے میں باقاعدہ تربیت حاصل کر رکھی ہے اس لئے ہمیں ایسی معلومات بھی ہوتی ہیں جن سے شاید عام لوگ واقف نہیں ہوتے۔ خاص طور پر انسانی نفسیات کی ہم نے باقاعدہ سٹڈی کی ہوتی ہے کہ کس مزاج کا آدمی کس انداز میں چیزیں چھپاتا ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تمہیں میری بات کا یقین آ جائے۔ کیلارڈ سے پہلے کنگ بلیک سروس کا چیف تھا اور کنگ اس قدر اہم چیزیں چھپانے کے لئے اپنے خفیہ فلیٹ میں موجود خفیہ سیف استعمال کرتا تھا جبکہ کیلارڈ ہیڈ کوارٹر میں موجود سیف استعمال کرتا ہے اس لئے یہ فارمولا لامحالہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے خفیہ سیف میں رکھا ہوگا''...... فشر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اور ٹاسکو کے چیف جیرٹو کے بارے میں تمہاری کیا ریڈنگ ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ ایسی چیزیں چھپانے کے لئے خصوصی بینک لاکر استعمال کرنے کا عادی تھا''...... فشر نے جواب دیا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے فشر امتحان میں پاس ہو گیا ہو۔

''ویری گڈ فشر۔ تم واقعی جینئس آدمی ہو اور مجھے خوشی ہے کہ تم میرے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوئے ورنہ مجھے بعد میں معلوم ہوتا تو مجھے ذاتی طور پر افسوس ہوتا لیکن اب تم مجھے یہ بتا دو کہ بلیک سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات اور اس کے خفیہ راستوں کی تفصیل بھی بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''میں وہاں کبھی نہیں گیا اس لئے مجھے نہیں معلوم''...... فشر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں اپنی زندگی سے اچانک نفرت کیوں ہو گئی ہے''۔ عمران نے کہا تو فشر بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... فشر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے بھی تمہاری طرح انسانی نفسیات سے کچھ نہ کچھ واقفیت حاصل ہے۔ تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے آفس میں خفیہ سیف ہے لیکن تم وہاں گئے کبھی نہیں اور دوسری بات یہ کہ میرے اندر قدرت نے ایک خاص حس رکھ دی ہے کہ مجھے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتا دو ورنہ''...... عمران کا لہجہ آخر میں سرد ہو گیا تھا۔

''مجھے صرف ایک بار کنگ کے پاس ہیڈ کوارٹر میں جانے کا موقع ملا تھا اور بہت تھوڑے وقت کے لئے۔ کیلارڈ مجھے لے گیا تھا۔ پہلے میں کیلارڈ کے آفس گیا تھا۔ پھر کنگ کے آفس میں اس لئے مجھے واقعی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ بلیک سروس کا ہیڈ کوارٹر جاز روڈ پر ہے۔ جاز کلب اس کا نام ہے اور نیچے تہہ خانوں میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن کنگ کا آفس ہیڈ کوارٹر سے علیحدہ ہے۔ درمیان میں دیوار ہے جسے صرف کنگ آفس کی طرف سے ہی کھولا جا سکتا ہے۔ پہلے کیلارڈ ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا لیکن اب وہ کنگ والے حصے میں بیٹھتا ہے''...... فشر نے جواب دیا۔

''وہ بہرحال وہاں آنے جانے کے لئے علیحدہ کوئی راستہ استعمال کرتا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں ہیڈ کوارٹر گیا تھا۔ میں کیلارڈ کے آفس میں پہنچا اور پھر کیلارڈ درمیانی راستے سے مجھے کنگ کے پاس لے گیا اور پھر وہاں سے واپسی بھی اسی راستے سے ہوئی''...... فشر نے جواب دیا اور عمران نے محسوس کر لیا کہ فشر درست کہہ رہا ہے۔

''اب ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیلارڈ کا نمبر ٹو اینڈریو''...... فشر نے جواب دیا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا اور فشر نے نمبر بتا دیا۔

''اسے فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ کیلارڈ کس راستے سے آتا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ وہ کسی صورت بھی نہیں بتائے گا۔ وہ تو ان معاملات میں خاصا سخت آدمی ہے''...... فشر نے جواب دیا۔

''تو پھر مجھے بتاؤ کہ جاز کلب سے اینڈریو کے ہیڈ کوارٹر تک کون سا راستہ جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جاز کلب کے مینجر کے آفس سے راستہ جاتا ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے''...... فشر نے جواب دیا۔

''مینجر کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نام گارٹ ہے''...... فشر نے کہا۔

''کیا جاز کلب عام کلب ہے یا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ عام کلب ہے لیکن وہ غنڈوں اور بدمعاشوں کا گڑھ ہے اور بلیک سروس نے خاص طور پر ایسا کیا ہوا ہے کیونکہ اس طرح کوئی غلط آدمی ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ لوگ مشکوک آدمی کو بغیر پوچھے گولی مار دیتے ہیں اور پھر اس کی لاش غائب کر دی جاتی ہے''...... فشر نے جواب دیا۔

''مشکوک سے کیا مطلب ہے تمہارا''...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

''جاز کلب کے دو ہال ہیں۔ وہاں تک تو ہر آدمی جا سکتا ہے لیکن اس کے بعد تیسرے ہال میں صرف وہ لوگ جا سکتے ہیں جن کے بارے میں گارٹ پہلے تصدیق کر لیتا ہے اور اگر کوئی زبردستی وہاں جانے کی کوشش کرے تو اسے مشکوک سمجھ لیا جاتا ہے اور تیسرے ہال کے بعد راہداری میں گارٹ کا آفس ہے''...... فشر نے کہا۔

''گارٹ کو فون کر کے کہو کہ تمہارے مہمان اس سے ملنے آ رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''گارٹ اپنے آفس میں کسی صورت بھی کسی سے نہیں ملتا۔ وہ اگر کسی سے ملنا چاہے تو دوسرے ہال کی سائیڈ میں ایک علیحدہ حصے میں ملتا ہے''...... فشر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب ہم جا رہے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ تم ہمارے جانے کے بعد کسی کو فون نہیں کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے میں نے زندہ رہنا ہے۔ میں کیوں فون کروں گا''۔ فشر نے کہا۔

''میری خواہش ہے کہ تم جیسا ذہین آدمی زندہ رہے۔ اس بات کو یاد رکھنا''...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی اس کے ساتھی بھی دروازے کی طرف مڑ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے نیچے پہنچ کر پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے فارمولا حاصل کرنا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا تم پھر انہیں رقم دینے کا سوچ رہے ہو''...... تنویر نے انتہائی بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر گانٹھ ہاتھ سے کھل سکتی ہو تو اسے دانتوں سے کھولنے کی کیا ضرورت ہے''...... عمران نے کار کا دروازے کھولتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اب ایسا نہیں ہوگا۔ سمجھے''...... تنویر نے یکلخت پہلے زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم وہاں حملہ کر کے فارمولا اڑائیں''۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب ایسا ہی ہوگا''...... تنویر نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے فشر سے جس انداز میں پوچھ گچھ کی ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ آپ وہاں حملہ کرنا چاہتے ہیں''۔ صفدر نے کہا۔ وہ عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

'ایسا میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا تھا''...... عمران نے کار موڑ کر اسے باہر کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

''ہر شریف آدمی بدمعاشوں سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ یہی تو شرافت کی نشانی ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم علیحدہ اپنی شرافت لے کر منتیں کرتے رہو۔ ہم جا کر فارمولا لے آئیں گے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہارے جذبات کا احساس ہے تنویر۔ تم جذباتی آدمی ہو۔ اس لئے تم اپنا ردعمل فوراً ظاہر کر دیتے ہو جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے جذبات بھی تمہاری طرح ہوں گے لیکن وہ اسے ظاہر نہیں کرتے مگر میں صرف تمہارا ساتھی ہی نہیں ہوں بلکہ تمہارا لیڈر بھی ہوں اور ہر لیڈر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی ٹیم کی حفاظت کا بھی خیال رکھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا خیال ہے کہ ہم ان بدمعاشوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے''...... تنویر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہلاکتوں کی بات تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوگی۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے کہ کون کس وقت ہلاک ہوگا لیکن مسئلہ تمہارا نہیں ہے جولیا کا ہے۔ جولیا کی حفاظت بھی میری ذمہ داری ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ جولیا کی حفاظت کا کیا مطلب۔ جولیا تو ہمارے ساتھ نہیں ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے تو میں وہاں حملہ نہیں کر رہا۔ اگر وہ ساتھ ہوتی تو مجھے کوئی فکر نہ ہوتی کیونکہ وہ ہم سے زیادہ اپنی حفاظت کر سکتی ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر تمہارا کیا مطلب ہے۔ کھل کر بتاؤ''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جیسے ہی ہم وہاں حملہ کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا۔ فشر نے بتایا ہے کہ کیلارڈ علیحدہ رہتا ہے اور کیلارڈ خود بتا چکا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ جولیا ہسپتال میں موجود ہے۔ وہ فوری طور پر جولیا کو یرغمال بنالیں گے۔ پھر ہم جولیا کی حفاظت کے لئے رقم بھی دیں گے اور جوتے بھی کھائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے تو اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا۔ جولیا اس حالت میں واقعی کچھ نہیں کر سکتی ہے۔ ٹھیک ہے''...... تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اب اپنے جذباتی پن پر خود غصہ آ رہا ہو۔

''عمران صاحب۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں اور ہر پہلو پر سوچتے ہیں۔ یہ پہلو تو واقعی ہمارے ذہن میں بھی نہیں تھا''...... صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ میں صرف ساتھی ہی نہیں ہوں لیڈر بھی ہوں اور لیڈر بے چارے کو ایسی باتیں سوچنی ہی پڑتی ہیں''...... عمران نے کہا۔ کار اس دوران سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہاسٹن کالونی میں داخل ہو گئے جہاں ان کی نئی رہائش گاہ تھی۔ عمران نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تا کہ باقی ساتھی بھی جو اس دوران کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے گفتگو سن سکیں۔

''یس۔ سٹی ہسپتال''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپیشل وارڈ کے انچارج ڈاکٹر سے بات کرا دیں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر البرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ باوقار تھا۔

''ڈاکٹر البرٹ۔ ہماری ساتھی مس مارگریٹ آپ کے وارڈ کے سپیشل روم نمبر گیارہ میں ہے اس کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ خاصی بہتر ہو چکی ہے لیکن ابھی انہیں ایک ہفتہ یہاں رہنا ہوگا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا ان سے بات ہو سکتی ہے فون پر''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... تھوڑی دیر بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

''مس مارگریٹ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے اب''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ میں ٹھیک ہوں۔ تم لوگ کہاں ہو اور کیا کر رہے ہو''۔ جولیا نے کہا۔

''کیا تم یہاں سے شفٹ ہو سکتی ہو۔ میرا مطلب ہے ڈاکٹروں کی مرضی کے بغیر''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں ابھی چل نہیں سکتی۔ کیوں۔ کیا بات ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ اس لئے پوچھ رہا تھا کہ اندازہ ہو سکے کہ تمہیں ابھی مزید کتنے دن وہاں رہنا ہوگا۔ بہرحال بے فکر رہو۔ ہم سب او کے ہیں اور تمہاری صحت کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ گڈ بائی''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''تو کیا آپ جولیا کو وہاں سے شفٹ کرنا چاہتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔لیکن جولیا کی موجودہ پوزیشن میں ایسا کرنا اس کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اس لئے اب مجبوری ہے۔کیلارڈ سے بات کرنا پڑے گی''...عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ٹریسنگ ایجنسی''...رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مسٹر فشر سے بات کرائیں۔میرا نام مائیکل ہے''...عمران نے کہا۔

''وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکے ہیں۔ان کی طبیعت خراب ہوگئی ہے''...دوسری طرف سے کہا گیا۔

''رہائش گاہ کا نمبر بتا دیں۔میری کال سے انہیں فائدہ ہوگا''۔عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

''یس۔'' ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ بہرحال فشر کی آواز نہیں تھی۔

''میں مائیکل بول رہا ہوں۔مسٹر فشر سے بات کرائیں۔ان کے فائدے کی بات ہے۔''عمران نے کہا۔

''ہیلو فشر بول رہا ہوں...'' چند لمحوں بعد فشر کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر فشر میں کیلارڈ سے فارمولے کا سودا کرنے کے لئے اسے فون کر رہا ہوں۔میں اسے بتاؤں گا کہ تم نے مجھے اس کا فون نمبر دیا ہے اور فارمولے کے بارے میں بتایا ہے اگر کیلارڈ تم سے تصدیق کرے تو تم اسے بتا دینا''...عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔میں سمجھ گیا''...دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے او کے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...رابطہ قائم ہوتے ہی کیلارڈ کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر کیلارڈ۔میں پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران بول رہا ہوں۔آپ کا فون نمبر مجھے فشر نے دیا ہے۔ہم نے معلوم کرلیا تھا کہ ہماری رہائش گاہ سے فشر اور اس کے ساتھی نے فارمولا نکالا تھا۔فشر نے بتایا ہے کہ اس نے معاوضہ لے کر فارمولا آپ کو پہنچا دیا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ اب بلیک سروس کے آپ چیف بن گئے ہیں حالانکہ بلیک سروس پہلے ہی اس فارمولے کے دو کروڑ ڈالرز وصول کر چکی ہے۔اس کے باوجود آپ نے اسے دوبارہ اڑا لیا ہے اس لئے آپ یہ فارمولا ہمیں واپس کر دیں''...عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سوری مسٹر عمران۔میں نے یہ فارمولا آپ سے حاصل نہیں کیا بلکہ ہم نے اپنے انداز میں خود اسے حاصل کیا ہے۔اس لئے اب یہ آپ کو کبھی نہیں مل سکتا''...دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لیکن یہ فارمولا بہرحال ہمیں چاہئے۔یہ ہمارے ملک کا فارمولا ہے''...عمران نے کہا۔

''پہلے اگر بات کرتے تو شاید آپ سے سودا کر لیتا لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے۔فارمولے کا سودا ہو چکا ہے''...کیلارڈ نے جواب دیا۔

''کتنے میں سودا ہوا ہے''...عمران نے کہا۔

''آٹھ کروڑ ڈالرز میں''...دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کس سے''...عمران نے کہا۔

''آپ کو بتانے میں مجھے کوئی حرج نہیں ہے اس لئے بتا دیتا ہوں کہ یہ سودا حکومت اسرائیل سے ہوا ہے''...کیلارڈ نے جواب دیا۔

''ابھی ڈیلیوری تو آپ نے نہ کی ہوگی''...عمران نے کہا۔

''ڈیلیوری بھی ہو جائے گی''...کیلارڈ نے جواب دیا۔

''اگر ہم آپ کو اس سے زیادہ رقم دے دیں تو پھر''...عمران نے کہا۔

''ہاں۔اس انداز میں بات ہوسکتی ہے بولو۔کیا دے سکتے ہو''...کیلارڈ نے کہا۔

''ساڑھے آٹھ کروڑ ڈالرز میں''...عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میری بات سن لیں اور یہ بات آخری اور حتمی ہوگی۔ اگر آپ کی حکومت دس کروڑ ڈالرز دے تو فارمولا مل سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دیں''...... کیلارڈ نے کہا۔

''پہلے جیرٹو نے دس کروڑ ڈالرز وصول کر کے جعلی فارمولا دیا تھا اور اب صحیح فارمولا ہی آپ کو دیا جائے گا......'' کیلارڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں لیکن ہمیں مہلت چاہئے دس کروڑ ڈالرز منگوانے کے لئے''...... عمران نے کہا۔

''کتنی مہلت چاہئے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''کم از کم چار روز''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں آپ کو زیادہ سے زیادہ بارہ گھنٹے کا وقت دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ حکومت اسرائیل کو چودہ گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''لین دین کیسے اور کہاں ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''جب آپ رقم کا انتظام کر لیں گے تو آپ مجھے فون کر لیں۔ پھر میں اس بارے میں تفصیل بتا دوں گا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''کیا اسی نمبر پر بات ہوگی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''زندگی میں پہلی بار ہمارے ساتھ ایسا ہو رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ ہمیں بدمعاشوں اور غنڈوں سے سودے بازی کرنا پڑ رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ حالات ہی ایسے ہو رہے ہیں۔ بہرحال اب دس کروڑ ڈالرز کا انتظام کرنا ہوگا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم خود کروا انتظام''...... تنویر نے بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ ظاہر ہے عمران فون پر دس کروڑ ڈالرز کا انتظام کرنے لگا تھا اور اس بات پر انہیں حیرت ہو رہی تھی کہ اتنی بھاری رقم کا انتظام فون پر کیسے ہو سکتا ہے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

''راگونا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فارمولے کا سودا میں نے کر لیا ہے دس کروڑ ڈالرز میں۔ آپ دس کروڑ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک فوراً مجھے بھجوا دیں یا یہاں اپنے فارن ایجنٹ سے کہیں کہ وہ ہمیں دس کروڑ ڈالرز کا چیک دے دے تاکہ ہم فارمولا حاصل کر کے واپس پاکیشیا پہنچ سکیں''...... عمران نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اپنا پتہ اور فون نمبر بتاؤ''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ انہیں شاید اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ چیف بغیر کچھ پوچھے دس کروڑ ڈالرز بھجوانے کے لئے تیار ہو گیا ہے جبکہ ان کا خیال تھا کہ عمران کو زبردست جھاڑ پڑے گی۔ عمران نے جواب میں فون نمبر اور پتہ بتا دیا۔

''فارن ایجنٹ میگ تم سے رابطہ کرے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے نہیں عمران صاحب۔ یہ کوئی ڈرامہ ہے''۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی میگ کی کال آئے گی اور پھر دس کروڑ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک بھی پہنچ جائے گا۔ دیکھ لینا''...... عمران نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ چیف بغیر پوچھے تمہیں اس قدر بھاری رقم کا چیک بھجوادے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے''..... تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف کو میری ایمانداری پر مکمل اعتماد ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں نے یہ رقم بہرحال مشن کے لئے مانگی ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ یہ رقم بہرحال پاکیشیا کے قومی خزانے سے ادا کی جائے گی اور قومی خزانے میں شہریوں کا ٹیکس جمع ہوتا ہے تو یہ پاکیشیا کے شہریوں پر ظلم ہے''..... صفدر نے کہا۔

''اور تم جو فارغ رہنے کے باوجود بھاری تنخواہیں اور الاؤنس وصول کرتے رہتے ہو وہ کہاں سے آتے ہیں اس بارے میں کبھی سوچا ہے تم نے''..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ زیادتی ہے عمران صاحب۔ ہم بہرحال کام تو کرتے ہی رہتے ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ آپ کے لیڈر ہونے کی وجہ سے ہمیں صرف آپ کے احکامات کی تعمیل ہی کرنی پڑتی ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''..... عمران نے کہا۔

''میگ بول رہا ہوں پرنس''..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا راگونا سے''..... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں پرنس۔ میں ہمسایہ ریاست سٹاکس میں ہوتا ہوں۔ چیف نے آپ کا پتہ بتا دیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے چیک کا آرڈر دے دیا ہے اور زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد آپ کو گارنٹڈ چیک مل جائے گا''..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''یہ رقم ہم یہاں مشینی جوئے کی مدد سے حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے بھی ہم نے ایسا کیا تھا۔ پھر کیا ضرورت تھی قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کی''..... تنویر نے بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کوئی مصلحت ہوگی تنویر۔ ورنہ یہ بات تو عمران کو بھی معلوم ہے''..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران صاحب نے درست فیصلہ کیا ہے''۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہارا تو اب کام ہی صرف عمران کی حمایت کرنا رہ گیا ہے''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اور عمران دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں حمایت نہیں کر رہا۔ میں بھی آپ کی طرح یہی بات سوچتا ہوں کہ عمران صاحب نے آخر یہ انوکھا فیصلہ کیوں کیا ہے حالانکہ اس سے قبل ٹاسکو کو جب دس کروڑ ڈالرز دیئے گئے تھے تو عمران صاحب نے یہ رقم یہیں راگونا سے ہی جمع کی تھی اور پھر جو تجزیہ میرے ذہن میں آیا ہے اس کے تحت میرے خیال میں عمران صاحب نے درست فیصلہ کیا ہے''..... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تجزیہ کیا ہے۔ ہمیں بھی بتاؤ''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ بلیک سروس ٹاسکو سے مختلف تنظیم ہے اس لئے آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اب محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً مجھے تمہارے ذہن سے خوف آنے لگا ہے۔ تم نے واقعی درست تجزیہ کیا ہے''..... عمران نے کہا۔

''لیکن کیا تجزیہ ہے۔ ہمیں بھی تو بتائیں۔ ہمیں تو ابھی تک سمجھ نہیں آئی ان باتوں کی''..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹاسکو خالصتاً غنڈوں اور بدمعاشوں کی تنظیم تھی جبکہ بلیک سروس اس سے مختلف تنظیم ہے۔ اس کا جال کلبوں، جوئے خانوں، ہوٹلوں حتیٰ کہ بزنس اداروں تک پھیلا ہوا ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے پاکیشیا فون کیا تو اس فون کال کو بلیک سروس کے آدمی نے مانیٹر کیا اور پھر وہ لوگ آسانی سے

کوریئر سروس سے فارمولا لے اڑے۔ مجھے یقین ہے کہ بلیک سروس کے صرف آدمی ہی ان جگہوں پر نہیں ہوں گے بلکہ میرا خیال ہے کہ ایسے جوئے خانوں اور کلبوں کی ملکیت بھی بلیک سروس کے پاس ہوگی اس لئے اگر ہم جوئے خانوں سے یہ رقم حاصل کرتے تو اتنی بھاری رقم کی اطلاع بہرحال کیلارڈ تک پہنچ جاتی اور ہوسکتا ہے کہ کیلارڈ کے ذہن میں یہ بات آجاتی کہ ان کی جوتی ان کے سر پر ماری جا رہی ہے اس لئے وہ رقم حاصل کر لینے کے باوجود فارمولا نہ دیتا اور جولیا کی وجہ سے ہم اس وقت ایسی کسی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ کوئی خطرناک اقدام کرسکیں اس لئے میں نے چیف کو فون کیا اور چیف تو خود پاکیشیا کے قومی خزانے کی اہمیت سے واقف ہے اس لئے اس نے پاکیشیا سے رقم بھجوانے کی بجائے میگ کو حکم دے کر اس کا بندوبست کیا ہے اور یہ بات بھی تمہیں بتا دوں کہ چیف نے کبھی ان معاملات پر پاکیشیا کے قومی خزانے کی رقم خرچ نہیں کی۔ اس کا طریقہ کار یہی ہے کہ وہ ہر ملک میں موجود اپنے مختلف ایجنٹوں کی مدد سے جوئے خانوں سے بھاری رقومات حاصل کر کے وہیں سپیشل اکاؤنٹس میں جمع کراتا رہتا ہے اور پھر وہی رقم وہیں پاکیشیا کے مفاد کے لئے کام آتی ہے اس لئے یہ رقم بھی پاکیشیا کے قومی خزانے سے نہیں آرہی اور بلیک سروس کو بھی بہرحال یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم نے کسی جوئے خانے سے اتنی بھاری رقم حاصل نہیں کی اور اتنی جلدی اتنی بھاری رقم کا بندوبست بھی کر لیا ہے تو وہ یہی سمجھے گا کہ یہ رقم واقعی حکومت پاکیشیا نے مہیا کی ہے اس لئے وہ ہر طرح سے مطمئن ہو جائے گا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ تم لوگ آخر اس انداز میں کیسے سوچ لیتے ہو۔ ہمارے ذہنوں میں ایسی باتیں کیوں نہیں آتیں''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ تمہارے ذہن بے حد گہرے ہیں اس لئے تمہاری سوچ اس قدر گہرائی میں نہیں جاسکتی جبکہ میرا ذہن سپاٹ ہے''۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

''کاش ہمارے ذہن بھی تمہاری طرح سپاٹ ہی ہوتے''۔ تنویر نے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ چیک آیا ہوگا''...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ بیٹھیں۔ میں لے آتا ہوں۔ کوریئر سروس کا ہی آدمی ہوگا''...... صفدر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس بیٹھ گیا جبکہ صفدر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ اس نے لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ لے کر کھولا تو اس میں سے سادہ کاغذ کے اندر تہہ شدہ چیک موجود تھا۔ یہ گارنٹڈ چیک تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے بغور اسے دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر اس نے سب سے پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر دوسرے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی کیلارڈ کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''چیک ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور ہم فارمولا لینے اور چیک تمہیں دینے کے لئے تیار ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اتنی جلدی''...... کیلارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''حکومتوں کے لئے یہ رقم اتنی اہمیت نہیں رکھتی مسٹر کیلارڈ''۔

عمران نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھا تھا کہ آپ یہ رقم یہاں سے جمع کریں گے۔ پہلے بھی آپ نے جیرٹو کو دس کروڑ ڈالرز یہاں کے جوئے خانوں سے اکٹھا کر کے ہی دیئے تھے''...... کیلارڈ نے جواب دیا۔

''آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ کو تو رقم چاہئے تھی کہیں بھی اکٹھی کی جائے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے

مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔اس حد تک تو آپ کی بات درست ہے مسٹر پرنس۔لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ ہماری رقم ہی ہمیں دے کر فارمولا لے جائیں''......کیلارڈ نے کہا۔

''کیا مطلب۔میں سمجھا نہیں آپ کی بات''......عمران نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا حالانکہ وہ کیا سارے ساتھی اس کی بات کا مطلب اب سمجھ گئے تھے۔

''مسٹر علی عمران۔آپ نے پہلے جن جوئے خانوں سے رقم اکٹھی کی تھی ان کا تعلق جیرٹو سے تھا اس لئے ہم خاموش رہے۔لیکن اب ایک تو یہ کہ ٹاسکو ختم ہو چکی ہے اور اسے بلیک سروس میں مدغم کر دیا گیا ہے اس لئے اب وہ تمام جوئے خانے جو ٹاسکو کی ملکیت تھے وہ اب بلیک سروس کی ملکیت بن چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ راگونا میں ٹاسکو کے تحت صرف چند جوئے خانے تھے جبکہ جوئے خانوں کی زیادہ تعداد بلیک سروس کی ملکیت ہے اس لئے میں نے خصوصی طور پر تمام جوئے خانوں کو ہدایات دے دی تھیں۔بہر حال آپ نے اچھا کیا کہ حکومت پاکیشیا سے رقم منگوالی۔اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''......کیلارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب لین دین کہاں اور کیسے ہوگا کیونکہ ہم جلد از جلد فارمولے سمیت واپس جانا چاہتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''آپ جاز روڈ پر موجود جاز کلب پہنچ جائیں۔وہاں کاؤنٹر پر آپ نے پاکیشیا کا کوڈ بولنا ہے تو آپ کو کلب کے مینجر گارٹ تک پہنچا دیا جائے گا۔آپ چیک گارٹ کو دے کر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں''......فارمولا آپ کو وہاں پہنچا دیا جائے گا''......دوسری طرف سے کیلارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سوری مسٹر کیلارڈ۔سودا ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے لو کی بنیاد پر ہوگا۔پہلے بھی جیرٹو نے دھوکہ کیا تھا اور دوسری بات یہ کہ ہم اس فارمولے کو پہلے چیک کریں گے پھر چیک دیں گے''......عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''کیسے چیک کریں گے''......کیلارڈ نے چونک کر پوچھا۔

''ہمارے پاس خصوصی پروجیکٹر موجود ہے۔ہم اسے ساتھ لے جائیں گے''......عمران نے کہا۔

''اوکے۔ٹھیک ہے۔آپ کو فارمولا وہیں گارٹ سے ہی مل جائے گا''......کیلارڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ہم پہنچ رہے ہیں''......عمران نے جواب دیا۔

''اوکے''......دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''اسلحہ ساتھ لے جانا ہے''......عمران نے رسیور رکھ کر کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''کیوں۔کیا کوئی گڑبڑ ہے''......صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''حفظ ماتقدم کے طور پر کہہ رہا ہوں''......عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

☆☆☆

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کیلارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کے اس آفس میں موجود تھا جس میں پہلے کنگ بیٹھا کرتا تھا۔

''لیں''...... کیلارڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''اینڈریو لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کیلارڈ نے کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں اینڈریو بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''اینڈریو تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ساتھی عورت زخمی حالت میں ہسپتال میں موجود ہے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''لیں چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ابھی ان کے سربراہ علی عمران کی کال آئی تھی۔ انہوں نے دس کروڑ ڈالرز کا چیک حکومت پاکیشیا سے منگوا لیا ہے اور وہ اب چیک دے کر فارمولا حاصل کرنے جاز کلب پہنچ رہے ہیں''۔ کیلا ڈر نے کہا۔

''لیں چیف''...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''میری خواہش تھی کہ میں یہ فارمولا اسرائیلی ایجنٹوں کو فروخت کروں۔ وہ پانچ کروڑ ڈالرز دینے پر تیار ہو گئے تھے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں نے چونکہ دس کروڑ ڈالرز کی آفر کر دی اس لئے میں نے فارمولا انہیں دینے کی حامی بھر لی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اسرائیلی ایجنٹوں والی رقم بھی انہی سے حاصل کروں اور جس طرح آسانی سے حکومت پاکیشیا نے چیک بھجوایا ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ فارمولا انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لئے وہ مزید پانچ کروڑ ڈالرز بھی ادا کر دے گی اس لئے میں نے سوچا تھا کہ دس کروڑ ڈالرز کا چیک ان سے وصول کر کے انہیں واپس اپنی رہائش گاہ پر بھجوا دوں گا اور پھر ان سے مزید مطالبہ کیا جائے گا لیکن وہ لوگ چیک اس وقت دینا چاہتے ہیں جب فارمولا انہیں مل جائے اس لئے انہیں فارمولا جاز کلب میں دینا پڑے گا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''تو آپ کیا چاہتے ہیں چیف۔ میں اب بھی آپ کی بات نہیں سمجھ سکا''...... اینڈریو نے کہا۔

''میں چاہوں تو انہیں جاز کلب میں ہلاک کرا کر چیک بھی لے لوں اور فارمولا بھی نہ دوں اور یہ کام تم جانتے ہو کہ انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے لیکن اس طرح حکومت پاکیشیا سے ہمارا مسلسل ٹکراؤ شروع ہو جائے گا جو میں نہیں چاہتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی ساتھی عورت کو ہسپتال سے اغواء کرا کر ہیڈ کوارٹر منگوا لوں۔ پھر ہم انہیں کہیں گے کہ وہ اگر اپنی ساتھی کو زندہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پانچ کروڑ ڈالرز اور ادا کر دیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کریں گے اس طرح ہم مزید پانچ کروڑ ڈالرز بھی ان سے حاصل کر لیں گے''...... کیلارڈ نے جواب دیا۔

''اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو پھر چیف''...... اینڈریو نے کہا۔

''تو پھر ان کی ساتھی عورت کو ہلاک کر دیا جائے گا اور کیا ہو گا اور پھر ہم ان کے کسی اور ساتھی کو اغواء کر لیں گے اور رقم بڑھا دیں گے''...... کیلارڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ آپ نے واقعی بہترین تجویز سوچی ہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ہمارے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی شروع کر دیں۔ بہرحال وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں''۔ اینڈریو نے کہا۔

''میرے ذہن میں یہ بات موجود ہے لیکن انسانی نفسیات کے مطابق وہ لوگ فارمولا یہاں سے لے جا کر فوری طور پر پاکیشیا حکومت کو بھجوا دیں گے تا کہ وہ جلد از جلد محفوظ ہو سکے اور اس بار چونکہ ان کی ڈیل بلیک سروس سے ہوئی ہے اس لئے انہیں فکر ہو گی کہ کوریئر سروس سے فارمولا واپس

حاصل کیا جاسکتا ہے کیونکہ پہلے بھی ہم نے دو کروڑ ڈالرز لے کر انہیں اصل فارمولا دیا تھا اور اب بہر حال ٹاسکو بھی مقابلے پر نہیں ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے اور ہمارے آدمی ان کی نگرانی کریں گے۔ جب فارمولا پاکیشیا پہنچ جائے گا تب ہم ہسپتال سے ان کی ساتھی عورت کو اغوا کر لیں گے۔ پھر جب وہ ہم سے رابطہ کریں گے تو ہم انہیں کہیں گے کہ وہ اگر مزید پانچ کروڑ ڈالرز دیں تو ان کی ساتھی عورت کو ان کے حوالے کیا جاسکتا ہے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم نہ ہونے پائے کہ اس عورت کو بلیک سروس نے اغوا کیا ہے۔ پھر وہ ہم سے رابطہ کیسے کریں گے''...... اینڈریو نے کہا۔

''عورت کے غائب ہونے پر۔ ظاہر ہے وہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ انہیں نہ مل سکے گی تو لامحالہ وہ فشر سے رابطہ کریں گے اور فشر کو میں کہہ دوں گا کہ وہ انہیں بتا دے کہ وہ عورت ہماری تحویل میں ہے۔ اس طرح انہیں مجبوراً ہم سے رابطہ کرنا ہوگا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''لیکن چیف۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر پر ہی حملہ کر دیں''۔ اینڈریو نے کہا۔

''وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہیں۔ انہیں معلوم ہوگا کہ عورت ہماری تحویل میں ہے اور حملے کی وجہ سے ہم اسے ہلاک کر سکتے ہیں تو وہ کیسے حملہ کریں گے۔ انہیں لامحالہ سودے بازی کرنا ہوگی اور دوسری بات یہ کہ اگر انہوں نے حملہ کیا تو ہم ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔ چونکہ فارمولا بھی پاکیشیا پہنچ چکا ہوگا اس لئے حکومت یہی سمجھے گی کہ انہیں فارمولے کے لئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد کے لئے ہلاک کیا گیا ہے اس طرح مسئلہ دونوں طرف سے ہمارے حق میں ہی جائے گا''...... کیلارڈ نے کہا۔

''اوہ چیف...... آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ آپ ہی اس قدر گہرائی میں سوچ سکتے ہیں''...... اینڈریو نے کہا۔

''اب سنو۔ میں گارٹ کو کہہ دیتا ہوں کہ جب یہ لوگ فارمولا لے کر واپس چلے جائیں تو ان کی رہائش گاہ کی نگرانی کی جائے۔ ان کا فون ٹیپ کیا جائے اور جب انہیں فارمولا پاکیشیا پہنچ جانے کی اطلاع مل جائے تو اس وقت وہ تمہیں اطلاع دے۔ تم کنگ جوزف کے ذریعے اس عورت کو ہسپتال سے اغواء کرا کر ہیڈ کوارٹر پہنچا دینا۔ کسی اور پوائنٹ پر نہیں ورنہ وہاں سے وہ اسے آسانی سے نکال لے جائیں گے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... اینڈریو نے کہا۔

''اور دوسری بات یہ کہ جب وہ عورت ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے تو تم نے ہیڈ کوارٹر کو اس وقت تک ریڈ الرٹ رکھنا ہے جب تک سودے بازی مکمل نہ ہو جائے''...... کیلارڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسے ہی ہوگا''...... اینڈریو نے کہا تو کیلارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اپنی پرسنل سیکرٹری کو گارٹ سے رابطہ کرنے کے لئے کہا تا کہ وہ گارٹ کو بھی تفصیلی ہدایات دے سکے۔

☆☆☆

کتاب گھر کی پیشکش
http://www.kitaabghar.com

''اس بار جس انداز میں عمران نے کیس مکمل کیا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس بار ہم نے صرف سودے بازی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا اور یہ ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کی شہرت پوری دنیا میں ہے بدمعاشوں اور غنڈوں سے لڑنے کی بجائے انہیں رقومات دے کر ان سے مال وصول کرتی پھر رہی ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب عمران سمیت جاز کلب جا کر گارٹ سے ملے تھے اور پھر گارٹ نے ان سے چیک لے کر فارمولا انہیں دے دیا تھا۔ عمران نے وہیں گارٹ کے آفس میں ہی فارمولے کو چیک کیا۔ فارمولا درست تھا اس لئے عمران مطمئن ہو گیا۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے وہاں سے واپس آ گئے۔ عمران انہیں رہائش گاہ کے گیٹ پر چھوڑ کر خود چلا گیا تھا کیونکہ وہ اب اس فارمولے کو فوری طور پر پاکیشیا بھجوانا چاہتا تھا۔ گو صفدر نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کہیں پھر کوریئر سروس سے فارمولا حاصل نہ کر لیا جائے لیکن عمران نے انہیں اطمینان دلایا تھا کہ اب ایسا نہیں ہو گا اور اب وہ سب عمران کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا تو عمران کار اندر لے آیا اور پھر کار پورچ میں روک کر وہ نیچے اترا تو صفدر بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا اور پھر وہ دونوں ہی سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔

''عمران صاحب۔ ہم باتیں کر رہے تھے کہ اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے''۔ صفدر نے کہا تو کرسی پر بیٹھا ہوا عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ناکام رہی ہے۔ وہ کیسے۔ فارمولے کا حصول ہمارا مشن تھا اور فارمولا پاکیشیا پہنچ جائے گا۔ پھر کیسی ناکامی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا مطلب ہے کہ جس انداز میں سودے بازی کر کے یہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے یہ ناکامی ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ اس بار واقعی کام کرنے کا انداز بدل گیا ہے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ فارمولا اگر غائب کر دیا جاتا یا کسی دوسرے ملک کو فروخت کر دیا جاتا تو ہمارے لئے انتہائی شدید مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ مثلاً ایکریمیا، اسرائیل، ساڈان یا کسی بھی دوسرے ملک میں یہ فارمولا اگر پہنچ جاتا تو ظاہر ہے ہمیں اسے حاصل کرنے کے لئے وہاں جانا پڑتا اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم نے یہ فارمولا واپس حاصل کر لیا ہے اور ہماری کوئی رقم بھی خرچ نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک بدمعاش تنظیم بھی ختم ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی ایسے حالات میں تو یہ کاروائی درست ہے''۔ صفدر نے کہا اور اس بار تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ جولیا کے بارے میں تو معلوم کر لیں کہ اب اس کا کیا حال ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں اس وقت ہسپتال میں ملاقات کر کے آ رہا ہوں۔ اسی لئے تو مجھے دیر ہوئی ہے۔ وہ اب ٹھیک ہو چکی ہے اور کل جب پاکیشیا سے ہمیں اطلاع مل جائے گی کہ فارمولا بحفاظت وہاں پہنچ گیا ہے تو ہم یہاں سے واپس پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر اب سوائے اس کے اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ آرام کیا جائے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں ظاہر ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر دوسرے روز ناشتے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی سٹنگ روم میں بیٹھے واپسی کا پروگرام بنا رہے تھے کہ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران کے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے جوزف کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''پیکٹ وصول ہو گیا جس کے بارے میں تمہیں میں نے فون کر کے بتایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ دو گھنٹے پہلے پہنچا ہے اور میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اسے سر سلطان تک پہنچا دیا ہے''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''او کے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کا دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ دربارِ سلطان آباد ہے یا نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آباد ہوئے چار گھنٹے ہو چکے ہیں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ پھر بات کرا دو تاکہ میں سلطان کو صبح سویرے دربار آباد کر لینے پر مبارکباد دے سکوں''...... عمران نے کہا۔

''صبح سویرے۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ دوپہر تو ہو چکی ہے''۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''میں جہاں سے بول رہا ہوں وہاں تو ابھی ناشتے کا وقت بھی نہیں ہوا۔ بہرحال بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ کسی دوسرے ملک سے بول رہے ہیں۔ ٹھیک ہے میں کراتا ہوں بات''...... پی اے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے دوسرے ملک کی بات سامنے آتے ہی وہ معاملات کی سنجیدگی کو سمجھ گیا تھا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''دربار سلطان میں براجمان ہونے کے بعد سلطان بولا نہیں کرتے بلکہ حکم جاری کیا کرتے ہیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں نے انتہائی اہم میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے اور میں اٹھنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی اسلئے جو کہنا ہے جلدی کہہ دو''۔ سر سلطان نے کہا۔

''جوزف نے آپ تک پیکٹ پہنچا دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں اور میں نے تمہاری ہدایت کے مطابق اسے سر داور کو فوری بھجوا دیا تھا''...... سر سلطان نے جواب دیا۔

''او کے۔ بس یہی پوچھنا تھا۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''داور بول ہوں''...... چند لمحوں بعد سر داور کی آواز سنائی دی۔

''حیرت ہے کہ سائنس اب اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ بغیر سر کے بھی لوگ بولنے پر قادر ہو گئے ہیں۔ پہلے سر سلطان کو فون کیا تو وہ بھی بغیر سر کے بول رہے تھے اور اب آپ بھی بغیر سر کے بول رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ تم عمران۔ ہماری مجبوری ہے کہ ہم بغیر سر کے بولیں کیونکہ سر میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کچھ تو تم نے اپنے سر میں اکٹھا کر لیا ہے۔ اب خالی سر کیا بولیں''...... دوسری طرف سے سر داور نے کہا تو عمران نے ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''حیرت ہے۔ آپ کے پاس دو سر ہیں۔ تب بھی آپ کو گلہ ہے۔ بہرحال سر سلطان نے آپ کو پیکٹ بھیجا تھا۔ کیا آپ نے اسے چیک کر لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہ سی ٹاپ فارمولا ہے اور درست ہے۔ میں نے اسے متعلقہ لیبارٹی بھجوا دیا ہے''...... سر داور نے جواب دیا۔

''اوکے۔ فی الحال چونکہ میرے پاس طویل کال کی رقم نہیں ہے اس لئے خدا حافظ۔ باقی باتیں وہیں پاکیشیا پہنچ کر ہوں گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اب بار واقعی اس سی ٹاپ فارمولے نے بہت خراب کیا ہے ہمیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اسے واپس حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ اب واپسی کا پروگرام بنائیں''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک ٹریول ایجنسی سے بات کی تو اسے بتایا گیا کہ انہیں لنگٹن جانے کے لئے دو گھنٹے بعد فلائٹ مل سکتی ہے تو عمران نے اسے پانچ ٹکٹوں کی بکنگ کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''چلو اب اٹھ کر تیاری کرو۔ ہم راستے سے جولیا کو ساتھ لے لیں گے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار کوٹھی سے نکلے اور اس ہسپتال کی طرف بڑھ گئے جہاں جولیا موجود تھی۔

''اس کار اور کوٹھی کا کیا کریں گے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''ائیر پورٹ سے فون کر کے ایجنسی کو اطلاع دے دیں گے۔ وہ ائیر پورٹ سے خود ہی کار منگوا لیں گے''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہسپتال پہنچ گئی۔

''آ ؤ جولیا کو پورے پروٹوکول کے ساتھ لے آئیں''...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''آپ نے شاید تنویر کی وجہ سے لفظ پروٹوکول کہہ دیا ہے ورنہ شاید آپ بینڈ باجے کا لفظ استعمال کرتے''...... صفدر نے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اب بینڈ باجوں کا رواج نہیں رہا۔ اب تو پورا آرکسٹرا بجایا جاتا ہے اور اس کام میں تنویر ماہر ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ میرا کیا تعلق آرکسٹرا بجانے سے''...... تنویر نے بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ وارڈ کے انچارج ڈاکٹر کے آفس تک پہنچ گئے جس وارڈ میں جولیا موجود تھی۔

''یس سر''...... انچارج ڈاکٹر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چونک کر کہا۔

''ہماری ساتھی خاتون یہاں داخل ہیں۔ سپیشل روم نمبر گیارہ میں۔ اب وہ ٹھیک ہو چکی ہے۔ میں رات کو یہاں آیا تھا اور ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر سٹاگر سے میری بات ہو گئی تھی اور انہوں نے انہیں ہسپتال سے لے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ ہم انہیں لینے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ تو صبح سات بجے جا چکی ہیں''...... ڈاکٹر نے ایک فائل کھول کر دیکھتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کے پیروں کے نیچے بم پھٹ پڑے ہوں۔

''جا چکی ہیں۔ کیا مطلب۔ کہیں آپ کسی اور خاتون کی بات تو نہیں کر رہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مس مارگریٹ کی ہی بات ہو رہی ہے۔ یہ دیکھیں کارڈ۔ رات کی ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر سٹاگر نے انہیں فارغ کرنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ صبح ان کے لواحقین آئے اور انہیں ساتھ لے گئے۔ یہ دیکھیں کارڈ پر ان کے دستخط موجود ہیں اور ساتھ ہی مریضہ کے بھی''...... ڈاکٹر نے کارڈ اٹھا کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے کارڈ لے کر دیکھا۔ اس پر جولیا کے مخصوص دستخط واقعی موجود تھے جبکہ اسے لے جانے والوں کے نام رابرٹ اور جانسن درج تھے۔

''کیا وہ اپنی مرضی سے گئی ہیں یا انہیں زبردستی لے جایا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ اپنی مرضی سے مریض نہیں جاتے تو کیا انہیں اغوا کر کے لے جایا جاتا ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کارڈ پر مریضہ کے دستخط موجود ہیں۔ اسکے لواحقین کے دستخط ہیں۔ پھر آپ نے یہ بات کیوں کی ہے''...... ڈاکٹر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ وارڈ بوائے کو بلائیں۔ وہ ہماری ساتھی خاتون تھی۔ اسکے یہاں کوئی لواحقین موجود نہیں ہیں اس لئے اسے اغوا کیا گیا ہے''...... عمران

نے سرد لہجے میں کہا تو ڈاکٹر کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔اس نے جلدی سے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''وارڈ انچارج رابنسن کو میرے آفس بھجوا دیں۔ابھی اور اسی وقت''......ڈاکٹر نے سخت لہجے میں کہا اور اسکے ساتھ ہی اسنے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے جناب۔ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔یہاں سے کسی کو کیسے اغوا کر کے لے جایا جا سکتا ہے''......ڈاکٹر نے رسیور رکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہوا ہے''......عمران نے حتمی لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''لیس ڈاکٹر''......نوجوان نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سپیشل روم نمبر گیارہ کی مریضہ تمہارے سامنے گئی ہے''۔ڈاکٹر نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس سر''......نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا وہ اپنی مرضی سے گئی ہے یا اسے اغوا کر کے لے جایا گیا ہے''......ڈاکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''اغوا۔اوہ نہیں جناب۔ایسا کیسے ممکن ہے۔وہ اپنی مرضی سے اپنے لواحقین کے ساتھ گئی ہے''......نوجوان رابنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اغوا کے لفظ پر اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران سمجھ گیا کہ جولیا کے اغوا میں یہ نوجوان بھی شامل ہے۔

''اوکے ڈاکٹر۔ہم خود معلوم کر لیں گے۔شکریہ''......عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔اسکے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آفس سے باہر آ گئے۔ان کے پیچھے رابنسن بھی باہر آ گیا۔

''مسٹر رابنسن۔کیا آپ کسی اکیلے کمرے میں ہمیں کچھ وقت دے سکتے ہیں''......عمران نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر رابنسن کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

''کس سلسلے میں جناب......''رابنسن نے چونک کر پوچھا۔البتہ اس نے نوٹ تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔

''مریضہ اور اس کے لواحقین کے بارے میں چند باتیں پوچھنی ہیں۔صرف چند باتیں''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔آئیں''......رابنسن نے کہا اور ایک راہداری کی طرف مڑ گیا۔عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے کیونکہ یہ بات تو بہرحال طے تھی کہ جولیا کو اغوا کیا گیا۔لیکن یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آ سکی تھی کہ ایسا کس نے اور کیوں کیا ہے۔تھوڑی دیر بعد رابنسن انہیں ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔

''جو لوگ مریضہ کو لے گئے ہیں وہ تمہارے کب سے واقف ہیں''......عمران نے کہا تو رابنسن بے اختیار چونک پڑا۔

''وا۔واقف۔کیا۔کیا مطلب''......رابنسن نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو رابنسن کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا رابنسن ایک جھٹکے سے نیچے گرا۔اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور منہ سے خرخراہٹ کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا۔

''بولو۔کون لوگ تھے وہ اور کس طرح لے گئے ہیں مریضہ کو۔بولو ورنہ''......عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ۔وہ کنگ جوزف کے آدمی تھے۔کنگ جوزف کے۔کنگ کلب کے کنگ جوزف کے''......رابنسن کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلنے لگے جیسے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولنے پر مجبور ہو۔

''کس طرح لے گئے وہ مریضہ کو''......عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ۔وہ اسے بے ہوش کر کے سپیشل وے سے لے گئے ہیں''......رابنسن نے جواب دیا۔

''تم نے کتنی رقم لی تھی ان کی مدد کرنے میں''......عمران نے پوچھا۔

''دس۔دس ہزار ڈالرز''......رابنسن نے جواب دیا۔

''کہاں ہے یہ کنگ کلب''......عمران نے پوچھا۔

''گیم روڈ پر۔گیم روڈ پر''......رابنسن نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو جھٹکے سے آگے کی طرف موڑا تو رابنسن کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

''آؤ''......عمران نے پیر ہٹا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہ کنگ جوزف کون ہو سکتا ہے اور کیوں اس نے ایسا کیا ہے''......صفدر نے باہر نکلتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پیسے کا لالچ۔اسے شاید کسی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم فارمولے کے عوض بھاری رقومات دے رہے ہیں تو اس نے یہ گیم کھیلی ہوگی کہ اب جولیا کی رہائی کے لئے بھی ہم اسے پیسے دیں گے''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اب نتیجہ دیکھ لیا سودا بازی کا۔اور کرو سودے بازی''۔تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جس کے لئے سودے بازی کی گئی ہے وہ چیز پاکیشیا پہنچ چکی ہے اس لئے اب سودے بازی کی گنجائش ختم ہو چکی ہے''عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہسپتال سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ گیم روڈ پر پہنچ گئے جہاں جلد ہی انہوں نے کنگ کلب تلاش کر لیا۔یہ چھوٹی سی عمارت تھی۔عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

''مجھے بات کرنے دینا اس کنگ کے ساتھ''......تنویر نے کہا۔

''خاموش رہو۔مجھے معلوم ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے''۔عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔کلب میں آنے جانے والے انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے نظر آ رہے تھے۔عمران اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے تو ہال منشیات کے غلیظ اور انتہائی بدبودار دھوئیں اور سستی شراب کی تیز اور مکروہ بو سے بھرا ہوا تھا۔ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے تین غنڈے نما نوجوان سروس دینے میں مصروف تھے۔عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کنگ جوزف سے کہو کہ ولنگٹن سے رالف آیا ہے''......عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کون ہے رالف''......ایک غنڈے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نہیں جانتے رالف کو۔پھر تمہارا زندہ رہنا فضول ہے''۔عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا ہوا وہ غنڈہ چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل اپنے عقب میں موجود ریک سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ہال میں موجود شور یکلخت تھم سا گیا۔

''بولو۔تم میں سے کون نہیں جانتا رالف کو۔ولنگٹن کے رالف کو۔بولو تا کہ میں اسے اس کی لاعلمی کی سزا دے سکوں''......عمران نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کون ہو۔کون ہو تم''......اچانک ایک لحیم شحیم غنڈے نے تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

''تو تم نہیں جانتے''......عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں گونجیں اور وہ آدمی بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

''اور بولو۔کون نہیں جانتا رالف کو۔بولو''......عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹلز نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ان تینوں نے ہال کے مختلف کونوں میں موجود مسلح افراد

پر فائر کھول دیا تھا جو تیزی سے اپنے کاندھوں سے مشین گنیں اتار رہے تھے۔

''بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ''...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو ہال میں یکلخت بھگدڑ سی مچ گئی۔

''اب تم بتاؤ کہاں ہے کنگ جوزف''...... عمران نے کاؤنٹر پر موجود دونوں نوجوانوں سے مخاطب ہو کر کہا جن کا رنگ فائرنگ کے خوف سے پیلا پڑ چکا تھا۔

''وہ۔ وہ آفس میں ہے۔ بب۔ باس۔ ادھر راہداری کے آخر میں دفتر ہے''...... ان میں سے ایک نے کہا تو عمران نے فائر کھول دیا اور وہ دونوں نوجوان بھی چیختے ہوئے اچھل کر کاؤنٹر کے ساتھ ہی ڈھیر ہو گئے۔

''تم یہیں رکو۔ میں اس کنگ جوزف سے بات کر لوں۔ تنویر تم میرے ساتھ آؤ گے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں راہداری جاتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

''اس قدر فائرنگ کی آوازیں تو اس تک پہنچ گئی ہوں گی''...... تنویر نے عمران کے پیچھے تیزی سے آتے ہوئے کہا۔

''ایسے لوگ ساؤنڈ پروف آفس بناتے ہیں تاکہ بڑے لوگ سمجھے جائیں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ راہداری میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ بند تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ واقعی ساؤنڈ پروف ہے۔ دیوار پر کنگ جوزف کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے لات سے دروازے کو دھکیلا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔

''کون ہے''...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سائیڈ دیوار پر لگی ہوئی جالی سے سنائی دی۔

''پولیس کمشنر رابرٹ''...... عمران نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ اچھا آ جاؤ''...... اندر سے گڑبڑائی ہوئی سی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور عمران، تنویر سمیت اندر داخل ہو گیا۔ ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک گوریلا نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

''کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ کیا مطلب''...... اس نے عمران اور تنویر کو دیکھ کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''دروازہ بند کر دو''...... عمران نے مڑے بغیر تنویر سے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں نکلیں اور کنگ جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو جھٹکنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے دراز کی طرف بڑھ رہا تھا جس پر عمران نے فائر کھول دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ کنگ جوزف سنبھلتا عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس بار کنگ جوزف کاندھے پر گولیاں کھا کر رقص کے سے انداز میں گھوما اور پھر پہلے وہ کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت الٹ کر نیچے جا گرا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے بھاری آفس ٹیبل کو جھٹکے سے ہٹایا اور آگے بڑھا ہی تھا کہ کنگ جوزف نے یکلخت اڑیل بھینسے کی طرح اٹھ کر عمران کے پیٹ میں پوری قوت سے سر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران کا ہاتھ گھوما اور کنگ جوزف ایک بار چیختا ہوا سائیڈ کے بل نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے ہاتھ اور کاندھے سے خون مسلسل نکل رہا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا سائیڈ پر کھلی جگہ لے آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ پہلی ضرب ہی اس قدر زوردار تھی کہ کنگ جوزف کا جسم جھٹکا کھا کر سمٹنے لگا۔ وہ ہوش میں آ چکا تھا۔ عمران نے تیزی سے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے موڑ دیا اور لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے اس کا سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''تم نے سٹی ہسپتال سے اپنے دو آدمیوں کے ذریعے جس مریضہ کو اغوا کرایا تھا اسے کہاں پہنچایا گیا ہے بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''اینڈریو۔ اینڈریو کے پاس۔ اینڈریو کے پاس''...... کنگ جوزف کے منہ سے اٹک اٹک کر الفاظ نکلنے لگے۔

''کون اینڈریو۔ تفصیل بتاؤ''...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

http://www.kitaabghar.com

''بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں سٹی ہسپتال کی مریضہ کو اغوا کر کے اس تک پہنچاؤں''۔ کنگ جوزف نے کہا تو عمران نے بے اختیار پیر کو ایک جھٹکے سے مزید آگے کی طرف موڑ دیا اور کنگ جوزف کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

''آؤ تنویر''...... عمران نے پیر ہٹا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں سوائے لاشوں کے کوئی آدمی نہ تھا البتہ کیپٹن شکیل اور صفدر مین گیٹ کے قریب موجود تھے۔

''باہر کی کیا پوزیشن ہے۔ پولیس تو نہیں آئی''...... عمران کے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کوئی بھی نہیں ہے۔ سب بھاگ گئے ہیں۔ پولیس یہاں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتی''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہوگا کیونکہ یہ کلب بلیک سروس کی ملکیت ہے''۔ عمران نے کہا اور مین گیٹ سے باہر آ گیا۔

''اوہ۔ تو کیا جولیا کو بلیک سروس نے اغوا کرایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ لوگ لالچ میں اندھے ہو چکے ہیں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات سے پوری طرح متفق ہو گئے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''اب آپ جاز کلب جا رہے ہیں''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

''نہیں۔ پہلے ہم اسلحہ خریدیں گے''...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا اور صفدر خاموش ہو گیا۔ وہ عمران کے موڈ کو پہچانتا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اس وقت کیسے موڈ میں ہے۔

''عمران صاحب۔ ہمارے حملہ کرتے ہی وہ جولیا کو ہلاک بھی کر سکتے ہیں''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ اچانک حملے سے ایسا نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ہم انہیں فون کر کے آگاہ کر دیں اور پھر حملہ کریں تو شاید ایسا ہو جائے۔ ابھی تک انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ جولیا کو کس نے اغوا کیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر یہ بات ہے عمران صاحب تو پھر انہوں نے کیوں اغوا کیا ہے۔ ظاہر ہے جب تک ہمیں معلوم نہیں ہوگا ہم تاوان کیسے ادا کریں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ اس انتظار میں ہوں گے کہ ہم جولیا کو ٹریس کرنے کے لئے فشر کی خدمات حاصل کریں اور پھر فشر ہم سے بھاری رقم وصول کر کے ہمیں بتائے کہ جولیا کہاں موجود ہے اور پھر ہم ان سے خود رابطہ کریں تاکہ تاوان کی رقم بڑھائی جا سکے۔ مجھے یقین ہے کہ فشر کا تعلق بھی بلیک سروس سے ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے کیونکہ ہم اس میک اپ میں ہیں جس میک اپ میں ہم نے پہلے جاز کلب جا کر فارمولا حاصل کیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اسلحہ مارکیٹ سے ماسک میک اپ باکس مل جائے گا اور فی الحال وہی چلے گا''...... عمران نے کہا اور ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ اس پورے ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اڑا دیا جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جولیا وہاں موجود ہے''...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

''ایسا بھی ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کے اس جواب سے ہی وہ عمران کی آئندہ کارروائی کو سمجھ گیا تھا اور یہ کارروائی اس کی مرضی کے عین مطابق تھی۔

☆☆☆

جولیا کی آنکھیں کھلیں تو وہ کافی دیر تک لاشعور کی کیفیت میں رہی۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں وہ منظر گھوم گیا جب صبح ناشتے کے بعد نرس نے اسے اس کا اپنا لباس لا دیا اور اس نے سائیڈ روم میں جا کر ہسپتال کا لباس اتار کر اپنا لباس پہن لیا تھا کیونکہ اسے رات کو ہی بتا دیا گیا تھا کہ اسے صبح ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا اور عمران رات کو اسے بتا گیا تھا کہ فارمولا پاکیشیا بھجوا دیا گیا ہے اور صبح اس کے پہنچنے کی تصدیق کرنے کے بعد وہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ جولیا نے تو رات کو ہی اس کے ساتھ رہائش گاہ پر جانے کو کہا تھا لیکن عمران نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ فارمولا کے سلسلے میں کوئی گڑ بڑ ہو جائے اور ابھی وہ پوری طرح فٹ نہیں ہوئی اس لئے ابھی وہ ہسپتال میں رہے گی اور پھر جولیا کو یاد تھا کہ وہ لباس تبدیل کر کے جیسے ہی بڑے کمرے میں پہنچی تھی ایک ڈاکٹر آیا اور اس نے اسے ایک ضروری انجکشن لگایا اور انجکشن لگتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور ایک جھٹکے سے جاگ اٹھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کو حیرت بھرا جھٹکا لگا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ یہاں اکیلی تھی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن وہاں چند کرسیوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

”یہ میں کہاں ہوں اور کون لے آیا ہے مجھے یہاں“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر بے اختیار اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا تھا کہ رسیاں بڑے اناڑی انداز میں باندھی گئی تھیں اور وہ انہیں آسانی سے کھول سکتی تھی۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت دینا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد اس کی انگلیاں اس گانٹھ تک پہنچ گئیں جسے کھولنے سے پوری رسی آسانی سے کھل سکتی تھی لیکن اس سے پہلے کہ جولیا گانٹھ کھولنے کی کوشش کرتی اس ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا اور جولیا نے ہاتھ کو ذرا سا گانٹھ سے دور کر لیا۔ کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات جیسے ثبت سے ہوتے نظر آ رہے تھے۔

”تمہیں ہوش آ گیا مس مارگریٹ“...... آنے والے نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور ایک طرف پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر اس نے جولیا کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

”تم میرا نام بھی جانتے ہو۔ کون ہو تم“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا نام اینڈریو ہے اور میں بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوں اور تم اس وقت بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہو“...... نوجوان نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مگر کیوں۔ بلیک سروس سے تو معاہدہ ہو گیا تھا اور فارمولا بھی لے لیا گیا تھا۔ پھر“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے کیا تعلق ہے۔ تم سوئس نژاد ہو جبکہ یہ لوگ پاکیشیائی ہیں“...... اینڈریو نے کہا۔

”تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”بہت فرق پڑتا ہے۔ یہ لوگ حکومت کے ایجنٹ ہیں اور کوئی حکومت کسی غیر ملکی کو اپنا ایجنٹ نہیں بناتی۔ ہاں اگر تم سوئٹزر لینڈ میں موجود ہوتی تو پھر ایسا ہو سکتا تھا لیکن تم تو ان کے ساتھ ساتھ کام کر رہی ہو“...... اینڈریو نے کہا۔

”یہ حکومتوں کے اپنے معاملے ہوتے ہیں۔ تمہیں یہ باتیں سمجھ نہیں آ سکتیں۔ تم اپنی بات کرو کہ تم نے مجھے کیوں ہسپتال سے اغوا کرایا ہے اور یہاں اس انداز میں کیوں باندھ رکھا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اسرائیل ہمیں اس سی ٹاپ فارمولے کے پانچ کروڑ ڈالرز دے رہا تھا لیکن تم لوگوں نے ہمیں دس کروڑ ڈالرز کی آفر کر دی اس لئے باس نے فارمولا تمہیں دے دیا اور باس یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ حکومت سے ٹکرائے اس لئے وہ اس وقت تک خاموش رہا جب تک اس بات کی تصدیق نہ کر لے کہ فارمولا پاکیشیا حکومت تک پہنچ چکا ہے۔ تمہارے لیڈر علی عمران جب فون پر تصدیق کر لی تو ہم نے کاروائی شروع کر دی اور اس کے نتیجے میں تم یہاں موجود ہو“۔ اینڈریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں۔ وجہ“...... جولیا نے کہا۔

''وجہ صاف ظاہر ہے۔ ہم تمہارے بدلے میں پانچ کروڑ ڈالرز مزید حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... اینڈ ریو نے کہا۔

''لیکن یہ تو معاہدے کی خلاف ورزی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہماری فیلڈ میں معاہدوں کی اہمیت نہیں ہوتی۔ اصل اہمیت دولت کی ہوتی ہے لیکن اب ایک مسئلہ ہمارے سامنے ہے اور وہ یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ تم بھی پاکیشیائی ہو اور تم میک اپ میں ہو لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر میں جب تمہارا میک اپ چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تم میک اپ میں نہیں ہو بلکہ واقعی سوئس نژاد ہو اور یہ بات تو بہر حال حتمی طور پر طے شدہ ہے کہ کسی غیر ملکی کو سرکاری ایجنٹ نہیں بنایا جا سکتا اس لئے کیا حکومت پاکیشیا تمہاری رہائی کے عوض ہمیں پانچ کروڑ ڈالرز دے گی بھی سہی یا نہیں''۔ اینڈ ریو نے کہا۔

''اگر نہ دے گی تب تم کیا کرو گے''...... جولیا نے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ تمہیں گولی ماردی جائے گی اور تمہاری جگہ ان کے کسی اور ساتھی کو اغوا کر لیا جائے گا''...... اینڈ ریو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا میرے ساتھیوں کو میری یہاں موجودگی کا علم ہو چکا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تو وہ تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ خود معلوم کر کے ہم سے رابطہ کریں تاکہ ہماری مرضی کی رقم وصول کی جا سکے''...... اینڈ ریو نے کہا۔

''تم نے باس کی بات کی ہے۔ کون ہے تمہارا باس''...... جولیا نے کہا۔

''کیلارڈ۔ جو بلیک سروس کا اب چیف ہے''...... اینڈ ریو نے جواب دیا۔

''کیا وہ یہاں نہیں آسکتا تاکہ میں اسے وہ کچھ بتا سکوں جو تم پوچھنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ اس کا آفس علیحدہ ہے اور اس کا راستہ وہ خود کھول سکتا ہے اپنی مرضی سے اور یہ کام میرے ذمے ہے کہ میں تم سے بات کر کے اسے اطلاع دوں''...... اینڈ ریو نے کہا۔

''تم اسے بتا دو کہ میں واقعی پاکیشیا حکومت کی ایجنٹ ہوں اور تم پانچ کروڑ ڈالرز کہہ رہے ہو میرے تاوان میں، تمہیں تو نہیں لیکن پاکیشیا حکومت کو میری اہمیت کا علم ہے''...... جولیا نے کہا تو اینڈ ریو اٹھ کھڑا ہوا۔

''تم نے جس اعتماد سے باتیں کی ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم واقعی ایجنٹ ہو۔ عام عورتیں اس ماحول میں اس قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کیا کرتیں اور یقیناً تمہاری کوئی ایسی اہمیت ہوگی کہ پاکیشیا حکومت کو تمہیں ایجنٹ بنانا پڑا۔ اب میں مطمئن ہوں۔ میں باس کو اطلاع دیتا ہوں''...... اینڈ ریو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

''مجھے تو کھول دو۔ مجھے ان رسیوں سے تکلیف ہو رہی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''سوری۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا''...... اینڈ ریو نے مڑ کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی جیسے ہی دروازہ بند ہوا جولیا نے ہاتھ کو دوبارہ گانٹھ کی طرف کیا اور اس کی انگلیاں گانٹھ کھولنے میں مصروف ہو گئیں۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گئی اور پھر باقی رسیاں کھولنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ رہا۔ چند لمحوں بعد جولیا اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

''اب میں تمہیں اپنی اہمیت بتاؤں گی۔ احمق''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے پاس اسلحہ نہ تھا اور سب سے پہلے وہ اسلحہ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ دروازہ تھوڑا سا کھول کر اس نے باہر جھانکا تو یہ ایک طویل راہداری تھی جس کا اختتام ایک اور دروازے پر ہو رہا تھا۔ اس راہداری میں بہت سے دروازے تھے۔ راہداری چونکہ خالی تھی اس لئے جولیا آگے بڑھی اور پھر ایک دروازے کے سامنے وہ ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کمرے میں انتہائی خاص نوعیت کا اسلحہ موجود ہے۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو کھلتا چلا گیا۔ جولیا نے اندر جھانکا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ یہ واقعی خاصا کشادہ کمرہ تھا جس میں حساس اور قیمتی اسلحے کی پیٹیاں موجود تھیں۔ ایک طرف ایک ریک تھا جس میں بم وغیرہ کی چھوٹی پیٹیاں موجود تھیں۔ جولیا نے ان چھوٹی پیٹیوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس نے اس میں سے ایک انتہائی طاقتور وائرلیس چارجنگ بم اٹھا لیا۔ اس کا مخصوص پیکٹ کھول دیا۔ پیکٹ میں اس کا مخصوص ڈی چارجر بھی موجود تھا۔ اس

نے ڈی چارجر کو جیب میں ڈالا اور بم کو باقاعدہ چارج کر کے اس نے خاص اسلحے کی پیٹیوں کے پیچھے رکھنے میں اسے اس انداز میں رکھ دیا کہ جب تک پیٹیاں ہٹائی نہ جاتیں وہ سامنے آ ہی نہ سکتا تھا۔ پھر وہ مڑی اور ریک کے نچلے خانے میں موجود مشین گنوں میں سے اس نے ایک مشین گن اٹھائی۔ اس میں میگزین فٹ کیا اور پھر مشین گن ہاتھوں میں اٹھائے وہ اس کمرے میں باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس دروازے تک پہنچ چکی تھی جو راہداری کے اختتام پر تھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف سے اینڈریو کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ شاید کسی سے فون پر باتیں کر رہا تھا۔

''یس باس۔ میرا اپنا خیال یہی ہے کہ وہ صرف موت سے بچنے کے لئے ایسی باتیں کر رہی ہے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی غیر ملکی سرکاری ایجنٹ ہو''...... اینڈریو نے کہا۔

''آپ یہاں آ جائیں باس''...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اینڈریو نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ آپ راستہ کھول دیں۔ میں اسے بے ہوش کر کے لے آتا ہوں آپ کے پاس''...... اینڈریو نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ میرا تو وہ چڑیا جیسی لڑکی ویسے بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی البتہ آپ کے حکم پر میں اسے بے ہوش کر کے اٹھا لاؤں گا''...... اینڈریو نے کہا۔

''او کے باس''...... اینڈریو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور جولیا تیزی سے سائیڈ میں ہو گئی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور اینڈریو تیزی سے راہداری میں آیا ہی تھا کہ جولیا نے اپنا ایک پیر اچانک آگے کر دیا اور اینڈریو جس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں راہداری میں کوئی ہو سکتا ہے اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جولیا کے بازو حرکت میں آئے اور اٹھتے ہی اینڈریو کے سر پر مشین گن کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا اینڈریو چیخ مار کر ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گرا۔ جولیا نے بازو اٹھا کر دوسری ضرب لگائی تو اینڈریو کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ جولیا نے اسے پلٹا اور پھر اس کی بے ہوشی کی تصدیق کر کے اس نے اسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے راہداری میں گھسیٹتی ہوئی اسے اس کمرے میں لے گئی جہاں پہلے اسے باندھا گیا تھا۔ پھر اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور دونوں ہاتھوں سے اینڈریو کو گھسیٹ کر اس نے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔ پھر رسی کی مدد سے اس نے اسے اچھی طرح باندھا اور مڑ کر اس نے دروازے کو اندر سے بند کر دیا تاکہ کوئی مداخلت نہ کرے پھر وہ سائیڈ دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ الماری میں ایک خاردار کوڑے کے ساتھ ساتھ تیز دھار خنجر اور ٹارچنگ کے اور بہت سے آلات موجود تھے۔ جولیا سمجھ گئی کہ یہ کمرہ ہیڈ کوارٹر کا ٹارچنگ روم ہے۔ اس نے ایک خنجر اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ واپس اس کرسی تک پہنچی جس پر اینڈریو بے ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا موجود تھا۔ جولیا نے خنجر نیچے فرش پر رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اینڈریو کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اینڈریو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ اٹھا لئے اور جھک کر خنجر اٹھایا اور پھر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

''تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم نے رسیاں کھول لیں''۔ اینڈریو نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تاکہ تمہیں یقین دلایا جا سکے کہ میں واقعی پاکیشیا ایجنٹ ہوں''...... جولیا نے جواب دیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ بندھا ہوا آدمی تو رسیاں کھول ہی نہیں سکتا۔ تم نے کیسے کھول لی ہیں''...... اینڈریو کو اب یقین نہ آ رہا تھا اس لئے وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں بولا تھا۔

''تم بتاؤ اینڈریو کے راستے کی تفصیل کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''راستہ کون سا راستہ''...... اینڈریو نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے تمہاری فون پر گفتگو سن لی ہے۔ تمہارے باس نے حکم دیا ہے کہ تم مجھے بے ہوش کر کے اسکے پاس لے جاؤ اور وہ راستہ کھول رہا ہے اور تم نے پہلے خود بتایا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے علیحدہ رہتا ہے اور درمیانی راستہ بھی وہ خود ہی کھولتا ہے اور اس نے جس طرح تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم مجھے

وہاں لے جاؤ۔ اس سے اس بات کا بھی مجھے علم ہو چکا ہے کہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں تم اکیلے رہتے ہو'' ...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم کیا چاہتی ہو'' ...... اینڈریو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''میں تمہارے باس سے ملنا چاہتی ہوں اور اسے سمجھانا چاہتی ہوں کہ وہ لالچ نہ کرے ورنہ یہ لالچ اسے مہنگا پڑے گا'' ...... جولیا نے کہا۔

''تم مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں بے ہوش نہیں کروں گا'' ...... اینڈریو نے کہا۔

''پہلے تم راستے کی تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہاں سے کیلارڈ تک پہنچتے ہوئے کتنے افراد راستے میں موجود ہوں گے'' ...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں تفصیل نہیں بتائی جا سکتی البتہ تمہیں ساتھ لے جایا جا سکتا ہے'' ...... اینڈریو نے سپاٹ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ اینڈریو کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے ایک لمحے میں اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے کاٹ دیا تھا۔ اینڈریو بے اختیار دائیں بائیں سر مارنے لگا تھا اور ساتھ ساتھ چیخ بھی رہا تھا۔

''اب دوسری آنکھ کی باری ہے اور تم جانتے ہو کہ اندھے کو کوئی ہیڈ کوارٹر کا انچارج نہیں بناتا'' ...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مت اندھا کرو مجھے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں باس کے حکم پر مجبور تھا ورنہ میں تو خود تمہارے اغوا کے خلاف تھا'' ...... اینڈریو نے کراہتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم سب کچھ درست بتا دو گے تو نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ اندھے بھی نہ کئے جاؤ گے ورنہ راستہ تو میں خود بھی تلاش کر سکتی ہوں'' ...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو اینڈریو نے اس طرح تفصیل بتانی شروع کر دی جیسے ٹیپ ریکارڈ آن ہوتا ہے۔ جولیا اس سے سوالات کرتی رہی اور جب جولیا نے سمجھ لیا کہ اب مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی تو اس کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے خنجر اینڈریو کی شہ رگ میں دستے تک اترتا چلا گیا۔ اینڈریو کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ جولیا تیزی سے مڑی اور اس نے دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گئی۔ اس نے مڑ کر اینڈریو کی طرف دیکھا بھی نہ تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اینڈریو کی ہلاکت یقینی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس دروازے تک پہنچ گئی جس پر سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف راہداری تھی۔ جولیا آگے بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا جو بند تھا اور اس کے اوپر بھی سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ جولیا چونکہ پہلے ہی تمام تفصیل معلوم کر چکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس دروازے کی دوسری طرف راہداری ہے جس کے اختتام پر کیلارڈ کا آفس ہے۔ وہ دروازہ کھول کر راہداری میں داخل ہوئی اور پھر بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

''یس کم ان'' ...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جولیا نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گئی۔

''تم۔ تم۔ یہ کیا مطلب۔ تم۔ تم'' ...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم لالچی اور وعدہ خلاف آدمی ہو اس لئے تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ تمہارا اینڈریو بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اب تم بھی'' ...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور حیرت سے بت بنا کھڑا کیلارڈ گولیوں کی باڑ کھا کر اچھل کر کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت سائیڈ پر جا گرا۔ جولیا تیزی سے میز کی سائیڈ میں گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کیلارڈ پر ایک بار پھر فائر کھول دیا۔

''یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے'' ...... اچانک سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے تیزی سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے اس کی مشین گن کی نال نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور وہ نوجوان چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ جولیا چونکہ اینڈریو سے سب کچھ معلوم کر چکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ نوجوان کیلارڈ کا پرسنل سیکرٹری تھا اور یہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی اس آفس کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس اڈے کے روڈ پر کھلنے والے خفیہ راستے کے بارے میں پہلے ہی اینڈریو سے معلومات حاصل کر چکی تھی اس لئے اس نے کیلارڈ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس راستے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

☆☆☆

کار تیزی سے جاز کلب کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کار میں موجود تھے اور وہ سب ماسک میک اپ کر چکے تھے اور مارکیٹ سے انہوں نے اپنے مطلب کا اسلحہ بھی خرید لیا تھا اور اب وہ بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے جولیا کو وہاں سے چھڑوانے کے لئے جاز کلب کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔

''عمران صاحب۔ جولیا نجانے کس پوزیشن میں ہو''......سائیڈ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''یہ فکر تنویر کو ہونی چاہئے تھے۔ تمہیں تو یہ بات صالحہ کے لئے کرنی چاہئے''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا جولیا ہماری ساتھی نہیں ہے''......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری ساتھی ہے۔ تمہاری اور تنویر کی تو وہ ڈپٹی چیف ہے''۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہاری یہی خوش فہمیاں تمہارے ساتھ قبر تک جائیں گی۔''

''ہاں''......تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں کیلارڈ سے فون پر بات کر لینی چاہئے تھی''......اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''کیوں''......عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مس جولیا سوئس نژاد ہے۔ انہوں نے لازماً اسے یہ سمجھ کر اغوا کرایا ہے کہ وہ ہماری ساتھی ہوگی اور وہاں ہیڈ کوارٹر میں انہوں نے مس جولیا کا میک اپ صاف کرنے کی کوشش کی ہوگی لیکن ظاہر ہے مس جولیا پاکیشیائی تو نہیں ہے اور یہ بات ان جیسے عام غنڈوں کی سمجھ میں کسی صورت نہیں آسکتی کہ حکومت کسی غیر ملکی کو اپنی ایجنٹ مقرر کر سکتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ یہی سمجھیں کہ حکومت پاکیشیا اس کے عوض بھاری رقم انہیں نہیں دے گی اور وہ اسے نقصان پہنچا دیں''......کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ایسا وہ کر سکتے ہیں''......تنویر نے بے چین لہجے میں کہا۔

''تمہاری بات واقعی درست ہے۔ میرے ذہن میں یہ اینگل ہی نہیں آیا تھا۔ واقعی مجھے اب بات کرنا ہوگی اور کیلارڈ کو یقین دلانا ہوگا کہ جولیا کے عوض اسے منہ مانگی دولت مل سکتی ہے''۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر کے چہرے پر بھی انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے تھے کیونکہ کیپٹن شکیل کی بات درست تھی۔ جولیا کو اس انداز میں نقصان پہنچ سکتا تھا۔

''یہیں قریب سے فون کر لو۔ اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے''۔ تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''اب ہم جاز روڈ پر پہنچ چکے ہیں۔ کلب کے قریب ہی کر لیں گے''......عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے جاز کلب کو مارک کر لیا۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی۔ عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر کچھ فاصلے پر موجود ریستوران کے سامنے ایک پبلک فون بوتھ کے قریب اس نے کار روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ فون بوتھ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایسا خوفناک اور دل دہلا دینے والا زوردار دھماکہ ہوا کہ عمران بے اختیار اچھل کر فون بوتھ سے ٹکرا گیا۔ پھر تو جیسے دھماکوں کا ایک خوفناک سلسلہ شروع ہو گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ تو جاز کلب تباہ ہو رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ''......صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ سب کار سے باہر آ گئے تھے۔

''اوہ میرے خدا۔ یہ کیا ہو گیا''......عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے چہرے پر کرب کی لکیریں سی پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی دھواں دھواں ہو گئے تھے۔ ظاہر ہے اتنے بات تو وہ بھی سمجھتے تھے کہ بلیک سروس کا ہیڈ کوارٹر جاز کلب کے نیچے ہے اور جاز کلب

جس انداز میں تباہ ہورہا تھا اس سے ہیڈکوارٹر کیسے بچ سکتا تھا اور جولیا اس ہیڈکوارٹر میں تھی۔

''یا اللہ رحم کر''......عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''یہ۔ یہ کیا ہوگیا۔ مم۔ میں''......تنویر کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے لیکن پھر وہ خاموش ہوگیا۔ اس کا چہرہ کرب کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ دھماکے ابھی جاری تھے اور ہر طرف افراتفری سی پھیل گئی تھی۔ سڑک پر ٹریفک جام ہوگئی تھی۔ وہاں موجود لوگ دہشت زدہ انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔ وہاں سے کچھ فاصلے پر جہاں پہلے جاز کلب تھا اب وہاں سوائے آگ کے پہاڑ جیسے شعلوں اور دھوئیں کے اور کچھ نظر نہ آرہا تھا۔ پھر پولیس کی گاڑیوں کے سائرنوں سے اردگرد کا علاقہ گونج اٹھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس طرح بت بنے ساکت و جامد کھڑے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہورہا تھا جیسے ان کے جسموں میں سرے سے جان ہی نہ رہی ہو۔ ان کے ذہنوں میں بھیانک خلا سا پیدا ہوگیا تھا۔ انہیں یوں محسوس ہورہا تھا جیسے ان کے دل شدت غم سے پھٹ جائیں گے۔

''اے تم لوگ یہاں موجود ہو''......اچانک انہیں عقب سے جولیا کی آواز سنائی دی تو وہ سب اس طرح اچھل پڑے کہ جیسے ان کے جسموں سے یکلخت الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو اور پھر ساتھ ہی موجود ریستوران کے برآمدے سے انہیں جولیا اتر کر اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ وہ اپنی اصل شکل میں تھی۔

''تم زندہ ہو''......عمران سمیت سب کے منہ سے بیک وقت نکلا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو تم کیا سمجھے تھے۔ ویسے میں شاید تمہیں نہ پہچان سکتی لیکن چونکہ تم اکٹھے تھے اس لئے پہچانے گئے''......جولیا نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے''۔ عمران نے بے اختیار ہو کر کہا اور ایسے ہی الفاظ باقی ساتھیوں کے منہ سے بھی نکلے۔

''ارے ارے۔ تو کیا تم یہی سمجھ رہے تھے کہ میں بھی ہیڈکوارٹر کے ساتھ ختم ہوگئی ہوں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ البتہ یہ ہیڈکوارٹر میں نے ہی تباہ کیا ہے۔ ان لالچی اور وعدہ خلاف لوگوں کو سزا دینے کے لئے''......جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے''......عمران نے کہا۔

''یہاں سے چلو۔ پھر تفصیل سے بات ہوگی''......جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ویسے بھی اب وہاں پولیس کی گاڑیاں پہنچنا شروع ہوگئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھتے چلے جارہے تھے جبکہ جولیا مزے لے لے کر ہیڈکوارٹر میں ہوش میں آنے سے لے کر ہیڈکوارٹر سے کیلارڈ کے آفس اور پھر وہاں سے باہر آنے کے بارے میں تفصیلات بتا رہی تھی۔

''اور پھر میں نے ریستوران کے اندر ایک پرائیویٹ روم میں بیٹھ کر ڈی چارجر کی مدد سے وہ بم فائر کر دیا جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے''......جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ان کا انجام یہی ہونا چاہئے تھے''......تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ جولیا جو وہاں پہنچ چکی تھی''......عمران نے آہستہ سے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور جولیا غصے سے آنکھیں نکالتی رہ گئی۔ ☆

ختم شد